عمران سیریز
سپارگو
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول "سپارگو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ دفاعی اسلحے میں میزائلوں نے بنیادی اہمیت حاصل کرلی ہے اور سپرپاور نے ایسے ایسے میزائل تیار کر لئے ہیں جو کہ بین الابراعظمی رینج کے ہیں اور ان کی ہلاکت خیزی اس قدر شدید ہے کہ ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں اربوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں لقمہ اجل بن سکتے ہیں۔ ایسے میزائلوں سے کسی بھی ملک کی سلامتی اور تحفظ کو کسی بھی لمحے ناقابل تلافی خطرہ حقیقی طور پر پیدا ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب عمران کو معلوم ہوا کہ ایک بین الاقوامی سازش کے تحت پاکیشیا کو ایسے ہی خوفناک میزائلوں کا نشانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا اور اس کے کروڑوں بے گناہ افراد کی سلامتی اور تحفظ کے لئے اس سازش کا قلع قمع کرنے کے لئے دیوانہ وار میدان عمل میں نکل آیا اور اس کے بعد اس سازش کا قلع قمع ہو سکا یا نہیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کس طرح اور کس انداز میں اس خطرے کا سدباب کیا۔ یہ ایسی جدوجہد ہے جسے چند الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہرلحاظ سے آپ کو پسند آئے گا اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا کیونکہ ہر لکھنے والے کے لئے اس کے قارئین کی

آراء ہی اس کے لئے روشنی کا مینار ہوتی ہیں البتہ پڑھنے سے پہلے اپنے چند خط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

بہاولنگر سے پرنس راشد منہاس صاحب لکھتے ہیں۔ ”آپ قارئین کے خطوط کے جواب میں یہ فقرہ لکھتے ہیں کہ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ جس قاری کا خط ایک بار شائع کر دیں اس کے خط کا جواب پھر شائع نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ قاری خط میں آپ کے بارے میں جو تعریفی فقرے لکھتا ہے وہ آپ سرے سے شائع ہی نہیں کرتے اور جو خط شائع کرتے ہیں اس میں سے بھی صرف ایک یا دو پوائنٹس کا جواب دیتے ہیں۔ باقی خط چھوڑ دیتے ہیں اور جواب بھی آپ مزاحیہ انداز میں دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ آپ ایسا نہ کیا کریں۔ پورا خط شائع کیا کریں۔ بار بار خط کا جواب دیا کریں اور جواب واضح اور سنجیدگی سے دیا کریں“۔

محترم پرنس راشد منہاس صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ دراصل میرے پاس قارئین کے بے شمار خطوط آتے ہیں اور میں یہ سارے خطوط بہت غور سے پڑھتا ہوں۔ ان خطوط سے مجھے ذاتی طور پر رہنمائی ملتی ہے۔ مجھے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ میرے قارئین نے کیا پسند کیا ہے اور کیا ناپسند کیا ہے۔ ان کی تعریف سے مجھے حوصلہ ملتا ہے اور ان کی تنقید سے مجھے رہنمائی ملتی ہے اس لئے میں قارئین سے مسلسل درخواست کرتا رہتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی رائے سے ضرور باخبر رکھا کریں لیکن چند باتوں کا عنوان ہی بتا رہا ہے کہ اس میں صرف چند باتوں کی ہی گنجائش ہوتی ہے۔ اس لئے چند باتوں میں صرف وہ خطوط شائع کئے جاتے ہیں جن میں تمام قارئین کے لئے دلچسپی ہو یا کوئی ایسی نئی بات ہو جو تمام قارئین کے لئے نئی ہو اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بار ایک ہی قاری ایسی بات لکھے البتہ اگر ایسی بات خط میں موجود ہو تو دوبارہ بھی اس قاری کا خط اور اس کا جواب شائع ہو جاتا ہے۔ جہاں تک تعریفی فقرے شائع کرنے کی بات ہے تو میں ایسا دانستہ نہیں کرتا۔ البتہ میں ذاتی طور پر ان قارئین کا ضرور ممنون رہتا ہوں اور خط کے جواب میں یہ الفاظ میری ذاتی ممنونیت کا اظہار ہوتے ہیں کہ ناول یا تحریر پسند کرنے کا شکریہ۔ پورا خط اس لئے شائع نہیں کیا جا سکتا کہ پھر دوسرے قارئین کے خطوط کی سرے سے گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے۔ جہاں تک جواب دینے کی بات ہے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ دلچسپ بات کا جواب بھی دلچسپ انداز میں دیا جائے البتہ سنجیدہ باتوں کا جواب سنجیدگی سے ہی دیا جاتا ہے۔ امید ہے اب پوری وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

فورٹ عباس بہاولنگر سے محمد شہزاد اکرم بوبی صاحب لکھتے ہیں۔ ”روزی راسکل“ کا کردار بے حد پسند آیا۔ اس قدر منفرد دلچسپ اور خوبصورت کردار کو متعارف کرا کر آپ نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ منفرد اور دلچسپ کردار سازی پر آپ کو مکمل عبور حاصل ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ روزی راسکل کے کردار کو مستقل طور پر

ناولوں میں جگہ دیتے رہیں۔ وہ یقیناً ٹائیگر کی اچھی ساتھی ثابت ہو گی اور اس طرح استاد نہ سہی کم از کم شاگرد کو تو مستقل ساتھی مل جائے گا“۔

محترم محمد شہزاد اکرم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول اور کردار پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ روزی راسکل کے کردار کو واقعی قارئین نے بے حد پسند کیا ہے اور مسلسل خطوط مجھے مل رہے ہیں جن میں اسے عمران سیریز کا مستقل کردار بنانے کی خواہش کی جا رہی ہے۔ آپ سب کی خواہش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کردار کو آئندہ بھی ناولوں میں جگہ ملتی رہے۔ لیکن ظاہر ہے ایسا اس وقت ہو سکتا ہے جب کہانی اور سچویشن میں اس کی ضرورت ہو۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی آپ خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

سفید رنگ اور جدید ماڈل کی کیڈلک کار سڑک پر جیسے پھسلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا باڈی گارڈ کی یونیفارم میں موجود تھا۔ جوزف کے جسم پر بھی باڈی گارڈ کی یونیفارم تھی۔ عقبی سیٹ پر عمران اکیلا تھا لیکن عمران کے جسم پر براؤن رنگ کا قیمتی سوٹ تھا اور وہ سوٹ پہن کر اس طرح اکڑ کر بیٹھا ہوا تھا جیسے اگر اس نے سانس بھی لیا تو سوٹ کی کریز خراب ہو جائے گی۔ کار کی سائیڈ پر ریاست ڈھمپ کا فلیگ ہوا میں پھڑپھڑا رہا تھا جس پر دھاڑتے ہوئے شیر کا چہرہ بنا ہوا تھا۔ کار دارالحکومت سے نکل کر مضافات کی طرف جانے والی ایک سنگل سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

” ماسٹر۔ اس ملک میں آخر کتنے نواب رہتے ہیں کہ آپ ہر بار کسی نئے نواب صاحب سے ملنے چل پڑتے ہیں“...... جوانا نے اچانک کہا۔

"نئے نواب۔اگر تم نے یہی بات فخر جہاں رستم دوراں نواب ابن
نواب اعلیٰ حضرت سلیمان خان کے سامنے کہہ دی تو فوراً گردن زنی
قرار دے دیئے جاؤ گے کیونکہ فخر جہاں رستم دوراں نواب ابن نواب
حضرت سلیمان خان جدی پشتی نواب ہیں۔ان کی گذشتہ سات نسلیں
بھی نواب تھیں اور آئندہ آنے والی سات نسلیں بھی نواب ہی کہلائیں
گی یہ اور بات ہے کہ ان کی گذشتہ آٹھویں نسل اونٹ چرایا کرتی تھی
لیکن پھر اس نسل کو کہیں سے خزانہ مل گیا اور اس خزانے کی مدد سے
انہوں نے جاگیر خرید لی اور پھر نوابی کا سلسلہ ہائے پر شکوہ شروع ہو گیا
آئندہ آنے والی سات نسلیں اس لئے نواب کہلائیں گی کہ یہ جاگیر ابھی
قائم ودائم ہے"...... عمران نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"یہ اتنا لمبا نام ایک ہی آدمی کا ہے یا سات نسلوں کے نام اکٹھے کر
دیئے گئے ہیں"...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔آگے پھر چوک آرہا ہے"...... اچانک جوزف نے کہا۔

"دائیں ہاتھ پر مڑ جانا اور اس کے ساتھ ہی ہم نواب سلیمان خان
کی جاگیر میں داخل ہو جائیں گے اور یہ سڑک سیدھی ان کے محل کے
اندر جا کر ختم ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور جوزف نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار ایک قدیم دور کی بنی ہوئی
انتہائی عالیشان حویلی کے بڑے سے پھاٹک میں داخل ہو رہی تھی۔
جوانا بڑی حیرت سے اس عالیشان حویلی کو دیکھ رہا تھا حویلی میں ایک

طرف بڑا سا پورچ بنا ہوا تھا جس میں سیاہ رنگ کی ایک جدید ماڈل کی
کیڈلک کار کھڑی ہوئی تھی۔جوزف نے اس کار کے قریب لے جا کر
اپنی کار روکی اور پھر تیزی سے نیچے اتر کر اس نے عقبی دروازہ کھول دیا۔
جوانا بھی نیچے اتر آیا تھا جوزف کے دروازہ کھولتے ہی عمران نیچے اترا اسی
لمحے ایک بھاری جسم کا آدمی جس نے نیا سوٹ پہن رکھا تھا تیزی سے
برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھنے لگا اس کے پیچھے دو
مسلح مقامی آدمی بھی چل رہے تھے۔

"میرا نام اسحاق ہے اور میں نواب صاحب کا مینجر ہوں جناب"۔
بھاری جسم والے نے قریب آکر سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"نواب صاحب کو اطلاع دی جائے کہ پرنس آف ڈھمپ تشریف
لائے ہیں"...... جوزف نے اس مینجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔اوہ یس سر۔تشریف لائے نواب صاحب تو
آپ کے شدت سے منتظر ہیں۔آیئے تشریف لایئے"...... مینجر نے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ اس کے پیچھے کھڑے
دونوں مسلح آدمی ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر بعد مینجر
انہیں ایک بڑے ہال کمرے میں لے آیا۔یہاں کا فرنیچر تو قدیم دور کا
تھا لیکن اس کی دیکھ بھال شاید اس انداز میں کی جاتی تھی کہ یوں
محسوس ہوتا تھا جیسے فرنیچر ابھی کسی شو روم سے لا کر یہاں رکھا گیا ہے
ہال میں ہر طرف جہازی سائز کی پینٹنگز دیواروں کے ساتھ لٹکی ہوئی

تھیں جن میں نواب صاحب کے بزرگوں کی تصویریں تھیں۔

"تشریف رکھیں پرنس میں نواب صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ منیجر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا عمران سر ہلاتا ہوا ایک بڑے سائز کی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا اس کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا جس کا رنگ انتہائی سرخ و سفید تھا۔ سفید بھری ہوئی داڑھی اور سر کے سفید بالوں نے اس کی وجاہت کو واقعی چار چاند لگا دیئے تھے اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی تھی جس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کا رنگ بھی نواب صاحب کی طرح انتہائی سرخ و سفید تھا۔ عمران انہیں اندر آتے دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا نواب صاحب بڑی حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے پیچھے کھڑے دیو ہیکل جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ لڑکی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ پرنس ہیں"...... نواب صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں میرا نام آپ پرنس نہیں بلکہ پرنس آف ڈھمپ ہے لیکن آپ کو دیکھ کر مجھے تو کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ جدی پشتی نوابوں کا جو خاکہ میرے ذہن میں موجود تھا اس پر آپ پورا اترتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ پرنس۔ یہ میری بیٹی ہے راحیلہ۔ آپ سے مل

کر واقعی بے حد مسرت ہوئی"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"بے حد شکریہ مجھے بھی آپ سے اور آپکی صاحبزادی سے ملکر دلی مسرت ہو رہی ہے یقین کیجئے کہ حسرت تھی کسی جدی پشتی اور حقیقی نواب سے ملنے کی ابتک میں جتنے بھی نوابوں سے ملا ہوں بس وہ نام کے ہی نواب لگتے تھے شکل وصورت، قد وقامت وجاہت اور شخصیت کے لحاظ سے وہ نواب کم اور کنجڑے زیادہ لگتے تھے"۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا تو نواب صاحب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ انکا سرخ وسفید چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا تھا جبکہ راحیلہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔ عمران نے نواب صاحب سے مصافحہ کرنے کے بعد راحیلہ کو آداب کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ دونوں آپ کے باڈی گارڈز ہیں"...... نواب صاحب نے جوزف اور جوانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ ہمارے باڈی گارڈز ہیں اور صرف نام کے ہی نہیں بلکہ حقیقتاً باڈی گارڈز ہیں کیونکہ والدہ محترمہ ملکہ ڈھمپ کا کہنا ہے کہ کنوارے نوجوان کو پریاں اٹھا کر لے جاتی ہیں اس لئے باڈی گارڈز کو ہر لمحے سر پر موجود رہنا چاہیئے تاکہ اگر پریاں اٹھانے آئیں تو باڈی گارڈز کو اٹھا کر لے جائیں اور ان کا کنوارہ بیٹا پریوں سے محفوظ رہ سکے"۔ عمران کی زبان چل پڑی نواب صاحب تو صرف مسکرا دیئے جبکہ راحیلہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"پریاں آپ کے باڈی گارڈز کو اٹھانے کی بجائے انہیں دیکھ کر ہی بے ہوش ہو جائیں گی پرنس"...... راحیلہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر بے ہوشی کے دوران پریاں بول سکتی ہیں تو میں سمجھوں گا کہ وہ واقعی پریاں بے ہوش ہو چکی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راحیلہ چند لمحے خاموش رہی پھر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ چہرہ شرم سے گلنار ہو گیا تھا۔

"اب تم جا سکتی ہو ہم نے پرنس سے انتہائی ضرورت باتیں کرنی ہیں پھر کھانے پر ملاقات ہو گی"...... اچانک نواب صاحب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں راحیلہ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ اٹھی اور سلام کر کے تیزی سے مڑی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ نواب صاحب نے کیوں اسے جانے کا کہا ہے اور نواب صاحب کے اس عمل نے عمران کے دل میں نواب صاحب کا مقام بڑھا دیا تھا۔

"ان باڈی گارڈز کو باہر بھجوا دیں پرنس۔ کیونکہ ہم جو بات کرنا چاہتے ہیں ہم اسے راز رکھنا چاہتے ہیں"...... نواب صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویسے بھی اب ان کی یہاں ضرورت نہیں رہی۔ تم باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ نواب صاحب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ان کے چہرے پر غصے کے ہلکے سے آثار نمایاں ہو

گئے تھے کیونکہ وہ عمران کے اس فقرے کا مطلب بخوبی سمجھ گئے تھے لیکن ظاہر ہے اپنے خاندان رکھ رکھاؤ کی وجہ سے انہوں نے غصے کا اظہار کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔

"یہ ریاست ڈھمپ کہاں واقع ہے"...... نواب صاحب نے جوزف اور جوانا کے باہر جانے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کوہ ہمالیہ کی ترائی میں ایک چھوٹی سی آزاد ریاست ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سر سلطان نے اگر مجھے یقین نہ دلایا ہوتا تو شاید مجھے یقین نہ آتا سر لیکن سر سلطان جیسے آدمی پر ہم اعتماد کرنے پر مجبور ہیں لیکن آپ یہاں پاکیشیا میں کیا مہمان کی حیثیت سے رہتے ہیں"...... نواب صاحب نے کہا۔

"جی نہیں میں پاکیشیا کا شہری ہوں مجھے پاکیشیا بے حد پسند ہے اس لئے میں نے باقاعدہ یہاں کی شہریت حاصل کی ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو نواب صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں سر سلطان نے بتایا تھا کہ آپ ہمارا مسئلہ حل کر دیں گے حالانکہ ہمارا خیال تھا کہ پرنس جیسے نوجوان قطعاً بے حد لاابالی سے ہوتے ہیں جبکہ ہمارا مسئلہ انتہائی پیچیدہ اور انتہائی گہرا ہے"...... نواب صاحب نے کہا۔

"ہم نے ایکریمیا میں باقاعدہ جاسوسی کی تربیت حاصل کر رکھی ہے

نواب صاحب۔ اور ہم ریاست ڈھمپ کی پولیس کے سربراہ بھی ہیں اور ہماری جاسوسی کی عظیم صلاحیتوں کی وجہ سے آج تک ریاست ڈھمپ کا کوئی مسئلہ نہ ہی پیچیدگی حاصل کر سکا اور نہ ہی گہرائی میں جا سکا ہے آپ فرمائیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو نواب صاحب نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچے اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے تو سنو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا یہ ہماری عزت کا مسئلہ ہے اس لئے ہم اس کا افشا پسند نہیں کریں گے۔ تم نے ہماری بیٹی راحیلہ سے ملاقات کی ہے۔ ہم اسے اسی مقصد کے لئے ساتھ لائے تھے۔ راحیلہ ہماری اکلوتی بیٹی ہے اس کی والدہ اس کے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھی اور ہم نے راحیلہ کی خاطر دوسری شادی نہیں کی ہم نے اسے بچپن سے ہی باپ اور ماں بن کر پالا ہے اب یہ بڑی ہو گئی ہے ہم نے اسے اعلیٰ تعلیم دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ مہذب اور وضعدار بھی ہے اس کی شادی کے لئے ہمارے پاس بے شمار رشتے آئے لیکن وہ رشتے کسی نہ کسی وجہ سے ہمارے معیار پر پورے نہ اترے اس لئے ہم نے انکار کر دیا کچھ عرصہ پہلے عالم نگر کے نواب معصوم علی خان کے بیٹے کا رشتہ آیا۔ یہ رشتہ ہر لحاظ سے ہمارے معیار پر پورا اترتا تھا اس لئے ہم نے یہ رشتہ قبول کر لیا ان کا بیٹا نوابزادہ راشد علی خان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انتہائی مہذب نوجوان تھا اور اس کے کردار میں بھی کوئی جھول نہ تھا وہ لکڑی کے بزنس سے متعلق تھا اور اس سلسلے میں یورپی دنیا سے اس کے رابطے تھے پھر ہمیں

اطلاع ملی کہ نواب زادہ راشد طیارے میں سوار ہو کر ایکریمیا کی ریاست لاھاما جا رہا تھا کہ طیارہ فضا میں کریش ہو گیا اور نواب زادہ راشد دوسرے مسافروں سمیت اس حادثے میں ہلاک ہو گیا ہمیں اس حادثے کا بے حد صدمہ پہنچا اور ہم تعزیت کے لئے نواب معصوم علی خان کے ہاں گئے تو پتہ چلا کہ اپنے بیٹے کی ہلاکت کی خبر سن کر ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے اور وہ بھی وفات پا گئے ہیں ہمیں بے حد دکھ پہنچا لیکن ظاہر ہے مشیت ایزدی کے سامنے ہم کیا کر سکتے تھے خاموش ہو رہے لیکن دو روز بعد اچانک ایک فون آیا اور بولنے والا ایکریمیا کی ریاست لاھاما سے بول رہا تھا اس نے بتایا کہ نوابزادہ راشد زندہ ہے اور طیارے میں سوار نوابزادہ راشد نقلی تھا ہم اس بات پر بے حد حیران ہوئے تو بولنے والے نے بتایا کہ نواب زادہ راشد کو ایک بین الاقوامی سمگلنگ کی تنظیم کنگز نے اغوا کیا ہے اور نواب زادہ راشد اس تنظیم کے قبضے میں ہے۔ وہ اس سے پاکیشیا میں میزائل کے سلسلے میں کوئی فائل حاصل کرنا چاہتے ہیں اور نواب زادہ راشد نے آمادگی ظاہر کر دی ہے یہ فائل پاکیشیا میں ہے اور اب نواب زادہ راشد کو خفیہ طور پر پاکیشیا لایا جائے گا اور اس سے فائل حاصل کی جائے گی اس آدمی نے کہا کہ وہ یہ اطلاع اس لئے دے رہا ہے تاکہ اس فائل کی حفاظت کا بندوبست کیا جا سکے کیونکہ اس فائل کے جانے سے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور اس کے بعد فون بند ہو گیا۔ ہم بے حد پریشان ہوئے ہم نے سر سلطان سے بات کی کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ سر سلطان

اس مسئلے کو حل کرالیں گے کیونکہ وہ سیکرٹری وزارت خارجہ ہیں ان کے تعلقات ایکریمیا کے بڑے لوگوں سے ہوں گے ہم نواب زادہ راشد کی واپسی چاہتے ہیں ہم نے انہیں فون کیا تو انہوں نے تمہارا نام لے دیا۔ چنانچہ ہماری درخواست پر انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ تمہیں ہمارے پاس بھجوا دیں گے"...... نواب صاحب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جس شخص نے آپ کو فون کیا تھا اس سے اس کا کیا مقصد تھا۔ وہ آپ کو کیوں یہ بات بتانا چاہتا تھا اس نے نواب زادہ راشد کے گھر والوں کو کیوں کال نہیں کی۔ آپ کا فون نمبر اور پتہ اسے کیسے مل گیا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ اسے میرا فون نمبر اور نام کہاں سے ملا اور اس نے مجھے کیوں فون کیا"...... نواب صاحب نے جواب دیا۔

"کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو نواب صاحب نے سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور فون اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے فون کو اپنے سامنے میز پر رکھا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیل سٹار کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی چونکہ لاؤڈر کا بٹن دبا ہوا تھا اس لئے دوسرے طرف سے آنے والی آواز نواب صاحب کو بھی آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے مین سیکشن سے بات

کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا نمبر"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نمبر نہیں نام"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابرٹ مرفی بول رہا ہوں انچارج مین سیکشن"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سمگلنگ کی بین الاقوامی تنظیم کنگز کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایسی کسی تنظیم کا کوئی وجود نہیں ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وجود نہیں ہے یا آپ کے پاس اس کا ریکارڈ نہیں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سمگلنگ سے متعلق دنیا کی ہر قابل ذکر تنظیم کا ریکارڈ ہمارے

پاس ہے لیکن کنگز نام کی کسی تنظیم کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی اس نام کی کسی تنظیم کا کوئی وجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس مخبری کرنے والی تنظیم پر مکمل اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔ نواب صاحب نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے منظم اور باوسائل تنظیم ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے اب میری تسلی ہو گئی ہے کہ کسی نے غلط بیانی کی ہے۔ اب میں مطمئن ہوں تمہاری بے حد مہربانی"...... نواب صاحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پھر مجھے اجازت دیجئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم کھانا کھا کر جاؤ گے۔ آؤ میں تمہیں گیسٹ روم میں پہنچا دوں"...... نواب صاحب نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران حویلی کے ایک علیحدہ حصے میں بنے ہوئے گیسٹ روم میں پہنچ گیا جوزف اور جوانا کو بھی ساتھ علیحدہ کمرے دے دیئے گئے نواب صاحب جب واپس چلے گئے تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیل سٹار کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"گیری ہوپ سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گیری ہوپ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے انکل"...... عمران نے کہا۔

"او بھتیجے تم۔ بڑے طویل عرصے بعد انکل کی یاد آئی ہے تمہیں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مشفقانہ ہو گیا تھا۔

"میں تو انتظار میں ہی رہا کہ نجانے کب انکل کی وصیت کے مطابق اس بھتیجے کے نصیب جاگتے ہیں لیکن شاید انکل نے قیامت تک جینے کا تہیہ کر رکھا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ چلو انکل سے بات ہی کر لی جائے کہ ضروری تو نہیں کہ وصیت تک انتظار کیا جائے کچھ پہلے کام نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے گیری ہوپ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"جب سے میں نے تمہارے نام وصیت کی ہے تمام اثاثے تیزی سے غائب ہوتے چلے گئے ہیں بس اب وصیت کا کاغذ ہی رہ گیا ہے باقی"...... گیری ہوپ نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو اس کاغذ کو نیلام کر کے کچھ وصول کر لیا جائے گا۔ آخر انکل گیری ہوپ کی وصیت ہے ہوپ تو بہرحال قائم ہی رہنی چاہئے"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور گیری ہوپ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" تمہارا بس چلے تو مجھے زندہ ہی نیلام کر دو۔ بہر حال بتاؤ کیسے آج اتنے طویل عرصے بعد فون کیا ہے"...... گیری ہوپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ایک بین الاقوامی سمگلنگ کی تنظیم ہے جس کا نام کنگز بتایا جاتا ہے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں"...... عمران نے کہا۔

" کیا یہ لائن محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

" اگر تمہاری بجائے کوئی اور پوچھ رہا ہوتا تو میرا جواب یہی ہوتا کہ اس نام کی کسی تنظیم کا دنیا میں وجود نہیں ہے لیکن تمہیں چونکہ ایسا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کنگز نام کی تنظیم کا واقعی وجود ہے لیکن یہ ایکریمیا کی سرکاری سرپرستی میں قائم غیر سرکاری تنظیم ہے اور اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے اس کا کام انتہائی قیمتی راز حاصل کرنا ہے اور اسے خفیہ رکھنے کے لئے مخبری کرنے والی تنظیموں کو سالانہ بھاری رقومات ادا کی جاتی ہیں"...... گیری ہوپ نے جواب دیا۔

" اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کیا اس کا کوئی سیکشن ایشیا میں بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یقیناً ہو گا لیکن مجھے واقعی جتنا معلوم تھا میں نے بتا دیا ہے"۔ گیری ہوپ نے جواب دیا۔

" اس بارے میں زیادہ تفصیلی معلومات کہاں سے مل سکیں گی۔ کوئی ٹپ"...... عمران نے پوچھا۔

" میں کچھ نہیں بتا سکتا جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ بند دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ کمرے میں نواب صاحب کی بیٹی راحیلہ داخل ہو رہی تھی۔

"آیئے آیئے۔ خوش آمدید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ میں آپ سے ایک خاص بات کرنے حاضر ہوئی ہوں"...... راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کی تو ہر بات ہی ہمارے لئے خاص ہوتی ہے۔ تشریف رکھیں"...... عمران نے جواب دیا تو راحیلہ بے اختیار مسکرا دی۔

" آپ خوبصورت باتیں کرتے ہیں ہمیں آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ہمیں معلوم ہے کہ ڈیڈی نے آپ کو کیوں کال کیا ہے"...... راحیلہ نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ جبکہ نواب صاحب تو اسے راز کہہ رہے تھے"...... عمران نے کہا تو راحیلہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"نواب صاحب کی ہر بات راز ہوتی ہے یہ ان کی پرانی عادت ہے حالانکہ ہر بات وہ مجھے بھی بتاتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ راز ہے"...... راحیلہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو یہ بین الاقوامی راز ہو گیا۔ بہرحال فرمایئے"...... عمران نے کہا اور راحیلہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"کیا آپ واقعی پرنس ہیں"...... راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس نے جلدی سے اپنے ہاتھوں سے سر کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔

"سینگ تو واقعی نہیں ہیں"...... عمران نے کہا تو راحیلہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"غائب ہو گئے ہوں گے"...... راحیلہ نے بے اختیار کہا تو عمران بھی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا کیونکہ راحیلہ نے واقعی انتہائی خوبصورت چوٹ کی تھی۔ راحیلہ کا یہ فقرہ مشہور محاورے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہونے کے حوالے سے تھا۔

"آپ نے تو مجھے بھی لاجواب کر دیا ہے۔ بہرحال پرنس کے سر پر سینگ تو نہیں ہوا کرتے۔ میں یہ بتانا چاہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ میں جانتی ہوں کہ آپ کا نام علی عمران ہے اور

آپ سر عبدالرحمن کے اکلوتے صاحبزادے ہیں تو کیا پھر بھی آپ اپنے سر پر سینگ تلاش کریں گے یا نہیں"...... راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب تو واقعی غائب ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس بار راحیلہ عمران کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ کی بہن ثریا یونیورسٹی میں میرے ساتھ پڑھتی رہی ہے اور میں ثریا کی شادی میں بھی شریک ہوئی تھی"...... راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک تو ثریا نجانے کس کس کے ساتھ پڑھتی رہی ہے جہاں بھی میں پرنس بننے کی کوشش کرتا ہوں۔ ثریا کی پڑھائی سامنے آ جاتی ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور راحیلہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ جب آپ پرنس نہیں ہیں تو پھر انکل سر سلطان جیسے انتہائی سنجیدہ آدمی نے آپ کا تعارف پرنس آف ڈھمپ کی حیثیت سے کیوں کرایا انہیں تو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کیا ہیں۔ تو کیا انہوں نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے"...... راحیلہ نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب نے جب سر سلطان سے بات کی تو سر سلطان نے انہیں فوری طور پر کوئی جواب دینے کی بجائے یہ کہہ دیا کہ وہ معلوم کر

بتائیں گے پھر سر سلطان نے مجھ سے بات کی تو میں نے انہیں کہ میں
بطور پرنس تو نواب صاحب سے مل سکتا ہوں بطور علی عمران نہیں
کیونکہ نواب صاحب سے میری پہلے ملاقات نہ ہوئی تھی ورنہ شاید مجھے
پرنس کا روپ نہ دھارنا پڑتا اور معاف کیجئے میں نے عام طور پر دیکھا ہے
کہ نواب صاحبان اپنے رتبے سے کم آدمی کو انتہائی حقارت بھرے
انداز میں ڈیل کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں آگئی ہے لیکن آپ نے تو
ڈیڈی کو مطمئن کر دیا ہے مگر کیا آپ خود مطمئن ہیں"...... راحیلہ نے
کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا نواب صاحب نے یہ بات بھی آپ کو بتا دی ہے"۔ عمران
نے حیران ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ڈیڈی مجھے بتاتے ہر بات
ہیں لیکن ہر بات کو راز بھی رکھتے ہیں اور کہتے بھی ہیں"...... راحیلہ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کو تفصیل معلوم ہو گئی ہے تو پھر آپ کے سوال کا کیا
مطلب ہوا۔ کیا آپ مطمئن نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے جس ایجنسی سے بات کی ہے اس نے آپ
کو غلط معلومات مہیا کی ہیں کنگز نام کی تنظیم واقعی اس دنیا میں موجود
ہے"...... راحیلہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو اس بات کا کیسے علم ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"میں ویسے تو شاید آپ سے بات نہ کرتی لیکن میں نے انکل سر
سلطان سے فون پر بات کی ہے انہیں جب میں نے آپ کی آمد کے ساتھ
ساتھ اس تنظیم کے متعلق اپنی معلومات کے بارے میں ذکر کیا تو
انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تفصیل سے بات کر لوں۔ انہوں نے
مجھے بتایا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی
ہیں اس طرح میری معلومات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائیں گی
اور اگر پاکیشیا کی سلامتی اور بقا کا کوئی مسئلہ ہوا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ
سروس خود ہی اس سے نمٹ لے گی ان کے یقین دلانے پر میں آپ کے
پاس آئی ہوں"...... راحیلہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا کنگز سے پاکیشیا کی سلامتی اور بقا کو کوئی خطرہ درپیش
ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس بات کا علم نہیں ہے میرے پاس جو معلومات ہیں وہ میں
آپ کو بتا دیتی ہوں اس کا فیصلہ تو حکومت کا کام ہے کہ کیا ان
معلومات سے پاکیشیا کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے یا نہیں۔ اصل بات یہ
ہے کہ نواب زادہ راشد بزنس کے سلسلے میں غیر ممالک آتے جاتے
رہتے تھے۔ اس طرح ان کی دوستی ایکریمیا کے ایک شخص سے ہو گئی۔
اس شخص کا تعلق بھی بزنس سے تھا اس کا نام فاسٹر تھا۔ ایک بار فاسٹر
نے نشے میں آؤٹ ہو کر نواب زادہ راشد کو بتا دیا کہ وہ پاکیشیا میں

ایک اہم منصوبے پر کام کر رہا ہے اور اس سلسلے میں دو بار وہ پاکیشیا جا بھی چکا ہے اس نے بتایا کہ اس کا تعلق کنگز نامی ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور یہ تنظیم پاکیشیا سے ایک سائنسدان ڈاکٹر عظیم حسین کو اغوا کرنا چاہتی ہے۔ راشد نے فاسٹر کی اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی کیونکہ نشے میں آدمی نجانے کیا کیا کہتا رہتا ہے اور پھر وہ فاسٹر بھی نشہ اترنے پر یہ بات بھول بھال گیا لیکن نوابزادہ راشد کو اس وقت بے حد حیرت ہوئی جب ایک روز ڈاکٹر عظیم حسین ان کے والد سے ملنے آئے وہاں انہیں پتہ چلا کہ ڈاکٹر عظیم حسین ان کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔ نوابزادہ صاحب کو فاسٹر کی بات یاد آ گئی تھی چنانچہ انہوں نے اس کا ذکر ڈاکٹر عظیم حسین سے کیا تو ڈاکٹر عظیم حسین نے انہیں بتایا کہ وہ جدید میزائل کے ایک پراجیکٹ پر ریسرچ کر رہے ہیں اور ان کا کام تقریباً آخری مراحل میں ہے اور انہیں بے حد خدشہ ہے کہ ایکریمیا اس پراجیکٹ کو ختم کرنے یا اس کا فارمولا اڑانے کی کوشش کرے گا اس لئے تو انہوں نے اس کا ایسا بندوبست کر دیا ہے کہ اگر انہیں اغوا کیا جائے یا ہلاک کر دیا جائے تو فارمولا محفوظ بھی رہے اور حکومت پاکیشیا تک پہنچ بھی جائے لیکن انہوں نے اس بارے میں مزید کوئی بات نہ کی البتہ نوابزادہ راشد نے انہیں کہا کہ وہ اپنی حفاظت کا خیال رکھیں اور پھر یہ ملاقات ختم ہو گئی۔ نوابزادہ صاحب اور میرے درمیان فون پر گفتگو ہوتی رہتی تھی اور ہم اکثر دارالحکومت میں ملتے بھی رہتے تھے۔ نواب زادہ صاحب نے ایک بار

خود ہی اس ٹائپ کی باتیں چھڑ جانے پر یہ بات مجھے بتائی تھی پھر نواب زادہ صاحب کی موت کی اطلاع ملی۔ مجھے بے حد صدمہ ہوا لیکن ظاہر ہے میں کیا کر سکتی تھی۔ خاموش ہو رہی لیکن اب ڈیڈی کو ملنے والے فون سے مجھے یہ ساری بات یاد آ گئی ہے اور میں یہی بات آپ کو بتانے کے لئے آئی ہوں"...... راحیلہ نے کہا۔

"لیکن یہ بات آپ اپنے ڈیڈی کو بھی بتا سکتی تھیں۔ آپ نے انہیں یہ بات کیوں نہیں بتائی"...... عمران نے کہا۔

"ڈیڈی اور آپ کی والدہ کا مزاج اور سوچ ایک جیسی ہے اگر میں ڈیڈی کو یہ بتا دیتی کہ میری نواب زادہ صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے اور فون پر بھی گفتگو ہوتی رہتی ہے تو وہ مجھے یقیناً گولی مار دیتے۔ ان کے خیال کے مطابق تو ہم ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں اس لئے میں ان سے یہ بات نہ کر سکتی تھی"...... راحیلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ جس نے آپ کے ڈیڈی کو اطلاع دی ہے اس نے درست کہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کنگز نامی تنظیم کا وجود بہرحال موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نواب زادہ صاحب واقعی زندہ ہوں اگر ایسا ہے تو میری درخواست ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کو کہہ کر نواب زادہ صاحب کو بچا لیں"...... راحیلہ نے کہا۔

"لیکن اس آدمی نے یہ کیوں کہا کہ وہ لوگ نوابزادہ صاحب سے

کوئی فائل حاصل کرنا چاہتے ہیں۔اس کا تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین کی ریسرچ فائل نواب زادہ صاحب کے پاس ہے جبکہ وہ ڈاکٹر عظیم حسین کے پاس ہونی چاہئے۔نواب زادہ کا اس فائل سے کیا تعلق"...... عمران نے کہا۔

"یہی باتیں تو میں خود نہیں سمجھ سکی اور یہی باتیں سمجھنے کے لئے تو میں آپ سے درخواست کر رہی ہوں"...... راحیلہ نے کہا۔

" او کے ۔آپ بے فکر رہیں میں یہاں سے جاتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ کر دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ یہ مسئلہ حل کر لیں گے آپ بے فکر رہیں البتہ ایک وعدہ کریں کہ آپ اپنی شادی میں مجھے ضرور بلوائیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بشرطیکہ آپ بھی وعدہ کریں کہ آپ اس شادی میں بطور پرنس آف ڈھمپ شرکت کریں گے"...... راحیلہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس میں کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ظاہر ہے بطور پرنس آپ مجھے پرنس کی حیثیت والا تحفہ دیں گے"...... راحیلہ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور راحیلہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔عمران مسکراتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔اس نے دیکھ لیا تھا کہ گیسٹ روم کے فون کا نمبر علیحدہ ہے اس کا مطلب تھا کہ اس کا کوئی تعلق حویلی کے دوسرے حصوں سے نہیں ہے پھر اس نے تیزی سے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... پاکیشیا کے ایک سائنسدان ہیں جن کا نام ڈاکٹر عظیم حسین ہے اور جو جدید میزائل پر ریسرچ کر رہے ہیں ان کے بارے میں مجھے فوری معلومات چاہئیں کہ وہ کس لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور ان کا فون نمبر کیا ہے تاکہ میں براہ راست ان سے بات کر سکوں۔آپ مہربانی فرما کر سر سلطان کے ذریعے معلومات حاصل کر لیں۔میں بیس پچیس منٹ بعد آپ کو فون کر کے پوچھ لوں گا تفصیلات بعد میں رپورٹ کروں گا"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔گو اسے معلوم تھا کہ فون ڈائریکٹ ہے لیکن اس کے باوجود اس نے احتیاط کرنی زیادہ مناسب سمجھا تھا۔پھر بیس پچیس منٹ کے انتظار کے بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر عظیم حسین ایک ہفتہ پہلے ہارٹ اٹیک سے وفات پا چکے ہیں۔وہ لیبارٹری میں کام کرتے تھے کام کے دوران ہی انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور پھر ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئے البتہ یہ بات

بھی بتائی گئی ہے کہ وہ جس ریسرچ پر کام کر رہے تھے اس کے پیپرز نہ ہی لیبارٹری سے دستیاب ہوئے ہیں اور نہ ہی ان کی رہائش گاہ سے اس سے حکومت بے حد پریشان ہے کیونکہ ڈاکٹر عظیم حسین کی اس ریسرچ پر پاکیشیا نے انتہائی کثیر سرمایہ صرف کیا ہے اور خیال کیا جاتا تھا کہ اس ریسرچ سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جاتا لیکن ڈاکٹر عظیم حسین کی اچانک موت اور ان کے ریسرچ پیپرز کی عدم دستیابی سے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے"...... ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے اب یہ بات تو اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ کنگز ریسرچ فائل تلاش کر رہی ہے لیکن اس فائل کے لئے نواب زادہ راشد کو اغوا کرنا اور پھر ایک طیارے میں اس کی موت ظاہر کرنا۔ ان سب باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ کنگز کو یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین نے ریسرچ فائل نواب زادہ راشد کے حوالے کی ہوئی ہے یا کم از کم نواب زادہ راشد کو یہ معلوم ہے کہ فائل کہاں ہے لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو نواب زادہ راشد راحیلہ سے اس کا ذکر ضرور کرتا جبکہ راحیلہ نے بتایا ہے کہ جب نواب زادہ راشد نے ڈاکٹر عظیم حسین سے ریسرچ کی حفاظت کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس کا انتظام کر لیا ہے تاکہ ان کے اغوا یا موت کی صورت میں فائل حکومت پاکیشیا تک پہنچ جائے لیکن ان کی موت کو

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ اس کے باوجود حکومت تک اس فائل کے نہ پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین نے جو انتظامات کئے تھے ان میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو چکی ہے۔ ابھی عمران بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ ایک ملازم داخل ہوا اور اس نے کھانا لگ جانے کی اطلاع دی تو عمران سر ہلاتے ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ایک نوجوان بے اختیار چونک پڑا نوجوان کے چہرے پر داڑھی بڑھی ہوئی تھی سر کے بال بھی پریشان سے تھے اور جسم پر موجود لباس بھی مسلا ہوا تھا۔ وہ کرسی پر آہنی راڈز کی گرفت میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے دروازہ کھلتے ہی کمرے میں دو آدمی داخل ہوئے جن میں ایک کا قد لمبا اور جسم دبلا پتلا سا تھا جبکہ دوسرا چھوٹا اور بھاری جسم کا تھا۔

"نواب زادہ راشد۔ میں نے دوستی کی خاطر اب تک تمہیں موت سے بچا رکھا ہے لیکن اگر اب بھی تم نے اس فائل کے بارے میں تفصیلات نہ بتائیں تو پھر میں بھی پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں رہا کر دیا جائے گا"...... آنے والوں میں سے ایک نے قریب آکر انتہائی سخت

لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے فاسٹر کہ مجھے اس فائل کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ میری ملاقات ڈاکٹر عظیم حسین سے ضرور ہوئی تھی لیکن انہوں نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ فائل انہوں نے کہاں رکھی ہوئی ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں یقیناً بتا دیتا"...... کرسی پر بندھے ہوئے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین نے یہ فائل تمہارے والد کے ذریعے کہیں رکھوائی ہے لیکن تمہارے والد وفات پا گئے ہیں اور ہم نے ان کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے فائل نہیں مل سکی اور تم اپنے والد کے اکلوتے بیٹے ہو۔ لامحالہ تمہارے والد نے تمہیں اس فائل کے متعلق بتا دیا ہوگا"...... فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو تمہیں میری موت کی خبر اڑانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس طرح صدمے سے میرے والد وفات نہ پاتے اور تمہیں فائل بھی مل جاتی۔ اب مجھے کیا معلوم کہ کیا واقعی ڈاکٹر عظیم حسین نے وہ فائل میرے والد کے ذریعے رکھوائی بھی ہے یا نہیں اور اگر رکھوائی بھی ہے تو کہاں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں پاکیشیا جاؤں اور وہاں جا کر معلومات حاصل کروں اور اگر وہ فائل مل جائے تو میں تمہیں دے دوں۔ اس کے سوا بتاؤ اور کیا صورت ہو سکتی ہے"۔ نوابزادہ راشد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے والد نے کسی بنک میں کوئی لاکر بھی لیا ہوا ہے"۔ فاسٹر نے پوچھا۔

"لاکر وہ کیوں"...... نوابزادہ راشد نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" قیمتی زیورات اور دستاویزات رکھنے کے لئے لاکر لئے جاتے ہیں"...... فاسٹر نے جواب دیا۔

"اس کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ہماری رہائش گاہ پر بے شمار ملازم ہوتے ہیں۔چوکیدار ہوتے ہیں۔ پھر ہمیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے کہ ہم حفاظت کے لئے علیحدہ لاکر لیں"...... نوابزادہ راشد نے جواب دیا۔

" یہ اطلاع ہمارے پاس بھی ہے۔ہم نے تمہارے والد کے منیجر سے بھی پوچھ گچھ کی ہے اور پوری رہائش گاہ کی تلاشی بھی لی ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ فائل تمہارے والد کو دی گئی تھی۔اب تم بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہو سکتی ہے"...... فاسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

" کس طرح تمہیں معلوم ہوا ہے کہ فائل میرے والد کے پاس ہے"...... نوابزادہ راشد نے کہا۔

" یہ بات تمہیں نہیں بتائی جا سکتی یہ ہمارا پیشہ ورانہ راز ہے۔ بہر حال یہ اطلاع حتمی اور درست ہے"...... فاسٹر نے اسی طرح سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نوابزادہ اب تم اپنی اور اپنی ہونے والی بیوی دونوں کی جان بچاؤ اور فائل حاصل کر کے تنظیم کو دے دو۔یہ میرا تمہیں دوستانہ مشورہ

ہے۔اگر مجھے تم سے ہمدردی نہ ہوتی تو میں تنظیم کی مرضی کے بغیر تمہارے ہونے والے سسر کو فون کیوں کرتا۔اگر تنظیم کو اس کا علم ہو گیا تو مجھے ایک لمحے میں گولی مار دی جائے گی"...... دوسرے شخص نے کہا۔

" میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے میری خاطر اپنی جان پر کھیل کر یہ کام کیا ہے۔ اگر کبھی موقع ملا تو میں یہ احسان ضرور اتار دوں گا"...... نوابزادہ راشد نے جواب دیا۔

" اوکے۔اب میں چلتا ہوں۔مجھے یقین ہے کہ تمہیں فاسٹر کے ساتھ پاکیشیا بھیجا جائے گا۔ہو سکتا ہے کہ میں بھی ساتھ جاؤں"۔ دوسرے شخص نے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے تو نوابزادہ راشد نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔اس کا جسم مسلسل بندھے ہونے کی وجہ سے اکڑ سا گیا تھا۔لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔آج اسے اس طرح بندھے ہوئے چوتھا روز ہو گیا تھا۔ اس دوران صرف اسے رفع حاجت کے لئے کھول کر لے جایا جاتا تھا اور پھر واپس لا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ گو نوابزادہ راشد نے فاسٹر اور دوسروں سے بہت کہا کہ وہ فرار نہیں ہو سکتا۔اس لئے اسے کیوں باندھا جا رہا ہے تو اسے یہ کہا گیا کہ یہ چیف کا حکم ہے تاکہ تم خودکشی نہ کر سکو اور نوابزادہ راشد خاموش ہو گیا۔اب ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ویسے اسے بار بار ڈاکٹر عظیم حسین پر غصہ آ رہا تھا کہ جس کی وجہ سے اسے یہ دن دیکھنے پڑے تھے اور اس کے والد بھی فوت ہو گئے تھے

لیکن ظاہر ہے وہ سوائے غصہ کھانے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا البتہ اس نے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فائل تلاش کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا اور فائل حاصل کر کے فاسٹر کے حوالے کر کے اپنی جان چھڑا لے گا۔ اسے پاکیشیا کے مفادات اور میزائلوں وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور نہ وہ دلچسپی لینا چاہتا تھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کچھ پتہ چلا اس فائل کا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین نے واقعی فائل نواب معصوم علی خان کے حوالے کی تھی اور انہیں کہا تھا کہ اگر انہیں اغوا کر لیا جائے یا وہ ہلاک ہو جائیں تو وہ یہ فائل وزارت سائنس کے سیکرٹری تک پہنچا دیں گے لیکن اس کے بعد کہاں گئی۔ اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس فائل میں ڈاکٹر عظیم حسین کی ریسرچ کے ساتھ ساتھ بی ایکس میزائل کا فارمولا بھی شامل ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ فائل واقعی نواب صاحب کے حوالے کی گئی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر عظیم حسین کی رہائش گاہ کی تلاشی کے دوران ایک سیف کے خفیہ خانے سے ان کی پرسنل ڈائری ملی ہے۔اس میں انہوں نے تفصیل سے اس بارے میں لکھا ہے۔وہ بھی نواب صاحب سے فون پر بات کرتے رہتے تھے اور انہیں نواب صاحب کی حب الوطنی پر مکمل اعتماد تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"نواب صاحب کے مینجر یا کسی ملازم کو تو بہرحال معلوم ہوگا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کے مینجر نے صرف اتنا بتایا ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین ملاقات کے بعد گئے تو نواب صاحب کے پاس ایک سرخ رنگ کی ضخیم فائل تھی جو انہوں نے اس کے سامنے الماری میں رکھ دی۔ اس کے بعد نواب صاحب اپنی حویلی سے باہر نہیں گئے۔اس کے باوجود میں نے پوری حویلی چھان ماری ہے۔ ہر امکانی جگہ کو چیک کیا۔ ان کے ملازمین سے پوچھ گچھ کی لیکن فائل کا کہیں نام ونشان تک نہیں ملا۔ میں نے نواب صاحب کے ذاتی کاغذات بھی چیک کئے ہیں لیکن نہ ہی کوئی ڈائری ملی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کاغذ جس سے اس بارے میں کوئی اشارہ مل سکے۔ویسے نواب صاحب کا جس بنک میں اکاؤنٹ تھا اس کے مینجر سے بھی پوچھ گچھ کی ہے۔اس کا کہنا بھی یہی ہے کہ نواب صاحب نے کبھی لاکر نہیں لیا۔اس کے علاوہ سر سلطان کی مدد سے

پورے دارالحکومت کے بنکوں سے بھی معلومات حاصل کی گئی ہیں لیکن کہیں بھی ان کے نام پر کوئی لاکر نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر یہ فائل کہاں چلی گئی۔کیا اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی مسئلہ تو حل کرنا ہے اور یہ مسئلہ فی الحال تو لاینحل بنا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔

"نوابزادہ راشد کا کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن سوائے ٹیل سٹار کے گیری ہوپ کے اور کوئی اس تنظیم کے وجود کا اقرار ہی نہیں کرتا اور ریاست لاھاما میں ہمارا کوئی آدمی بھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں وہاں جانے کی فوری ضرورت بھی نہیں کیونکہ فائل بہرحال یہیں ہے اور یقیناً کنگز کو خود اس کی تلاش ہوگی"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے نوابزادہ راشد کو اس بارے میں کچھ معلوم ہو کہ اس کا والد یہ فائل کہاں رکھ سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ لوگ مینجر سے پہلے پوچھ گچھ کر چکے ہیں اس کے باوجود میں نے صفدر کو وہاں مینجر کے اسسٹنٹ کے طور پر چھوڑ دیا ہے تاکہ اگر کوئی بھی بات ہو تو وہ اطلاع دے سکے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر

اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں سر۔ نواب معصوم علی خان کی حویلی سے"۔ دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مختصر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی ابھی مینجر کو فون آیا ہے ایکریمیا سے۔ بات نوابزادہ راشد نے کی ہے۔ اس نے مینجر کو بتایا ہے کہ اس کی موت کی خبر غلط تھی اور وہ زندہ ہے اور وہ خصوصی چارٹرڈ طیارے پر کل صبح پاکیشیا پہنچ رہا ہے مینجر نے اسے بڑے نواب صاحب کی موت کے متعلق بتایا تو نوابزادہ راشد نے اسے بتایا کہ اسے اطلاع مل چکی ہے اور پھر فون بند ہو گیا"...... صفدر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب نوابزادہ راشد وہاں پہنچے تو تم نے اطلاع کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نوابزادہ راشد کو انہوں نے کیوں رہا کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ نوابزادہ راشد کو استعمال کر کے یہ فائل حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے بات کرتے کرتے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع

کر دیئے۔

"قصر سلیمان"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ نواب صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد نواب صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ نواب ابن نواب اعلیٰ حضرت بڑے نواب صاحب کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام"...... جیتے رہو۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے نواب صاحب کی خوشگوار سی آواز سنائی دی۔

"آپ کو ایک خوشخبری پہنچانی تھی۔ آپ مٹھائی تیار رکھیں۔ میں دو تین ٹرک بھیج دوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیسی خوشخبری"...... نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"نوابزادہ راشد صاحب نے صرف زندہ ہیں بلکہ وہ کل صبح پاکیشیا پہنچ بھی رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی نوابزادہ راشد زندہ ہے"۔ نواب

صاحب کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جی ہاں۔وہ زندہ بھی ہیں اور بخیریت بھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر اس کی موت کی جھوٹی خبر کسی کو اڑانے کی کیا ضرورت تھی"...... نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا مقصد ایک فائل حاصل کرنا تھا جو ایک سائنسدان ڈاکٹر عظیم حسین صاحب نے نوابزادہ راشد کے والد کو حفاظت کے لئے دی تھی۔ وہ سائنسدان بھی وفات پا چکے ہیں اور نواب معصوم علی خان بھی۔اب نواب راشد فائل حاصل کرنے کے لئے آرہے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ نواب معصوم علی خان نے وہ فائل آپ کے حوالے کی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اب عمران کی کال کا مطلب سمجھا تھا۔

"فائل۔ کیسی فائل مجھے تو نواب صاحب نے کوئی فائل نہیں دی اور پھر نواب معصوم علی خان کا کسی فائل سے کیا تعلق"...... نواب صاحب نے جواب دیا۔

"سائنسدان ڈاکٹر عظیم حسین۔ نواب معصوم علی خان کے عزیز تھے۔اس لئے انہوں نے حفاظت کے طور پر یہ فائل نواب معصوم علی خان کے حوالے کر دی تھی۔ کیا آپ کو اندازہ ہے کہ نواب معصوم علی خان یہ فائل کہاں رکھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔میری تو نواب معصوم علی خان سے ان کی وفات سے قبل صرف دو بار ملاقات ہوئی تھی۔ ایک بار تو وہ خود نوابزادہ راشد کے ساتھ میرے پاس آئے تھے اور دوسری بار میں ان کے پاس گیا تھا اور بس"...... نواب صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال نواب راشد علی خان کی زندگی اور واپسی خوشخبری تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔واقعی یہ خوشخبری ہے اور میں یہ خوشخبری سن کر خوش ہوا ہوں۔ تم میرے پاس آجاؤ۔میں تمہیں مٹھائی کھلاؤں گا"...... نواب صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی مٹھائی میں اکیلا کیسے کھا سکوں گا نواب صاحب۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ میں دو تین ٹرک بھجوا دوں گا۔آپ مٹھائی ان پر لوڈ کر دیجئے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف نواب صاحب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے بھجوا دینا"...... نواب صاحب نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے شکریہ اور خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ آئیڈیا بھی غلط نکلا ورنہ مجھے اچانک خیال آگیا تھا کہ کہیں فائل نواب سلیمان خان کے پاس نہ ہو"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے حیرت ہے عمران صاحب آخر فائل کہاں جا سکتی ہے۔لازماً فائل اسی حویلی میں ہو گی۔نواب لوگ اپنی دولت چھپانے کے لئے انتہائی

عجیب وغریب جگہیں بنواتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال نواب راشد آرہا ہے۔ اگر ایسی کوئی جگہ ہوئی تو اسے لازماً اس کا علم ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی نگرانی ہو رہی ہوگی یا ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ کنگز کے آدمی ہوں۔ ان کا تو انتظام ہونا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ تو ہو جائے گا۔ پہلے فائل تو ملے۔ میں دراصل پہلے سے اس کنگز کو ہوشیار نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ایک وسیع وعریض آفس میں بیٹھے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجتے ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس ادھیڑ عمر کا لہجہ بے حد باوقار تھا۔

"سر ارباب خان صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ارباب خان۔ اچھا کراؤ بات"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔ اس کے چہرے پر ارباب خان کا نام سن کر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیلو۔ ارباب خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یوسف خان بول رہا ہوں۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"۔ ادھیڑ

عمر نے جس کا نام یوسف خان تھا۔ باوقار لہجے میں کہا۔

" تمہیں اطلاع تو مل گئی ہو گی یوسف خان کہ نوابزادہ راشد زندہ ہے اور پاکیشیا واپس آرہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو یوسف خان بے اختیار اچھل پڑا۔

" نوابزادہ راشد زندہ ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس کی موت کی تو حتمی اطلاع مل چکی تھی اور اس کی موت کی وجہ سے نواب معصوم علی خان وفات پا گئے تھے"...... یوسف خان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" تجھے نواب صاحب کے مینجر نے اطلاع دی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ جو فائل نواب صاحب نے تمہارے حوالے کی تھی اس کی تلاش بھی بڑی شدومد سے جاری ہے"...... ارباب خان نے کہا۔

" فائل کی تلاش۔ کیا مطلب۔ وہ تو نواب صاحب نے مجھے امانت کے طور پر دی تھی اور ان کی یہ امانت میرے پاس موجود ہے۔ بلکہ میں تو بڑا پریشان تھا کہ اب اس فائل کا کیا کروں لیکن اب نوابزادہ راشد آرہا ہے تو میرے لئے آسانی ہو گئی ہے کہ میں یہ فائل اس کے حوالے کر دوں گا"...... یوسف خان نے کہا۔

" یہ فائل تمہیں ارب پتی بنا سکتی ہے یوسف خان۔ جبکہ سوائے میرے اور تمہارے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ فائل کہاں ہے"...... ارباب خان نے کہا۔

" کیسی الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ فائل مجھے ارب پتی کیسے بنا

سکتی ہے اور کیوں۔ کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... یوسف خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ فائل پاکیشیا کے ایک مشہور سائنسدان ڈاکٹر عظیم حسین نے نواب معصوم علی خان کو دی تھی۔ اتنا تو تمہیں معلوم ہی ہو گا"۔ ارباب خان نے کہا۔

" ہاں۔ تمہارے سامنے ہی تو بات ہوئی تھی۔ نواب صاحب نے یہی بات کی تھی کہ یہ فائل ایک بڑے سائنسدان کی امانت ہے۔ مگر تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... یوسف خان نے کہا۔

" وہ سائنسدان وفات پا گیا ہے اور نواب معصوم علی خان بھی فوت ہو گئے ہیں اور تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ فائل کہاں ہے یا کس کے پاس ہے جبکہ مینجر کے ذریعے مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوئی غیر ملکی تنظیم اس فائل کے حصول کے لئے پاگل ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ مقامی سرکاری ایجنسی بھی اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس ایجنسی کے آدمیوں نے بھی نواب صاحب کی رہائش گاہ کی انتہائی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ اس غیر ملکی تنظیم نے مینجر کو لاکھوں ڈالرز کا بھی لالچ دیا کہ وہ اس فائل کے متعلق بتا دے لیکن چونکہ مینجر کو اس کا علم ہی نہیں ہے اس لئے وہ کیا بتاتا۔ اس لئے اگر ہم چاہیں تو اس غیر ملکی تنظیم سے مل کر اس فائل کا اپنی مرضی سے سودا کر سکتے ہیں"...... ارباب خان نے کہا۔

" کتنی رقم مل سکتی ہے تمہارے اندازے کے مطابق"۔ یوسف

خان کے لہجے میں پہلی بار دلچسپی کا عنصر نمایاں ہوا تھا۔

" میرا خیال ہے کہ بیس پچیس لاکھ ڈالر تو مل ہی جائیں گے"۔ ارباب خان نے جواب دیا۔

" خاصی بڑی رقم ہے لیکن اس پارٹی سے رابطہ کیسے ہوگا"۔ یوسف خان نے کہا۔

" نواب صاحب کے مینجر کو اشارہ کیا جاسکتا ہے"۔ ارباب خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مینجر کو کیا کہو گے۔ اسے تو سرے سے ہی معلوم نہیں ہے کہ یہ فائل ہمارے پاس ہے۔ جب نواب صاحب نے مجھے کال کیا تھا تو مینجر کو انہوں نے خصوصی طور پر دارالحکومت بھجوا دیا تھا اور خاص طور پر مجھے یہ بات بتائی تھی۔ دوسری بات یہ کہ اگر مینجر نے خود ہی اس پارٹی سے سودا کر کے ہمارے بارے میں اطلاع کر دی تو وہ لوگ ہم سے زبردستی فائل لے جاسکتے ہیں۔ یقیناً ان کا تعلق کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے ہوگا جبکہ ہم صرف بزنس کے لوگ ہیں"...... یوسف خان نے کہا۔

" ہم مینجر کو پہلے ہی حصہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ وہ میرا خاص دوست ہے۔ تم اس بات کی فکر نہ کرو صرف ہاں کر دو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا۔ مجھے ایسے کاموں کا تجربہ ہے"...... ارباب خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو ارباب۔ میں کسی چکر میں نہیں پھنسنا چاہتا۔ میری چھٹی

حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں کوئی بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں لالچ کرنے کی بجائے خاموشی سے یہ فائل نوابزادہ راشد کو دے دینی چاہئے۔ اس کے بعد وہ جانے اور تنظیم جانے کم از کم ہم تو محفوظ ہو جائیں گے"...... یوسف خان نے ہاں کرنے کی بجائے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" صرف نواب معصوم علی خان کو یہ علم تھا کہ فائل تمہارے پاس ہے یا مجھے۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا اگر تم ڈرتے ہو تو پھر ایسا کرو کہ تم وہ فائل میرے حوالے کر دو اور بے فکر ہو جاؤ۔ تم پر کسی قسم کا حرف نہیں آئے گا۔ اس کے بعد میں جانوں اور فائل جانے"۔ ارباب خان نے کہا۔

" مجھے کیا دو گے۔ چلو اس طرح بات کر لیتے ہیں"...... یوسف خان نے کہا۔

" تمہاری جان محفوظ رہے گی۔ کیا یہ کافی نہیں"...... ارباب خان نے جواب دیا۔

" میں بزنس مین ہوں ارباب خان اور مجھے معلوم ہے کہ تم اس فائل سے بھاری رقم کماؤ گے اس لئے بہرحال مجھے بھی حصہ ملنا چاہئے"۔ یوسف خان نے کہا۔

" چلو ایک لاکھ روپے لے لو اور فائل خاموشی سے مجھے دے دو"...... ارباب خان نے کہا۔

" ابھی تم نے خود ہی بیس پچیس لاکھ ڈالروں کی بات کی ہے اور

اب ایک لاکھ روپے پر مجھے ٹرخا رہے ہو۔ سوری ارباب خان۔ اس آئیڈیئے کو یہیں ڈراپ کر دو۔ فائل میرے پاس ہے۔ میں خود ہی اسے جس طرح مناسب سمجھوں گا ڈیل کر لوں گا"...... یوسف خان نے ماہر بزنس مینوں کی طرح بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم سے تو وہ تنظیم مفت میں حاصل لے جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ راز رکھنے کے لئے تمہیں گولی مار دے۔ بیس پچیس لاکھ ڈالر تو صرف اندازہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اندازہ درست ثابت ہو۔ چلو آخری بات کر رہا ہوں۔ دس لاکھ روپے لے لو۔ ورنہ میں خود ان سے بات کر کے تمہارا حوالہ دے دوں گا۔ اس طرح فائل بھی تمہیں دینی پڑے گی اور رقم بھی نہیں ملے گی"...... ارباب خان بھی اس سے کم نہ تھا۔ اس لئے اس نے لالچ کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی دے دی۔

"او کے۔ دس لاکھ روپے لے آؤ اور فائل لے جاؤ"...... یوسف خان نے جواب دیا۔

"کیا فائل تمہارے آفس میں ہے"...... ارباب خان نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ لیکن تمہارے آنے تک میں فائل منگوا لوں گا"۔ یوسف خان نے جواب دیا تو دوسری طرف سے او کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی

رحمت خان جو فائل تم نے سپیشل سیف میں رکھی تھی وہ وہاں
ال کر مجھے دے جاؤ"...... یوسف خان نے کہا۔

یس سر۔ آپ سپیشل سیف کے نمبر پریس کر دیں"...... رحمت
نے کہا۔

ٹھیک ہے"...... یوسف خان نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر
نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک ریموٹ
ل جیسا آلہ نکال کر اس نے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے
ع کر دیئے۔ جب اس آلے کو اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا
ں نے آلے کو میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آلے پر لگا ہوا سرخ
کا بلب یکلخت بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔
ب خان سمجھ گیا کہ رحمت نے سپیشل سیف کھول لیا ہے۔ وہ
ش بیٹھا دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر سرخ رنگ کا بلب
اٹھا تو یوسف خان نے آلہ اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے
ع کر دیئے اور پھر اس نے آلہ میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھا اور
بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں
ں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ یہ خاصی ضخیم فائل تھی اور اس کے کور کا
ے سرخ تھا اور اسے پلاسٹک کے شفاف لفافے میں پیک کیا گیا
آنے والے نے یوسف خان کو سلام کیا اور وہ فائل یوسف خان
سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ یوسف خان نے میز کی

دوسری دراز کھولی اور فائل اٹھا کر اس کے اندر رکھی اور دراز بند
اب اسے ارباب خان کی آمد کا انتظار تھا۔

عمران نے کار سڑک پر اتاری اور ایک میدان کراس کر کے اس
۔ کار درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر روک دی اور پھر کار کا
دازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا گھنے
ختوں کے اس ذخیرے کے کنارے پر پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر
د ہی اس نے ایک کار کو سڑک چھوڑ کر تیزی سے میدان کراس کر
ے اس جھنڈ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جس میں وہ خود موجود تھا تو وہ
ی سے پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کار جھنڈ میں داخل ہوئی اور
ان کی کار کے قریب آکر رک گئی اس میں سے ایک نوجوان باہر آگیا
حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔
"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں میرے پاس رقم نہیں ہے"۔
انک ایک درخت کے چوڑے تنے کی اوٹ سے عمران کی آواز سنائی
ی اور آنے والا بے اختیار مسکرا دیا۔

"رقم نہیں ہے تو رقم مل جائے گی عمران صاحب۔ گھبرائیں
آخر میں نواب معصوم علی خان کا اسسٹنٹ منیجر ہوں"...... اس
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ صفدر تھا جس نے مقامی میک اپ
ہوا تھا اور دوسرے لمحے عمران جو اس درخت کی اوٹ میں تھا باہر آ
"تمہاری شکل منیجروں کی بجائے راہزنوں سے ملتی ہے۔ اس
میں ڈر گیا تھا کہ تم یہ مانگے کی کار دیکھ کر کہیں یہ نہ سمجھ لو کہ م
پاس بھاری رقم ہو گی"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو
بے اختیار مسکرا دیا۔

"جو کچھ میں نے اسسٹنٹ منیجر بن کر دیکھا ہے اس سے مجھے پتہ
چلا ہے کہ ان نوابوں کے منیجر راہزنوں سے کسی صورت بھی کم
ہوتے لیکن آپ نے مجھے یہاں کیوں کال کیا ہے۔ کیا اس کی
خاص وجہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نوابزادہ راشد سے ذاتی طور پر ملنا چاہتا ہوں لیکن اس سے
تم سے بھی رپورٹ لینا چاہتا تھا اور ابھی تمہیں اس اعلیٰ ترین پو
سے فارغ بھی نہیں کرانا چاہتا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر
اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اعلیٰ ترین پوسٹ سے عمر
اشارہ اسسٹنٹ منیجر کی پوسٹ کی طرف ہی ہے۔

"میں منیجر کے ساتھ ایئر پورٹ پر نواب زادہ راشد کو لینے گیا
نواب زادہ راشد کے ساتھ دو ایکریمین بھی تھے۔ پھر وہ ایکریمین اس
ساتھ ہی حویلی میں آئے لیکن ایک گھنٹے بعد وہ نواب زادہ راشد

حویلی سے واپس چلے گئے۔ میں نے منیجر صاحب سے پوچھا تو اس نے
بتایا کہ وہ دونوں کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے کیونکہ وہ اس ماحول کے
عادی نہیں ہیں۔ اس کے بعد منیجر بھی اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا اور میں
بھی۔ کیونکہ نوابزادہ راشد آرام کرنے کے لئے اپنے بیڈ روم میں چلے
گئے تھے۔ آج صبح نوابزادہ راشد کو ایک فون موصول ہوا۔ میں نے
نوابزادہ راشد کا فون ٹیپ کرنے کا بندوبست کیا ہوا ہے لیکن اس کے
لئے مجھے اپنے کوارٹر میں جانا پڑتا ہے۔ اس لئے جب میں اپنے کوارٹر
میں گیا اور وہاں پہنچ کر میں نے اس کال کی ٹیپ سنی تو پتہ چلا کہ یہ
کال کسی فاسٹر کی طرف سے تھی اور فاسٹر سے نوابزادہ راشد نے پوچھا
کہ اچانک کام کیسے ہو گیا تو اس فاسٹر نے کہا کہ بس ہو گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ البتہ اس کال کے بعد میں نے نوابزادہ راشد
کو انتہائی مطمئن دیکھا ہے ورنہ پہلے جب وہ آیا تھا اس کی حالت سے
احساس ہوتا تھا کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی دباؤ میں ہے"...... صفدر نے
تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کال کے الفاظ کیا تھے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ آپ نے لازماً یہ بات پوچھنی ہے۔ اس لئے میں
ٹیپ ساتھ لے آیا ہوں۔ کار کے ٹیپ ریکارڈر پر اسے سنا جا سکتا ہے۔
آیئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ پھر صفدر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران گھوم کر
دوسری طرف سے ہو کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صفدر نے ڈیش بورڈ

سے ٹیپ نکالی اور کار میں نصب ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کر کے ا
نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ نوابزادہ راشد بول رہا ہوں"...... آواز سنائی دی۔

" فاسٹر بول رہا ہوں نوابزادہ راشد۔ مبارک ہو تمہاری زندگی
گئی ہے ہمارا کام ہو گیا ہے اور ہم ابھی واپس جا رہے ہیں"...... دوسر
آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ایکریمی ہے۔

"اچھا لیکن اتنی جلدی اور اچانک کیسے کام ہو گیا ہے"...... نوابزا
راشد کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

" بس ہو گیا تفصیل مت پوچھو اور اپنی جان بچ جانے پر خوش
مناؤ"...... فاسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفد
نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

" کام ہو گیا ہے سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ انہیں فائل مل گئ
ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہوٹل میں جا کر رہیں اور انہیں
اچانک فائل مل جائے بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی۔ کس ہوٹل میں
ٹھہرے تھے وہ"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مینجر نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے نوابزادہ راشد کے کہنے پر ہوٹل
فائیو سٹار میں ان کے کمرے بک کرائے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم واپس جاؤ میں پہلے ہوٹل جا کر معلومات حاصل
کرتا ہوں اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو نوابزادہ راشد سے
بھی بات ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچ

اترا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے
دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہوٹل فائیو سٹار پہنچ کر اس
نے پارکنگ میں کار روکی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ہوٹل کے مین
گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل فائیو سٹار کے مینجر
الطاف کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ الطاف اس کا کافی عرصہ سے
واقف تھا اس لئے وہ عمران کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات تھے۔

" آیئے آیئے عمران صاحب۔ خوش آمدید۔ بڑے طویل عرصے بعد
آپ سے ملاقات ہو رہی ہے"...... مینجر الطاف نے میز کی سائیڈ سے نکل
کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم اتنے بڑے ہوٹل کے مینجر ہو جبکہ میں اس ہوٹل کا ایک عام
گاہک ہوں۔ تمہاری اور میری ملاقات جلد جلد کیسے ہو سکتی ہے"۔
عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو الطاف بے اختیار ہنس
پڑا۔

" آپ ایسی کسر نفسی سے کام نہ لیا کریں عمران صاحب۔ مجھے
معلوم ہے کہ آپ اگر ایک فون چیئرمین صاحب کو کر دیں تو وہ مجھے
کان سے پکڑ کر ہوٹل سے باہر نکال دیں گے"...... الطاف نے ہنستے
ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" بیٹھو مجھے تم سے چند معلومات لینی ہیں نواب معصوم علی خان
کے صاحبزادے نوابزادہ راشد کے مینجر نے دو ایکریمین جن میں سے

ایک کا نام فاسٹر ہے۔ کے لئے کل تمہارے ہوٹل میں کمرے بک کرائے تھے مجھے ان کمروں کے نمبرز معلوم کرنے ہیں اور یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ دونوں کمرے اب بھی ان کے پاس ہیں یا وہ انہیں چھوڑ چکے ہیں اور اگر چھوڑ چکے ہیں تو اس منزل کے ہیڈ ویٹر کو بلاؤ مجھے اس سے پوچھ گچھ کرنا ہوگی"...... عمران نے کہا تو الطاف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"آصف خان ۔ چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ کل نوابزادہ راشد کے منیجر کی طرف سے دو کمرے بک کرائے گئے تھے جن میں سے ایک مسافر کا نام فاسٹر تھا۔ وہ کمرے کون سے ہیں اور اس وقت ان کی کیا پوزیشن ہے"...... الطاف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے عمران صاحب"...... الطاف نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کیا پلا سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو آپ کہیں یہ فائیو سٹار ہوٹل ہے یہاں سب کچھ مل سکتا ہے"...... الطاف نے بڑے معنی خیز لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر شربت بزوری پلاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو الطاف بے اختیار چونک پڑا۔

"شربت بزوری ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... الطاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس اس برتے پر دعویٰ کر رہے تھے کہ فائیو سٹار ہوٹل میں سب کچھ مل سکتا ہے۔ شربت بزوری بڑا مشہور شربت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو حکیمانہ ٹائپ کا نام لگتا ہے شاید کسی حکیم کی دکان سے ہی ملے گا"...... الطاف نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور الطاف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... الطاف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سنتا رہا۔

"چوتھی منزل کا ہیڈ ویٹر کون ہے"...... الطاف نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے میرے آفس بھیج دو ابھی اور سنو ایک سپیشل گلاس جوس بھی بھجوا دو"...... الطاف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ کمرے آج دس بجے فارغ کر دیئے گئے ہیں کمرہ نمبر گیارہ اور بارہ چوتھی منزل بک کرائے گئے تھے۔ مسافروں کے نام فاسٹر اور گیری تھے اور ایکریمین سیاح تھے"۔ الطاف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فون کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں"...... الطاف نے فون اٹھا کر خود عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے فون پیس لے کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ایئرپورٹ منیجر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ منیجر گیلانی سے بات کراؤ۔ وہ میرے مہربان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گیلانی بول رہا ہوں عمران صاحب حکم فرمایئے کیسے یاد کیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"دو ایکریمین سیاح جن میں سے ایک کا نام فاسٹر اور دوسرے کا نام گیری ہے آج دس بجے ہوٹل فائیو سٹار سے ایئرپورٹ پہنچے ہیں ان کے بارے میں معلوم کرنا تھا کہ وہ کس فلائٹ پر گئے ہیں یا ابھی فلائٹ جانے والی ہے۔ تفصیل معلوم کرنا تھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ ہولڈ آن رکھیں میں معلوم کرتا ہوں ویسے ایکریمیا جانے والی فلائٹ گیارہ بجے چلی گئی ہے۔ دوسری فلائٹ اب سے آدھے گھنٹے بعد جانی ہے"...... منیجر گیلانی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے معلوم کرو۔ لیکن خیال رکھنا مجھے حتمی معلومات چاہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو گیا لائن پر بھی خاموشی طاری ہو گئی اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے جسم پر ویٹرز کی یونیفارم موجود تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں جوس کا بڑا سا

گلاس موجود تھا۔

"یہ گلاس صاحب کے سامنے رکھو اور تم ادھر رک جاؤ۔ صاحب تم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں"...... منیجر الطاف نے آنے والے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جوس کا گلاس عمران کے سامنے رکھ کر وہ ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو عمران صاحب۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد منیجر گیلانی کی آواز سنائی دی۔

"بڑی مشکل سے لائن پر ٹکا ہوا ہوں۔ بڑی باریک سی لائن ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے منیجر گیلانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ فاسٹر اور گیری نام کے دو ایکریمین سیاح ایکریمیا جانے والی فلائٹ میں سوار نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کی ایکریمیا جانے کے لئے بکنگ ہے البتہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ساڑھے دس بجے اسی نام کے دو ایکریمین سیاحوں نے ایک چھوٹا طیارہ چارٹرڈ کرایا اور آران گئے ہیں"...... ایئرپورٹ منیجر گیلانی نے کہا۔

"آران۔ پھر تو وہ وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہیں تو وہاں پہنچے ہوئے بھی کئی گھنٹے گزر چکے ہیں"...... منیجر گیلانی نے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر ویٹر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"بشارت حسین جناب"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شاعر بھی ہو"...... عمران نے جوس کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

"شاعر۔ نہیں جناب۔ میں تو ہیڈ ویٹر ہوں"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ عمران کے سوال پر سامنے بیٹھا ہوا منیجر الطاف بھی چونک پڑا تھا اور اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو کیا ہوا۔ ہیڈ ویٹر شاعر نہیں ہو سکتا کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب۔ لیکن میں شاعر نہیں ہوں"...... ویٹر نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بہرحال نمایاں تھا۔

"تو یہ جناب تخلص کیا صرف رعب ڈالنے کے لئے رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تخلص۔ مگر"...... ویٹر کی سمجھ میں شاید عمران کی بات ہی نہ آئی تھی۔

"تم نے اپنا نام بتایا ہے بشارت حسین جناب۔ نام تو بشارت حسین ہوا۔ اس لئے جناب تو تخلص ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو منیجر الطاف بے اختیار ہنس پڑا۔ جبکہ ویٹر

کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں نے تو آپ کو جناب کہا تھا جناب"...... بشارت حسین نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔

"اب یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں بھی شاعر نہیں ہوں ورنہ واقعی یہ خوبصورت تخلص ہے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ چوتھی منزل کے کمرہ نمبر گیارہ اور بارہ میں دو ایکریمین مسافر آکر ٹھہرے تھے جن میں سے ایک کا نام فاسٹر اور دوسرے کا نام گیری تھا۔ کیا تمہیں یاد ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... بشارت حسین نے جواب دیا۔

"ان کے حلیے بتاؤ۔ لیکن خیال رکھنا۔ سوچ کر صحیح حلیے بتانا۔ خاص طور پر یہ سوچ کر بتاؤ کہ عام حلیوں سے ہٹ کر کوئی نشانی ہو تو وہ بھی ساتھ ہی بتا دینا"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ فاسٹر لمبے قد کا دبلا پتلا نوجوان تھا جبکہ دوسرے صاحب جن کا نام گیری تھا وہ چھوٹے قد اور بھاری جسم کے تھے"۔ بشارت حسین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیے بتانا شروع کر دیئے۔

"کوئی خاص نشانی۔ جس سے انہیں آسانی سے پہچانا جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"فاسٹر صاحب کے دائیں کان کی لو تھوڑی سی کٹی ہوئی تھی جبکہ گیری صاحب ذرا سا لنگڑا کر چلتے تھے۔ باقی تو کوئی خاص بات میں نے نہیں دیکھی جناب"...... بشارت حسین نے جواب دیا اور عمران نے

اثبات میں سرہلا دیا۔

"ان سے کون کون ملنے آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ایک مقامی آدمی آیا تھا۔ پھر وہ دونوں اس کے ساتھ چلے گئے۔ تقریباً دو تین گھنٹوں کے بعد دونوں اس آدمی کے بغیر ہی واپس آئے اور آج صبح آٹھ بجے کے قریب وہ دونوں چلے گئے اور دس بجے واپس آکر انہوں نے کمرے چھوڑ دیئے اور چلے گئے"...... بشارت حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مقامی آدمی کا کیا حلیہ تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ جناب نواب معصوم علی خان کا منیجر تھا۔ اس کا نام سلام ہے۔ میں اسے جانتا ہوں کیونکہ نواب صاحب بھی دارالحکومت آتے تھے تو ہمارے ہوٹل میں ہی ٹھہرتے تھے اور منیجر بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا"...... بشارت حسین نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو بشارت حسین سلام کر کے واپس چلا گیا تو عمران نے گلاس میں موجود باقی ماندہ جوس حلق میں انڈیلا اور گلاس رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ۔ اگر تم وعدہ کرو کہ اس طرح کا ٹھنڈا جوس ہر بار پلوا گے تو پھر روزانہ ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بڑے شوق سے جناب"...... منیجر الطاف نے مسکراتے ہوئے کہا

تو عمران مصافحہ کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر عمران فون والے کمرے میں گیا اور اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"قصر راشد"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ منیجر عالم سے بات کرائیں۔ میں اس کا دوست عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے جواب ملا۔

"ہیلو عالم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔ یہ صفدر تھا جو اسسٹنٹ منیجر عالم کے روپ میں نواب معصوم علی خان کی حویلی قصر راشد میں موجود تھا۔

"عمران بول رہا ہوں عالم رانا ہاؤس سے۔ منیجر صاحب کو ساتھ لے کر فوراً یہاں پہنچ جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا وہاں کسی کو بھی معلوم نہ ہو کہ تم کہاں جا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب رانا ہاؤس سے۔ نوابزادہ راشد کے

ساتھ آنے والے دو ایکریمین جن میں ایک کا نام فاسٹر اور دوسرے کا
نام گیری تھا۔ فائل لے کر نکل گئے ہیں۔ وہ یہاں سے صبح گیارہ بجے
چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آران گئے ہیں۔ آران میں سیکرٹ سروس
کے فارن ایجنٹس کو حکم دے دیں کہ وہ ایئر پورٹ سے تحقیقات
کریں کہ یہ لوگ وہاں پہنچنے کے بعد کہاں گئے ہیں تاکہ ان کا پیچھا کر کے
ان سے فائل حاصل کی جاسکے۔ ان کے حلیے میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہیڈ ویٹر سے معلوم کئے ہوئے
ان دونوں کے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور پھر فون روم سے نکل کر وہ
سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر کو حویلی سے
رانا ہاؤس پہنچنے میں دو گھنٹے درکار ہوں گے اس لئے وہ یہ دو گھنٹے جوزف
اور جوانا کے ساتھ گپ شپ میں گزارنا چاہتا تھا۔ پھر واقعی دو گھنٹوں
بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے جوزف کو ہدایت دیں اور
جوزف سر ہلاتا ہوا سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر
اپنے اصل حلیے میں سٹنگ روم میں داخل ہوا تو جوانا اٹھ کر باہر چلا
گیا۔

"کس طرح آیا ہے منیجر۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی اور تم نے میک
اپ کہاں ختم کیا ہے"...... عمران نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ میں ایک خاص بات بتانے کے بہانے اسے حویلی سے

نکال کر اس ذخیرے میں لے گیا اور پھر اسے بے ہوش کر کے کار میں
ڈالا اور اپنا میک اپ ختم کر کے اسے یہاں لے آیا ہوں۔ لیکن اچانک
آپ کو منیجر کی ضرورت کیوں پڑ گئی"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

"فاسٹر اور گیری دونوں فائل لے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے
ہیں اور جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق اس فائل کے حصول میں
اس منیجر کا ہاتھ ہے حالانکہ منیجر سے پہلے میں پوچھ گچھ کر چکا ہوں۔ اس
وقت اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے فائل کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔
اس لئے میں نے اسے یہاں بلوایا ہے تاکہ اس سے معلوم کر سکوں کہ
اصل صورت حال کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف
اندر داخل ہوا۔

"باس جس بے ہوش آدمی کو صفدر صاحب لے آئے ہیں اسے
بلیک روم میں راڈز والی کرسی میں جکڑ دیا گیا ہے"...... جوزف نے
کہا۔

"اوکے۔ آؤ صفدر"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر
بعد وہ دونوں بلیک روم میں پہنچ گئے۔ وہاں منیجر جس کے جسم پر سوٹ
تھا بے ہوشی کے عالم میں کرسی پر جکڑا ہوا موجود تھا۔ جوزف بھی عمران
اور صفدر کے ساتھ ہی بلیک روم میں آ گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوزف"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر بھی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف نے

آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے مینجر کا ڈھلکا ہوا سر اونچا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مینجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر عمران کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد مینجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم بھی تن سا گیا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک شعور کی چمک پیدا نہ ہوئی تھی لیکن چند لمحوں بعد اس کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔ یہ مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے"...... مینجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام سلام ہے اور تم نواب معصوم علی خان مرحوم کے مینجر ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ وہ۔ وہ عالم کہاں چلا گیا ہے۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں"...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے چونکہ اس سے پہلے ملاقات میک اپ میں کی تھی۔ اس لئے وہ اسے اس وقت نہ پہچان رہا تھا۔

"تم نے پاکیشیا کے انتہائی قیمتی راز پر مبنی فائل نوابزادہ راشد کے ہمراہ آنے والے ایکریمین فاسٹر اور گیری کو دی ہے۔ اس طرح تم نے

پاکیشیا سے غداری کی ہے اور اس کی سزا میں نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ مگر وہ تو۔ وہ تو......" مینجر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ اچانک خاموش ہو گیا۔

"دیکھو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم صرف آلہ کار بنے ہو۔ تم نے پہلے سرکاری ایجنسی کے آدمی کو یہ بتایا تھا کہ تمہیں اس فائل کا کوئی علم نہیں ہے جو ڈاکٹر عظیم حسین نے نواب معصوم علی خان کو دی تھی لیکن اب تم نے اس فائل کو ایکریمین کے حوالے کر دیا ہے۔ اس لئے اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں چھوڑا بھی جا سکتا ہے ورنہ یاد رکھو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا۔ جہاں پورے ملک کی سلامتی کا مسئلہ ہو وہاں تم جیسوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو مینجر کے چہرے پر بے اختیار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"مم۔ مم۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ فائل کہاں ہے۔ یہ تو مجھے ارباب خان نے اچانک بتایا کہ فائل اس کے پاس ہے اور اگر میں ان غیر ملکیوں سے اس فائل کا سودا کرا دوں تو وہ پچاس ہزار روپے دے گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا۔ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کرنی تھی اور مجھے رقم کی سخت ضرورت تھی اس لئے میں لالچ میں آ گیا۔ مجھے معاف کر دو"...... مینجر آخر کار بول پڑا۔

"ارباب خان کون ہے اور اس کے پاس فائل کیسے پہنچی"۔ عمران نے کہا۔

"ارباب خان دارالحکومت میں رہتا ہے۔ بہت بڑا تاجر ہے۔ بڑے صاحب کا دور کا رشتہ دار ہے۔ نواب صاحب نے اس کے بزنس میں پیسہ لگایا ہوا ہے اس لئے وہ اکثر حویلی آتا جاتا رہتا ہے۔ باقی یہ مجھے نہیں معلوم کہ اس کے پاس فائل کیسے پہنچی۔ یقیناً نواب صاحب نے ہی اسے دی ہو گی لیکن مجھے حقیقتاً اس کا علم نہیں تھا"...... منیجر نے جواب دیا۔

"اس کا پتہ بتاؤ جہاں وہ اس وقت مل سکے"...... عمران نے پوچھا

"اس وقت وہ اپنی رہائش گاہ پر ہو گا۔ ماڈل ٹاؤن کوٹھی نمبر گیارہ اے بلاک۔ اس کی کوٹھی کا نام ارباب ہاؤس ہے"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں"...... عمران نے پوچھا تو منیجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے نمبر بتا دیا۔

"جوزف۔ فون لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

"اب بتاؤ کہ فائل کا سودا کس طرح ہوا۔ ارباب نے کب تمہیں کنٹکٹ کیا اور کس طرح یہ سب کچھ ہوا"...... عمران نے منیجر سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"نوابزادہ راشد علی خان کے ساتھ ہی دونوں ایکریمین آئے۔ ان سے پہلے ان میں سے ایک آدمی جس کا نام فاسٹر ہے مجھ سے مل چکا تھا۔ اس نے مجھے رقم دی تھی اور پوری حویلی کی تلاشی لی گئی۔ ہم سے پوچھ گچھ بھی کی تھی لیکن مجھے صرف اتنا علم تھا کہ ڈاکٹر عظیم حسین نے فائل بڑے نواب صاحب کو دی تھی اور بس۔ پھر وہ تلاشی لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد سرکاری ایجنسی کے آدمی آئے۔ انہوں نے بھی پوچھ گچھ کی اور تلاشی لی لیکن فائل ہوتی تو ملتی۔ اب یہ دونوں نوابزادہ صاحب کے ساتھ آئے تو انہوں نے حویلی کی بجائے ہوٹل میں رہنا پسند کیا۔ میں نے ہوٹل فائیو سٹار فون کر کے ان کے لئے کمرے بک کرا دیئے پھر اچانک مجھے ارباب خان کا فون ملا۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں پچاس ہزار روپے کمانا چاہتا ہوں تو خاموشی سے اس کی کوٹھی پر پہنچ جاؤں۔ میں وہاں گیا تو ارباب خان نے بتایا کہ فائل اس کے پاس ہے اور وہ خاموشی سے ان ایکریمین سے سودا کرنا چاہتا ہے۔ مجھے اس سودے کے پچاس ہزار روپے مل جائیں گے۔ چنانچہ میں فائیو سٹار ہوٹل گیا اور فاسٹر اور گیری سے ملا۔ وہ فوراً فائل خریدنے پر تیار ہو گئے۔ میں انہیں ساتھ لے کر ارباب خان کی کوٹھی پر گیا۔ وہاں ان کا سودا ہوا۔ لیکن ارباب خان نے انہیں بتایا کہ فائل ایک لاکر میں محفوظ ہے اس لئے کل صبح نو بجے مل سکتی ہے۔ چنانچہ وہ دونوں واپس ہوٹل چلے گئے۔ مجھے ارباب خان نے پچاس ہزار روپے دے دیئے اور

کہا کہ میں اس بارے میں اپنی زبان بند رکھوں تاکہ کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد مجھے نہیں معلوم۔ البتہ جب میں نے دس بجے ہوٹل فون کیا تو معلوم ہوا کہ فاسٹر اور گیری دونوں ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارے اسسٹنٹ عالم نے کہا کہ وہ مجھ سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اس سودے کا علم تو عالم کو نہیں ہو گیا۔ عالم کا انداز بھی بے حد پراسرار تھا۔ پھر ہم ایک ذخیرے میں پہنچے تو اچانک میرے سر پر چوٹ لگی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے"...... منیجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
جوزف اس دوران کارڈلیس فون پیس اٹھائے واپس آ چکا تھا۔

"تم نے ارباب سے بات کرنی ہے اس انداز میں کہ مجھے یقین آجائے کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے۔ اگر تم نے سچ بولا ہو گا تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا لیکن اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ فون پیس جوزف کو دے دیا۔ جوزف نے فون پیس لے کر منیجر کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر کسی نے رسیور اٹھایا۔

"کون بول رہا ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

"میں نواب معصوم علی خان کا منیجر سلام بول رہا ہوں۔ خان صاحب سے بات کراؤ"...... منیجر نے کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ارباب خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"خان صاحب۔ میں سلام بول رہا ہوں منیجر"...... منیجر نے کہا۔

"ہاں کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"وہ دونوں ایکریمین ہوٹل چھوڑ گئے ہیں۔ کیا سودا مکمل ہو گیا ہے یا نہیں"...... منیجر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس کے بغیر وہ کیسے واپس جاتے۔ صبح وہ آئے تھے۔ میں نے ان کا کام کر دیا اور انہوں نے میرا۔ اور پھر وہ چلے گئے"۔ ارباب خان نے کہا۔

"بس جناب۔ میں نے یہی پوچھنا تھا تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ جو رقم میں نے لی ہے وہ اب میری ہو گئی ہے"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہاری ہی ہے لیکن خیال رکھنا اس بات کا کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے۔ خاص طور پر نوابزادہ راشد کو بالکل اس کا علم نہیں ہونا

چاہئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں سمجھتا ہوں"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو جوزف نے فون پیس ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"او کے۔ آؤ صفدر"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو چھوڑ دو"...... منیجر نے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تم اسی حالت میں رہو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مڑ کر بلیک روم سے باہر آ گیا۔ صفدر اور جوزف بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے۔

"اس ارباب کو اس کی کوٹھی سے اغوا کر کے لے آؤ۔ جوزف اور جوانا کو ساتھ لے جاؤ۔ کوشش کرنا کہ خون خرابہ نہ ہو لیکن اگر ناگزیر ہو تو کسی رعایت کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے باہر آ کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ خون خرابہ بھی نہیں ہو گا اور میں اس ارباب خان کو بھی لے آؤں گا۔ صرف جوانا کو میرے ساتھ بھیج دیں"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے جوانا کو بلا کر صفدر کے ساتھ جانے کا کہہ دیا اور خود سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جوزف نے اسے بتایا کہ صفدر اور جوانا ارباب خان کو بے ہوش کر کے لے آئے ہیں اور جوانا اسے بلیک روم میں لے گیا ہے تو عمران سٹنگ روم سے نکل کر بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر بھی جوانا کے ساتھ ہی

یک روم میں گیا تھا۔ جب عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو جوانا اب خان کو منیجر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ چکا تھا۔ ے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارباب خان یہی ہے ناں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر یہ تو ہوش میں آتے ہی مجھے پہچان لے گا اور پھر تو یہ میرا ن ہو جائے گا"...... منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو انا نے جو ارباب خان کے قریب ہی موجود تھا۔ اس کا منہ اور ناک نوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں کت کے تاثرات واضح طور پر نمودار ہوئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور ھے ہٹ کر عمران کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"کیسے لے آئے ہو اسے"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر ے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں انکم ٹیکس آفیسر کا نام لے کر اس سے ملا اور پھر جوانا نے اس ے دو ملازموں کو بے ہوش کر دیا جبکہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور کار میں ڈال کر لے آئے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا اور عمران ے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ارباب خان نے کراہتے ہوئے ھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام ارباب خان ہے"...... عمران نے کہا تو ارباب خان

نے جھٹکا کھایا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے
"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اور۔ یہ تو وہی انکم ٹیکس آفیسر ہے۔ مگ
یہ مجھے جکڑا ہوا کیوں ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم سلام منیجر تم"...... ارباب
خان نے ادھر ادھر اور ساتھ بیٹھے ہوئے منیجر سلام کی طرف دیکھ
ہوئے کہا۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ ورنہ ایک ہی تھپڑ
تمہاری بتیسی باہر آجائے گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"وہ۔ وہ۔ ہاں۔ میرا نام ارباب خان ہے۔ مگر"...... ارباب خا
نے کہا۔

"تم نے ایکریمیز کے ہاتھ پاکیشیا کی انتہائی قیمتی فائل فروخت ک
ہے۔ یہ ملک سے غداری کی ہے اور اس غداری کی سزا میں تمہیں او
تمہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے فائل۔ نہیں۔ میں نے تو کوئی فائل نہیں دی
کون کہتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے"...... ارباب خان نے کہا۔
"جوانا"...... عمران نے پاس کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ارباب خان کے منہ سے سچ اگلواؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا۔

"ابھی لو ماسٹر۔ ابھی ایک منٹ میں"...... جوانا نے کہا اور بڑے
رحانہ انداز میں ارباب خان کی طرف بڑھنے لگا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم غیر قانونی کام کر رہے ہو۔ میں"۔ ارباب
ن نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ
ل ہوتا۔ جوانا کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ ارباب خان کے حلق
، نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کے ایک ہی زور دار تھپڑ سے
اب خان کے منہ سے کئی دانت نکل کر نیچے جا گرے تھے۔
"سچ بولو ورنہ"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
اس کا دوسرا بازو گھوما اور کمرہ ایک بار پھر ارباب خان کے حلق سے
والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون نکلنے لگا تھا
س کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔
"فی الحال اتنا ہی کافی ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران
کہا تو جوانا نے ایک بار پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے
ر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں ایک بار پھر حرکت کے
ت نمودار ہوئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا دیئے۔
"ہاتھ روم میں جا کر ہاتھ دھو لو"...... عمران نے جوانا کے ہاتھوں پر
وئے خون کو دیکھتے ہوئے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا واپس پلٹا اور تیز
م اٹھاتا ایک کونے میں بنے ہوئے ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔
لمحے ارباب خان چیخ مار کر پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ اس کا چہرہ
۔ کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ وہ اب مسلسل کراہ رہا تھا۔

"ابھی تو صرف تھپڑ لگے ہیں ارباب خان۔ ابھی جب تمہارے
کا ایک ایک ریشہ کاٹا جائے گا۔ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی تو
جائے گی۔ اصل تکلیف تو تم اس وقت محسوس کرو گے"...... عمرا
نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھ سے دولت لے لو۔ مجھے م
مارو"...... ارباب خان نے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔ اسی
جوانا ہاتھ دھو کر واپس آگیا۔

"جوانا۔ اس کی دونوں آنکھیں نکال دو"...... عمران نے جوانا
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور کوٹ کی جیب سے ا
نے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"مجھے مت مارو۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔ مجھے مت مارو"۔ ارباب خ
نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ تم نے فائل کتنے میں فروخت کی ہے"...... عم
نے کہا اور ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا۔

"پچاس لاکھ روپے میں۔ وہ سب مجھ سے لے لو۔ مجھے م
مارو"...... ارباب خان نے اسی طرح ہذیانی انداز میں کہا۔

"فائل تم نے کس سے لی تھی۔ نواب معصوم علی خان سے یا ک
اور سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ فائل مجھے یوسف خان نے دی تھی۔ اس سے میں نے خری

تھی"...... ارباب خان نے جواب دیا۔

"جوانا۔ اس الماری میں پانی ہو گا۔ اب ارباب خان سیدھے راستے
پر آگیا ہے اس لئے پانی کی بوتل لے آؤ اور اسے پانی پلاؤ"...... عمران
نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا ایک طرف دیوار میں لگی ہوئی الماری کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں موجود پانی سے بھری
ہوئی بوتل اٹھائی اور واپس آکر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پانی کی
بوتل ارباب خان کے منہ سے لگا دی۔ ارباب خان غٹا غٹ پانی پینے لگا
جب آدھی سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جوانا نے ہاتھ
ہٹایا اور باقی پانی اس کے سر پر انڈیل دیا اور پھر خالی بوتل لئے وہ پیچھے
ہٹ گیا۔

"دیکھو ارباب خان۔ یہ ملکی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ تم صرف بزنس
مین ہو۔ اس لئے تمہیں اس فائل کی اہمیت کا علم نہ تھا۔ اس لئے تم
نے صرف رقم دیکھی اور ملک کی سلامتی اور بقا کا انتہائی قیمتی راز غیر
ملکیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ تمہیں اب بھی معاف کیا جا سکتا ہے
بشرطیکہ تم سچ سچ بتا دو کہ فائل تم نے کس سے لی اور اس کے پاس
کس طرح پہنچی"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے واقعی اس کا
علم نہ تھا۔ اصل میں یہ فائل نواب معصوم علی خان کے ایک عزیز
ڈاکٹر عظیم حسین نے جو سائنس دان تھا۔ نواب معصوم علی خان کو
دی تھی اور کہا تھا کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ نواب معصوم علی خان

نے یوسف خان کو فون کر کے بلوایا اور اس وقت میں یوسف خان
کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یوسف خان بھی بزنس مین ہے اور نواب
صاحب کا عزیز ہے اور نواب صاحب یوسف خان پر بہت اعتماد کرتے
تھے۔ ویسے انہوں نے صرف یوسف خان کو کال کیا تھا اور کوئی وجہ نہ
بتائی تھی۔ میری بھی نواب صاحب کے ساتھ بزنس میں شراکت تھی
اور میں نے بھی نواب صاحب سے ایک بات کرنی تھی اس لئے میں
بھی یوسف خان کے ساتھ نواب صاحب کی حویلی پہنچ گیا۔ نواب
صاحب نے بتایا کہ انہوں نے راز داری کے خیال سے منیجر تک آ
دارالحکومت بھجوا دیا تھا۔ پھر انہوں نے وہ فائل یوسف خان کو دی اور
کہا کہ وہ اسے اپنے کسی لاکر میں رکھ دے اور کسی کو اس کے بارے
میں نہ بتائے۔ جب نواب صاحب کو ضرورت ہوگی تو وہ اس سے لے
لیں گے۔ چنانچہ یوسف خان وہ فائل لے کر واپس چلا گیا۔ میں بھی
اس کے ساتھ واپس آگیا۔ پھر یوسف خان نے وہ فائل اپنے پاس رکھ
لی۔ اس کے بعد نواب صاحب وفات پاگئے۔ اس منیجر نے مجھے بتایا کہ
غیر ملکی فائل تلاش کر رہے تھے تو میرے کان کھڑے ہو گئے لیکن میں
خاموش رہا۔ پھر نوابزادہ راشد کے زندہ واپس آنے کی اطلاع ملی تو مجھے
خیال آگیا کہ نوابزادہ راشد کو بھی اس فائل کا علم نہیں ہو گا کیونکہ میں
بڑے نواب صاحب کی طبیعت سے واقف تھا۔ میں نے یوسف خان
سے بات کی لیکن اس نے براہ راست اس سودے میں شامل ہونے
سے انکار کر دیا تو میں نے اس سے فائل کا سودا کر لیا اور اسے دس لاکھ

روپے دے کر فائل اس سے لے لی۔ پھر اس منیجر کے ذریعے ان غیر ملکیوں سے بات ہوئی تو میں نے انہیں پچاس لاکھ روپے میں یہ فائل فروخت کر دی اور پچاس ہزار روپے اس منیجر کو کمیشن کے طور پر دے دیئے۔ بس یہی بات ہے"...... ارباب خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یوسف خان کا پتہ بتاؤ"...... عمران نے پوچھا تو ارباب خان نے فوراً اس کے کاروباری دفتر اور رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جوانا۔ ان دونوں کا خاتمہ کر دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں مت مارو۔ ہمیں مت مارو"...... ان دونوں نے چیخنا شروع کر دیا لیکن عمران خاموشی سے بلیک روم سے باہر آگیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔

"اب اس یوسف خان کو پکڑنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اب اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ فائل کہاں سے ملی۔ اس کا پتہ چل گیا ہے۔ اب اصل مسئلہ تو اس فائل کی واپسی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تو ایکریمیا جانا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تو چیف کا کام ہے۔ میں تو چیف کو رپورٹ دے دوں گا۔ ہو

سکتا ہے کہ وہ ایکریمیا میں اپنے فارن ایجنٹس کے ذریعے فائل واپس منگوا لے یا یہاں سے کوئی ٹیم بھیجے"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر مجھے اجازت"...... صفدر نے کہا۔

"آؤ میں تمہیں تمہارے فلیٹ پر ڈراپ کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کار تو میں نے حویلی واپس کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چھوڑو۔ جوزف واپس کر آئے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے رانا ہاؤس سے نکل کر آگے بڑھ گئے۔ عمران نے صفدر کو اس کے فلیٹ پر ڈراپ کر دیا اور پھر کار اس نے دانش منزل جانے کے لئے موڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے آران سے"...... آپریشن روم میں پہنچتے ہی عمران نے سلام دعا کے بعد سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی آمد سے پہلے ترمذی کی کال آئی ہے۔ اس نے ان دونوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ یہ دونوں آران پہنچنے کے دو گھنٹوں کے اندر ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا روانہ ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ فائل انہیں مل کیسے گی"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران

نے اسے اب تک ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اسی لئے فائل کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ لیکن اس یوسف خان نے امانت میں خیانت کی ہے۔ اسے اس کی عبرتناک سزا ملنی چاہئے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ تو ضرور ملے گی۔ اصل مسئلہ تو اس فائل کی واپسی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ اس کے لئے کام کہاں سے شروع کیا جائے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس نوابزادہ راشد سے اس بارے میں کافی کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ ان کی قید میں رہا ہے اور پھر فاسٹر تو اس کا دوست بھی رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم نے صحیح لائن دی ہے۔ ویری گڈ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ رہا تھا"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"قصر راشد"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نوابزادہ راشد صاحب سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"صاحب تو دارالحکومت گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"کہاں ہوں گے وہ۔ ان سے فوری بات کرنی ہے۔ ورنہ ان کا بڑا

نقصان ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" دارالحکومت میں ان کی ذاتی رہائش گاہ ہے جناب۔ گلشن کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک۔ وہ وہیں مل سکیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"جی مجھے نہیں معلوم۔ ان کے مینجر صاحب کو معلوم ہو گا۔ وہ بھی موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" چلو یہ تو آسانی ہو گئی کہ لمبے سفر سے بچ گئے ہیں۔ میں اس سے مل لوں پھر کوئی فیصلہ کریں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔ چلو اسی بہانے کچھ آؤٹنگ ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" او کے۔ تم میک اپ کر کے عقبی سائیڈ سے آجاؤ۔ میں وہاں پہنچ جاتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کار لے کر عقبی سائیڈ پر پہنچا تو بلیک زیرو اس دوران وہاں پہنچ چکا تھا۔ اس نے اپنے چہرے میں معمولی سی تبدیلی کر لی تھی۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ گلشن

کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ کوٹھی جدید انداز کی خاصے وسیع رقبے پر بنی ہوئی تھی اور اپنی ساخت کے لحاظ سے کسی محل سے کم نہ تھی۔

" میں کال بیل بجاتا ہوں"...... کار رکتے ہی بلیک زیرو نے نیچے اترنے کے لئے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم بیٹھو"...... عمران نے کہا اور خود دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک گن مین جس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی باہر آگیا۔

" نوابزادہ صاحب سے ملنا ہے۔ ہمیں نواب سلیمان خان نے بھیجا ہے"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ اندر تشریف لے آئیں"۔ گن مین نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور عمران واپس مڑ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض لان کراس کر کے اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ پورچ کے سامنے برآمدے میں موجود ایک گن مین تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھنے لگا جبکہ عمران اور بلیک زیرو دونوں کار سے نیچے اتر آئے۔

" آیئے جناب۔ ادھر ڈرائنگ روم میں"...... آنے والے نے کہا اور مڑ گیا۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک

برآمدے کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

" نوابزادہ صاحب سے کہو کہ نواب سلیمان خان کے آدمی ملنے کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے صاحب۔آپ تشریف رکھیں۔میں انہیں اطلاع دیتا ہوں"...... گن مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔عمران اور بلیک زیرو صوفوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔اس کے جسم پر سوٹ تھا اور چہرے مہرے سے بھی وہ نوابزادہ ہی لگتا تھا۔عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" میرا نام راشد خان ہے"...... نوابزادہ راشد خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" لیکن ہم تو نوابزادہ راشد خان سے ملنے آئے ہیں۔ویسے میرا نام علی عمران ہے اور ان کا نام طاہر ہے"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" نوابزادہ راشد خان میں ہی ہوں"...... نوابزادہ راشد خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر طاہر سے مصافحہ کر کے اس نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ان کے سامنے موجود ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

" نوابزادہ صاحب۔ نواب سلیمان خان کی صاحبزادی نوابزادی

راحیلہ سے میری ملاقات ہو چکی ہے۔یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی موت کا اعلان کیا گیا تھا اور اس کے بعد نواب سلیمان خان کو فون موصول ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ آپ زندہ ہیں اور آپ کنگز نامی کسی بین الاقوامی تنظیم کے قبضہ میں ہیں۔نوابزادی راحیلہ نے مجھے وہ ساری تفصیل بتا دی جو آپ نے ان سے کہی تھی۔میرا مطلب ہے فاسٹر کے ساتھ آپ کی دوستی۔فاسٹر کا نشہ کی حالت میں ڈاکٹر عظیم حسین اور ان کی ریسرچ کے بارے میں آپ کو بتانا اور اپنے آپ کو کنگز کا آدمی ظاہر کرنا۔ہمارا تعلق حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے اس لئے میں آپ کو اپنا اصل تعارف نہیں کرا سکتا۔نوابزادی راحیلہ سے ہونے والی گفتگو کا حوالہ میں نے اس لئے آپ کو دیا ہے تاکہ آپ کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ ہمیں پس منظر کا علم ہے۔اس کے بعد آپ کی واپسی اور آپ کے ساتھ اس فاسٹر اور اس کے ساتھی گیری کی آمد اور پھر ان کا ہوٹل میں ٹھہرنا۔اس کے بعد آپ کو فاسٹر کی طرف سے فون کال کہ ان کا کام ہو گیا ہے اور وہ واپس جا رہے ہیں۔یہ سب کچھ ہمیں معلوم ہے کہ کنگز نامی یہ تنظیم دراصل ڈاکٹر عظیم حسین کی ریسرچ فائل آپ سے طلب کر رہی تھی کیونکہ یہ فائل ڈاکٹر عظیم حسین نے جو آپ کے قریبی عزیز بھی تھے۔آپ کے والد کو حفاظت کے نقطہ نظر سے دی تھی لیکن پھر ڈاکٹر عظیم حسین وفات پا گئے اور آپ کے والد بھی اور فائل کہیں سے بھی دستیاب نہ ہو سکی۔فاسٹر کے اس فون کا مطلب یہی تھا کہ انہیں فائل مل گئی ہے۔ہمیں آپ کو ہونے والی اس فون

کال کی اطلاع دیر سے ملی اور اس دوران فاسٹر اور گیری دونوں ہوٹل فائیو سٹار چھوڑ کر ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آران پہنچ چکے تھے اور پھر آران سے وہ ایکریمیا چلے گئے ہیں۔ اگر ہمیں اس فون کال کے بارے میں تفصیل کا علم نہ ہوتا تو ہم یہی سمجھتے کہ فائل آپ نے ان کے حوالے کی ہے اور اس صورت میں آپ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہو جاتے لیکن آپ کی خوش قسمتی ہے کہ اس فون کال سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ کو بھی اس فائل کا علم نہ تھا چنانچہ ہماری ایجنسی نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ فائل کہاں سے حاصل کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ آپ کے والد نے یہ فائل حفاظت کے نقطہ نظر سے یوسف خان کے حوالے کی تھی یوسف خان نے یہ فائل ارباب خان کو فروخت کر دی۔ ارباب خان نے آپ کے مینجر سلام سے مل کر فاسٹر اور گیری سے فائل کا سودا کیا اور اس طرح فائل خاموشی سے ان کے ہاتھ لگ گئی۔ آپ کے مینجر سلام اور ارباب خان تو اب حکومت کی تحویل میں ہیں اور ان کا ملک سے غداری کے الزام میں کورٹ مارشل ہو گا لیکن اب مسئلہ ہے اس فائل کی واپسی کا۔ اب آپ اس معاملے میں حکومت سے تعاون کریں اور فاسٹر اور گیری کے بارے میں ہمیں تمام تفصیل بتائیں اور جہاں آپ کو پکڑا گیا اور جہاں قید رکھا گیا اس بارے میں ہمیں بتائیں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میرے ساتھ اس

طرح کا مہذبانہ سلوک کر رہے ہیں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ اگر چاہتے تو مجھے گرفتار کر کے یا اپنے ہیڈ کوارٹر میں بلوا کر مجھ سے پوچھ گچھ کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے شاید یوسف خان سے پوچھ گچھ نہیں کی"...... نوابزادہ راشد نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ان سے بات نہیں ہوئی۔ دراصل ہمارا اصل مقصد فائل کی فوری واپسی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ابھی آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے یوسف خان نے مجھے فون کیا ہے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ میرے والد نے انہیں فائل امانت کے طور پر دی تھی جو وہ واپس کرنا چاہتے ہیں۔ میں بے حد حیران ہوا کہ وہ کس فائل کی بات کر رہے ہیں کیونکہ فاسٹر کے فون سے میں بھی سمجھ گیا تھا کہ انہیں اچانک کہیں سے فائل مل گئی ہے۔ ایسے حاشا وکلا مجھے آپ کے بتانے سے پہلے یہ علم نہ تھا کہ فائل انہیں کہاں سے اور کیسے ملی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ فائل کس قسم کی ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک پیکٹ کی صورت میں ہے اور چونکہ یہ امانت ہے اس لئے انہوں نے اسے کھول کر نہیں دیکھا اور ان کے مطابق میرے والد مرحوم نے انہیں خاص طور پر یہ ہدایت کی تھی کہ اس فائل کے بارے میں کسی کو علم نہ ہو۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے بھی یہ درخواست کی کہ میں بھی کسی کو نہ بتاؤں کہ فائل میرے والد نے یوسف خان کے پاس رکھی تھی۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ فائل مجھے بھجوا دیں تو انہوں نے کہا کہ وہ خود آرہے ہیں۔ اب یہ مجھے

نہیں معلوم کہ یہ کون سی فائل ہے جبکہ آپ کے کہنے کے مطا
یوسف خان نے فائل ارباب خان کو فروخت کر دی ہے اور ارباب
خان نے وہ فائل فاسٹر کو فروخت کر دی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی
یوسف خان اب یہ فائل مجھے کیوں دیتا جبکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ
تھا کہ فائل ان کے پاس ہے"...... نوابزادہ راشد نے کہا تو عمرا
چونک پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک دور
کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے یوسف خان آئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں"۔ نوا
راشد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں لیکن آپ نے ہمارا تعارف صر
دوست کی حیثیت سے کرانا ہے"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہ
نوابزادہ صاحب نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ تینوں ڈرائینگ
سے نکل کر باہر برآمدے میں آگئے اس وقت پھاٹک سے ایک
رنگ کی بڑی سی کار اندر داخل ہو کر پورچ کی طرف آ رہی تھ
ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا
کار میں اکیلا تھا۔ کار پورچ میں روک کر وہ تیزی سے نیچے اترا اور
کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ سیٹ سے ایک پیکٹ اٹھایا او
برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ نوابزادہ راشد نے برآمدے کی سیڑھیا
کر آنے والے کا جو یقیناً یوسف خان تھا۔ استقبال کیا۔

"یہ میرے دوست ہیں علی عمران صاحب اور طاہر صاحب ا

میرے انکل ہیں یوسف خان صاحب۔ ان کا کھلونوں کا بزنس
ہے"...... نوابزادہ راشد نے باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی
الفاظ کی ادائیگی کے بعد وہ سب ڈرائینگ روم میں آگئے۔ یوسف خان
نے پیکٹ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔

"آپ نے ارباب خان کو جو فائل فروخت کی ہے یوسف خان
صاحب۔ وہ کون سی فائل تھی اور یہ فائل جو آپ لے آئے ہیں یہ کون
سی ہے"...... عمران نے اچانک سرد لہجے میں یوسف خان سے مخاطب
ہو کر کہا تو یوسف خان بے اختیار اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں حیرت
سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ فائل فروخت۔ کیا مطلب۔ آپ
کون ہیں"...... یوسف خان نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"ہمارا تعلق حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے اور ہمیں معلوم
ہے کہ نوابزادہ راشد خان کے والد مرحوم نے ایک انتہائی اہم فائل
آپ کے حوالے کی تھی تاکہ آپ اسے حفاظت سے رکھیں۔ پھر وہ
وفات پاگئے۔ آپ نے وہ فائل ارباب خان کو فروخت کر دی اور ارباب
خان نے وہ فائل نوابزادہ راشد خان کے منیجر سلام کے ذریعے ایک غیر
ملکی تنظیم کے ہاتھ فروخت کر دی۔ ارباب خان اور منیجر سلام دونوں
اس وقت حکومت کی تحویل میں ہیں اور چونکہ انہوں نے ملک کی
انتہائی قیمتی فائل غیر ملکیوں کو فروخت کی ہے اس لئے یقیناً انہیں

موت کی سزا دی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اب تک ان کی موت کی
سزا پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہو۔ آپ بھی اس جرم میں شریک ہیں لیکن
آپ سے پہلے ہم نوابزادہ راشد خان سے اس لئے ملنے آئے تھے تاکہ ان
سے معلوم ہو سکے کہ کیا یہ بھی اس جرم میں شریک ہیں یا نہیں۔
انہوں نے بتایا ہے کہ آپ کوئی فائل لے کر آرہے ہیں جو بقول آپ
کے نواب معصوم علی خان نے آپ کو دی تھی۔ آپ کو بھی موت کی
سزا دی جا سکتی ہے لیکن آپ اگر سب کچھ سچ سچ بتا دیں تو ہو سکتا ہے کہ
ہم آپ کو سزا سے بچا لیں ورنہ یہ بھی بتا دوں کہ ہمارے پاس قانونی
طور پر بھی اتنے اختیار ہیں کہ آپ جیسے قومی مجرم کو ہم خود موت کی سزا
دے دیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے
چہرے پر اس قدر سنجیدگی تھی کہ یوسف خان کے ساتھ ساتھ نوابزادہ
راشد کے چہرے پر بھی شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" مم۔ مم۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ میں تو فائل خود دینے
ہوں۔ یہ نوابزادہ راشد کی امانت ہے"...... یوسف خان نے ہکلا
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گھٹنوں پر موجود پیکٹ ا
کر جلدی سے نوابزادہ راشد کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔

" طاہر یہ پیکٹ اٹھاؤ اور اسے کھول کر دیکھو اس میں کیا ہے
عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر وہ پیکٹ اٹ
اور پھر اسے کھولنا شروع کر دیا جبکہ نوابزادہ راشد اور یوسف خ

انوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" عمران صاحب۔ آپ نے صرف اپنے متعلق زبانی بتایا ہے کیا آپ
اپنے کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہونے کا کوئی ثبوت دے سکتے
ہیں"...... اچانک نوابزادہ راشد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ابھی سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے میں آپ کی بات
کراؤں گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... عمران نے کہا تو نوابزادہ راشد نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ بلیک زیرو نے پیکٹ کھولا تو اس میں واقعی سرخ
رنگ کے کور والی ایک فائل موجود تھی۔

" مجھے دکھاؤ"...... عمران نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں رکھ کر
اس نے بلیک زیرو کے ہاتھ سے فائل لے لی اور پھر اسے کھول کر
دیکھنے لگا۔ کافی دیر تک وہ اس کی ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر اس نے
ایک طویل سانس لیا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

" طاہر سر سلطان کو فون کرو اور میری بات کراؤ"...... عمران نے
فائل دیکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اٹھ کر ایک طرف تپائی پر
رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

" سر سلطان سے بات کرائیں۔ میں طاہر بول رہا ہوں"...... طاہر
نے شاید دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سن کر کہا۔

" وہ مجھے جانتے ہیں۔ آپ نہیں جانتے۔ میں علی عمران صاحب کا ساتھی ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ شاید پی اے نے اس سے شناخت طلب کی تھی۔

" سر۔ میں طاہر بول رہا ہوں۔ میں اس وقت عمران صاحب کے ساتھ نواب معصوم علی خان مرحوم کے لڑکے نوابزادہ راشد خان کی کوٹھی پر موجود ہوں۔ عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... طاہر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے فائل بند کی اور رسیور پکڑ لیا۔

" سر سلطان۔ نوابزادہ راشد خان کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک گلشن کالونی سے ڈاکٹر عظیم حسین مرحوم کی ریسرچ فائل مجھے مل گئی ہے آپ یا تو خود یہاں تشریف لا کر یہ فائل لے جائیں یا پھر نوابزادہ راشد خان کی تسلی کرا دیں کیونکہ انہیں شک ہے کہ شاید ہمارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرے آنے کی کیا ضرورت ہے تم نوابزادہ راشد کو فون دو۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اس کے والد میرے دوست تھے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور نوابزادہ راشد کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ راشد خان بول رہا ہوں"...... نوابزادہ راشد نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے سر سلطان کی بات سننے لگا۔

" جی بہتر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... نوابزادہ راشد نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور تپائی پر رکھے ہوئے فون پر رکھ دیا۔

" اب میری تسلی ہو گئی ہے عمران صاحب۔ آپ کا واقعی حکومت سے تعلق ہے۔ اب آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی۔ انکل یوسف آپ بھی سب کچھ سچ سچ عمران صاحب کو بتا دیں۔ میں عمران صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ کو کسی نہ کسی طرح سزا سے بچا لیا جائے"...... نوابزادہ راشد نے کہا۔

" اگر یوسف خان صاحب سب کچھ سچ بتا دیں تو میں واقعی انہیں معاف کر سکتا ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان کو ایک لمحے میں سزائے موت دی جا سکتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ ایک حرف بھی غلط نہیں بتاؤں گا۔ نواب معصوم علی خان میرے دور کے عزیز بھی ہیں اور میرے بزنس پارٹنر بھی۔ ارباب خان سپورٹس کا کاروبار کرتا ہے اور وہ میرا عزیز بھی ہے اور نواب صاحب کا بھی۔ اس کے بزنس میں بھی نواب صاحب نے رقم لگائی ہوئی ہے۔ نوابزادہ راشد کو بھی اس کا علم ہے۔ بڑے نواب صاحب نے مجھے فون کیا اور صرف اتنا کہا کہ میں فوراً ان کے پاس حویلی آ جاؤں۔ اس وقت ارباب خان میرے پاس ہی موجود تھا۔ وہ بھی میرے ساتھ حویلی چلا آیا۔ وہاں نواب صاحب مجھے علیحدہ کمرے میں لے گئے۔ انہوں نے مجھے دو فائلوں کو اکٹھا کر کے بنایا ہوا پیکٹ دیا اور مجھے بتایا کہ یہ فائلیں ڈاکٹر عظیم حسین نے انہیں دی

ہیں تاکہ ان کی حفاظت کی جاسکے۔ڈاکٹر عظیم حسین کو خدشہ ہے کہ یہ فائلیں ان سے چوری ہو سکتی ہیں اور بڑے نواب صاحب نے کہا کہ ان کے پاس کوئی بنک لاکر نہیں ہے اور وہ ان فائلوں کو یہاں حویلی میں بھی نہیں رکھنا چاہتے اور کسی کو یہ بھی نہیں بتانا چاہتے کہ فائلیں کہاں ہیں۔اس لئے انہوں نے مجھے بلانے سے پہلے اپنے مینجر کو بھی دارالحکومت بھجوا دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ میں اس پیکٹ میں موجود دونوں فائلوں کو لے جا کر علیحدہ علیحدہ کر کے پیک کروں اور پھر انہیں علیحدہ علیحدہ رکھ دوں۔جب انہیں ضرورت ہو گی وہ مجھ سے لے لیں گے اور ساتھ ہی انہوں نے ہدایت کی کہ کسی کو اس بارے میں نہ بتایا جائے۔میں نے وہ فائلیں لے لیں اور پھر ارباب خان کے ساتھ واپس آگیا۔ارباب خان سے چونکہ کوئی بات چھپی ہوئی نہ تھی اس لئے میں نے اسے راستے میں ساری بات بتا دی البتہ میں نے اسے یہ نہیں بتایا کہ دو فائلیں ہیں۔شاید میں نے اس کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔پھر اپنے آفس میں پہنچ کر میں نے ان کو علیحدہ علیحدہ پیک کیا اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ سیفوں میں رکھ دیا۔اس کے بعد اچانک بڑے نواب صاحب وفات پا گئے۔میں پریشان تھا کہ اب ان فائلوں کا کیا کروں کہ ارباب خان نے مجھے فون کیا اور بتایا کہ نوابزادہ راشد زندہ ہیں اور واپس آرہے ہیں اور اسے مینجر سلام نے بتایا ہے کہ کوئی غیر ملکی تنظیم فائل حاصل کرنا چاہتی ہے۔اس نے مجھے کہا کہ جب کسی کو اس فائل کے بارے میں علم نہیں ہے تو کیوں نہ خاموشی سے یہ فائل اس غیر ملکی

تنظیم کو فروخت کر کے بھاری رقم حاصل کر لی جائے۔لیکن میں نے براہ راست سودے بازی سے انکار کر دیا تو اس نے مجھے لالچ دیا کہ میں اس سے رقم لے کر فائل اس کے حوالے کر دوں۔اس کے بعد میرا تعلق ختم ہو جائے گا تو میرے دل میں لالچ آگیا ویسے مجھے قطعی یہ معلوم نہ تھا کہ ان فائلوں کی کوئی قومی اہمیت ہے۔بہرحال اس کے باوجود میں نے ارباب خان سے رقم لے کر اسے ایک فائل دے دی۔چونکہ اسے علم ہی نہ تھا کہ دو فائلیں ہیں اس لئے اس نے بھی کوئی بات نہ کی۔اس کے بعد مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا کیا نہیں ہوا۔البتہ میں نے دوسری فائل کی واپسی کے لئے نوابزادہ راشد سے بات کی اور نوابزادہ راشد کو یہ فائل دینے کے لئے یہاں آیا ہوں۔اصل بات یہی ہے۔اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں ہے"۔یوسف خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم لی تھی آپ نے ارباب خان سے"..... عمران نے پوچھا۔

"دس لاکھ روپے"..... یوسف خان نے جواب دیا۔

"چیک بک نکالیں اور دس دس لاکھ کے پانچ چیک لکھیں۔یہ میں آپ کے ساتھ رعایت کر رہا ہوں ورنہ آپ بھی ارباب خان اور مینجر سلام کی طرح قبر میں اتر جاتے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں لکھ دیتا ہوں جناب کیا آپ کے نام چیک لکھوں یا"۔یوسف خان نے جلدی سے کہا۔

"میں آپ کو ساتھ ساتھ خیراتی ہسپتالوں اور یتیم خانوں کے نام

بتا دوں گا۔ یہ آپ کی طرف سے وہاں عطیے کے طور پر جمع ہو جائیں گے لیکن خیال رکھیں اگر ان میں کوئی چیک کیش نہ ہوا تو پھر"..... عمران نے کہا۔

"سب کیش ہوں گے جناب"..... یوسف خان نے کہا اور جلدی سے جیب سے ایک موٹی سی چیک بک نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر قلم نکال لیا عمران ساتھ ساتھ خیراتی ہسپتالوں اور یتیم خانوں کے نام بتاتا گیا اور یوسف خان لکھتا گیا اور اس نے پانچوں چیک پھاڑے اور عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ رکھ لو طاہر اور آج ہی انہیں وہاں جمع کرا دینا"..... عمران نے چیک طاہر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے خاموشی سے چیک لے لئے۔

"یوسف خان صاحب اب آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ ہم نے نوابزادہ راشد سے ضروری باتیں کرنی ہیں"..... عمران نے یوسف خان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ج۔ جی بہتر۔ بہت شکریہ"..... یوسف خان نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں انہیں چھوڑ آؤں"..... نوابزادہ راشد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلے جائیں گے۔ آپ بیٹھیں۔ آپ نے میرے سوالوں کے جواب نہیں دیئے۔ فاسٹر اور گیری کے متعلق"..... عمران نے خشک لہجے میں

کہا تو نوابزادہ راشد دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران نے اس سے کافی سوالات کئے اور جب عمران نے محسوس کیا کہ اب نوابزادہ راشد مزید کچھ نہ بتا سکے گا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا اور نوابزادہ راشد بھی۔

"اوکے نوابزادہ صاحب۔ اب ہمیں اجازت دیجئے"..... عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میں نے تو آپ سے کچھ پینے کے لئے بھی نہیں پوچھا۔ دراصل باتیں ہی ایسی شروع ہو گئی تھیں۔ میں شرمندہ ہوں۔ آپ تشریف رکھیں"..... نوابزادہ راشد نے واقعی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نوابزادی راحیلہ سے میں نے وعدہ لیا ہوا ہے کہ وہ اپنی شادی میں مجھے ضرور دعوت دیں گی۔ اس موقع پر کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوابزادہ راشد بھی ہنس پڑا۔

"لیکن آپ تو میری طرف سے شامل ہوں گے"..... نوابزادہ راشد نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو ڈبل موقع مل جائے گا۔ اوکے۔ اب اجازت یہ فائل میں نے فوری طور پر پہنچانی ہے"..... عمران نے کہا اور نوابزادہ راشد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اس کی کوٹھی سے باہر آ چکی تھی۔

" عمران صاحب۔ فائل دیکھ کر آپ کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات میں نے دیکھے ہیں۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمار
مطلوبہ فائل یہی ہے لیکن اگر ایسا ہے تو پھر اس فائل میں کیا تھا جو
فاسٹر اور گیری لے گئے ہیں"..... کوٹھی سے باہر آتے ہی بلیک زیر
نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھے جو کچھ نوابزادی راحیلہ نے بتایا تھا اس کے مطابق اس فا
نے نشے کی حالت میں نوابزادہ راشد کو بتایا تھا کہ ایکریمیا کے انتہا
جدید ترین میزائل بی ایکس جن سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو بھی خطر
لاحق ہے کا فارمولا ڈاکٹر عظیم حسین اپنے ساتھ لے آئے تھے اور وہ اس
فارمولے کو سامنے رکھ کر اس بی ایکس میزائل شکن نظام پر ریسرچ کر
رہے تھے۔ اس طرح یہ دو فارمولے بن جاتے ہیں اور فاسٹر وغیرہ کو
اصل میں یہ دونوں فائلیں چاہئے تھیں لیکن ان کے ذہن میں شاید یہ
خیال ہوگا کہ فائل میں دونوں فارمولے اکٹھے ہوں گے۔ چونکہ وہ
سائنسدان نہ تھے اس لئے یہاں اس بات کا علم نہیں ہو سکا۔ اس فائل
میں وہ مواد موجود ہے جو ڈاکٹر عظیم حسین کی ریسرچ پر مبنی ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ بی ایکس میزائل کا فارمولا دوسری فائل میں تھا اور وہ
فائل فاسٹر وغیرہ لے گئے ہیں۔ ہمارے لئے اصل ضرورت اس میزائل
شکن نظام کے مواد کی تھی وہ اب ہمارے پاس آگیا ہے۔ اب رہ گیا بی
ایکس میزائل کا فارمولا تو وہ ہمارے لئے بیکار ہے کیونکہ ایسے میزائل
تیار کرنے کی نہ ہی ہمارے پاس لیبارٹریاں ہیں اور نہ ہم تیار کر سکتے

ہیں اور نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ اس طرح ایک لحاظ سے دیکھا
جائے تو ہمارا کام مکمل ہو گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات تھی تو پھر آپ نے خاص طور پر نوابزادہ راشد سے فاسٹر
اور گیری اور لاھاما کے بارے میں تفصیلات کیوں پوچھیں"۔ بلیک
زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب تمہارا ذہن واقعی چیف جیسا ہوتا جا رہا ہے۔ فاسٹر اور گیری
چونکہ سائنسدان نہ تھے اس لئے انہیں تو فائل کے بارے میں علم نہ ہو سکا
تھا لیکن ظاہر ہے جب یہ فائل سائنسدانوں تک پہنچے گی اور پھر انہیں
معلوم ہو جائے گا کہ انہیں وہ فائل ملی ہے جو ڈاکٹر عظیم حسین لے گیا
تھا پھر ظاہر ہے یہ لوگ اس فائل کی واپسی کے لئے کام کریں گے جو ہم
لے جا رہے ہیں۔ اس لئے میں نے نوابزادہ راشد سے تفصیل پوچھی
تھی"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات
میں سرہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی رولز رائس کار خاصی تیز رفتاری سے ایکریمیا کی ریاست لاحاما کی مین روڈ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے آنکھوں پر ایک نفیس فریم کا نظر والا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے لیکن اس کا چہرہ قندھاری انار کی طرح سرخ تھا۔ اس کے جسم پر گولڈن رنگ کا اسکرٹ تھا جس پر اس نے تیز سرخ رنگ کی انتہائی خوبصورت اور فیشن ایبل جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لاحاما کے دارالحکومت اور سب سے بڑے شہر لاحاما کے نواح کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ شہر سے تقریباً چالیس کلو میٹر کے فاصلے پر ایک سڑک دائیں ہاتھ پر مڑ رہی تھی۔ کار ادھر ہی مڑ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عظیم الشان ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر وسیع وعریض پارکنگ کی طرف بڑھی جا

رہی تھی۔ یہ لاحاما ریاست کا سب سے بڑا ہوٹل تھا۔ اس کا نام لاحاما کمپلیکس تھا کیونکہ اس میں عالیشان ہوٹل کے ساتھ ساتھ بہت بڑا کیسنو اور کلب تھا۔ یہ کمپلیکس وسیع وعریض رقبے پر پھیلا ہوا تھا اور نہ صرف ریاست لاحاما کا اعلیٰ ترین طبقہ بلکہ پوری دنیا سے سیاح اس کمپلیکس میں آتے تھے کیونکہ کمپلیکس کا پورا علاقہ ہر طرح کے ریاستی اور اخلاقی قانون سے آزاد تھا۔ یہاں ہر آدمی قطعی آزاد تھا۔ اس کا جو جی چاہے کرلے البتہ کمپلیکس کی انتظامیہ نے اپنے طور پر چند پابندیاں لگائی ہوئی تھیں جن پر ان کے مسلح گارڈز انتہائی سختی سے عملدرآمد کراتے تھے۔ کار کمپلیکس کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر پارکنگ کی طرف جانے کی بجائے دائیں طرف مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک طویل چکر کاٹ کر وہ ایک دو منزلہ عمارت کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ اس عمارت پر لاحاما کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن نصب تھا۔ کار جیسے ہی پورچ میں رکی عقبی دروازہ کھول کر لڑکی نیچے اتری اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ایک طرف لگی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھ گئی جس پر سپیشل کے الفاظ درج تھے۔ لفٹ سے باہر ایک باوردی لحیم شحیم آدمی اکڑا ہوا کھڑا تھا۔ لڑکی جیسے ہی قریب پہنچی۔ اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور لفٹ کا دروازہ کھول دیا۔ لڑکی نے جواب میں صرف سر ہلا دیا اور لفٹ میں داخل ہو گئی۔ وہ آدمی باہر ہی رکا رہا۔ چند لمحوں بعد لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی اور پھر کافی دیر بعد لفٹ خود بخود رکی اور اس کا دروازہ کھل گیا۔ لڑکی لفٹ سے باہر آگئی۔

یہ ایک طویل راہداری تھی جس میں نیلے رنگ کی لائیٹیں ہر جگہ نصب
تھیں۔ لڑکی تیزی سے راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری آگے
جا کر مڑ گئی اور پھر ایک دیوار نے اسے بند کر دیا لڑکی نے دیوار کے
ایک حصے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی
دیوار کا ایک حصہ کھل کر سائیڈ میں چلا گیا اور اب وہاں ایک خانہ نظر آ
رہا تھا جس میں سرخ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔ لڑکی نے فون کا رسیور
اٹھایا اور چار نمبر پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ خانہ خود بخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ
ہی لڑکی تیزی سے مڑی اور پھر موڑ کاٹ کر وہ واپس راہداری میں پہنچی
تو ایک سائیڈ پر اب دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا لڑکی نے
دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"..... دروازے کے ساتھ لگے ہوئے ایک مائیک سے
کرخت سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا
گیا۔ لڑکی اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن اس میں کسی
قسم کا کوئی فرنیچر نہ تھا البتہ کمرے کے فرش پر انتہائی قیمتی قالین بچھا ہوا
تھا۔ لڑکی اس قالین پر چلتی ہوئی کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ
گئی۔ اس نے کونے میں دیوار پر ایک بار پھر اپنا ہاتھ رکھا تو سرر کی
آواز کے ساتھ ہی سائیڈ میں ایک دروازہ کھل گیا اور لڑکی اس میں
داخل ہو گئی تو وہ ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گئی جو آفس کے انداز
میں سجا ہوا تھا۔ ایک طرف جہازی سائز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک

۔ قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر لیکن سر سے قطعی گنجا آدمی بیٹھا ہوا
۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں سرخی مائل تھیں چہرے پر بے پناہ کرختگی
ثبت تھی اس کی ناک چہرے کی مناسبت سے بڑی اور آگے کو اس
مڑی ہوئی تھی جیسے طوطے کی چونچ ہوتی ہے۔ وہ مکمل طور پر
شیو تھا۔ آنکھوں پر سیاہ گاگل تھی اور جسم پر سفید رنگ کا سوٹ

بیٹھو لورین"..... اس آدمی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
یس باس"..... لڑکی نے جس کا نام لورین تھا میز کی دوسری طرف
ں پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہینڈ بیگ سامنے میز
منے کی بجائے کرسی کے پائے کے ساتھ نیچے قالین پر رکھ دیا تھا۔
کیا رپورٹ ہے"..... باس نے سرد لہجے میں پوچھا تو لورین نے
جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور خاموشی سے باس
طرف بڑھا دیا۔ باس نے اس کے ہاتھ سے لفافہ لیا اور اسے کھول کر
میں موجود کاغذ باہر نکالے اور انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ لفافے
سے دو کاغذ نکلے تھے۔ دونوں کاغذ پڑھنے کے بعد باس نے انہیں
لفافے میں ڈالا اور لفافہ ایک طرف رکھ دیا۔
اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر عظیم حسین کا ریسرچ پیپر اب سیکرٹ
ں کی تحویل میں چلا گیا ہے"..... باس نے ایک طویل سانس لیتے
ے کہا۔
جی ہاں۔ سلیمان خان نے دوسری فائل جس آدمی کو دی تھی اس

کا نام علی عمران ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاص آدمی ہے۔
پھر پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کا نام بھی لیا گیا
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں"..... لورین نے جواب
دیتے ہوئے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر میز پر رکھے ہو
فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ"..... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... باس نے کہا۔

"چیف سے بات کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف۔ میں ایس ایس بول رہا ہوں۔ لورین رپورٹ لے
ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر عظیم حسین کی ریسرچ فائل پاک
سیکرٹ سروس کی تحویل میں پہنچ چکی ہے"..... باس نے مؤدبانہ
میں کہا۔

"رپورٹ مجھے بھجوا دو"..... دوسری طرف سے بھاری آواز میں کہ
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ باس نے رسیور رکھا اور سا
پڑا ہوا وہ لفافہ اٹھا لیا جو لورین لے آئی تھی اور پھر اس نے میز کی
کھولی۔ اس میں لفافہ رکھا اور میز کی دراز بند کر کے اس نے میز
کنارے پر لگے ہوئے دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"میرا خیال ہے باس کہ چیف ہر قیمت پر وہ فائل حاصل کر

یصلہ کرے گا اور میری خواہش ہے کہ اس بار مجھے اس عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے وہ فائل حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہئے"۔
لورین نے کہا۔

"اگر چیف نے یہ مشن میرے سیکشن کے ذمے لگایا تو میں سوچوں
گا"..... باس نے جواب دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... باس نے کہا۔

"چیف سے بات کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ ایس ایس بول رہا ہوں"..... باس نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"لورین کو میرے پاس بھیج دو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے رسیور رکھ دیا۔

"چیف نے تمہیں کال کیا ہے لورین"..... باس نے کہا تو لورین
کے چہرے پر چمک ابھر آئی۔ اس نے جھک کر قالین پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ
بیگ اٹھایا اور کھڑی ہو گئی۔

"اگر چیف یہ کیس تمہارے ذمے لگائے تو تم نے مجھ سے مل کر
پھر اس پر کام کرنا ہے"..... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"..... لورین نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے دروازے تک پہنچتے ہی دروازہ
خود بخود کھل گیا اور لورین باہر راہداری میں آئی تو سر کی آواز کے ساتھ

ہی دیوار برابر ہو گئی۔ لورین تیزی سے اس طرف بڑھی جدھر لفٹ تھی
چند لمحوں بعد وہ لفٹ میں سوار ہوئی اور اس نے لفٹ کے اندر لگا ہوا
سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا لفٹ تیزی سے مزید نیچے اترتی چلی گئی اور
پھر جیسے ہی وہ رکی۔ لورین باہر آ گئی۔ یہ بھی ایک راہداری تھی جس
میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ لورین کو دیکھ کر وہ
سب مسکرا دیئے۔ لورین نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا
دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ ایک دروازے کے باہر دو گن مین
کھڑے تھے۔ دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ لورین
اس دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اسی لمحے بلب سبز ہوا اور اس
کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور لورین اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک
وسیع و عریض کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں بڑی سی دفتری میز موجود
تھی۔ میز کے پیچھے ایک گینڈے جیسی جسامت کا مالک آدمی بیٹھا ہوا
تھا لیکن اس کے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب موجود تھا۔ یہ چیف تھا۔
پوری دنیا میں پھیلی ہوئی کنگز تنظیم کا چیف۔

"بیٹھو لورین"..... چیف نے نرم لہجے میں کہا تو لورین خاموشی سے
جا کر میز کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم نے ایس ایس سے خواہش ظاہر کی ہے کہ تم عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر جانا چاہتی ہو۔ کیا واقعی تم اس کا
مقابلہ کر سکو گی"..... چیف نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دونوں کا

خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے میرا زیرو سروس کے دوران ٹکراؤ ہو چکا
ہے اور اس ٹکراؤ میں اگرچہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کار کامیاب
رہے تھے لیکن میری وجہ سے وہ ناکام ہوتے ہوتے رہ گئے تھے۔ اگر
عین آخری لمحات میں زیرو سروس کے چیف نے مجھے پیچھے نہ ہٹا دیا ہوتا
تو ان کا خاتمہ یقینی تھا اور مجھے یقین ہے کہ عمران کو آج بھی لورین سے
ٹکراؤ یاد ہو گا"..... لورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ میں ایسی ہی خود اعتمادی چاہتا ہوں۔ ورنہ میں نے دیکھا
ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنتے ہی اچھے اچھے ایجنٹوں کی زبان
لڑکھڑا جاتی ہیں"..... چیف نے کہا۔

"تو پھر چیف کیا آپ واقعی مجھے اس کے مقابل بھیج رہے ہیں"۔
لورین نے کہا۔

"ایکریمیا حکومت تو کسی طور پر بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
ٹکراؤ نہیں چاہتی لیکن تمہیں معلوم ہے کہ کنگز تنظیم ایکریمیا کے ساتھ
ساتھ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ بھی کرتی ہے۔ اسرائیلی صدر سے
میری تفصیلی بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے خاتمے اور وہاں سے بی ایکس میزائل کے توڑ کی
ریسرچ حاصل کرنے کی بجائے ہمیں ان کے ایٹمی مراکز تباہ کرنے کا
مشن مکمل کرنا چاہئے۔ آج تک اسرائیل نے اس سلسلے میں جتنی بار
بھی کوششیں کی ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان کے تمام پلان تباہ

کر دیئے ہیں جبکہ بی ایس میزائل یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن
حکومت ایکریمیا اپنے مفادات کے تحت ان میزائلوں کے ذریعے اہم
پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ نہیں کرنا چاہتی ۔ چنانچہ اسرائیل کے صد
نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں کوئی ایسا راستہ نکالوں جس سے
یہ ایٹمی مراکز ہر حالت میں تباہ ہو جائیں اور میں نے ان سے وعدہ کر لیا
ہے اور اس وعدے کے تحت میں نے ایک پلان بنایا ہے کہ عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت یہ اطلاع دے دی جائے کہ
حکومت ایکریمیا بی ایکس میزائل ان کے ایٹمی مراکز پر فائر کرنے
پلان بنا رہی ہے۔ اس طرح لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان
میزائلوں کو تباہ کرنے کے مشن پر کام شروع کر دے گی۔ ان کے
حرکت میں آتے ہی حکومت ایکریمیا کو یہ رپورٹ دی جائے کہ اس
سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بی ایکس میزائلوں کے اڈے تباہ کر
دے ۔ یہ میزائل فائر کر دینے چاہئیں اور مجھے یقین ہے کہ پھر حکومت
ایکریمیا ایسا کرنے پر مجبور ہو جائے گی ۔ چنانچہ میں نے اس پلان
عمل شروع کر دیا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ اطلاعات
پہنچا دی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حرکت کے بارے میں
حکومت ایکریمیا کو بھی اطلاع دے دی لیکن حکومت ایکریمیا نے
میرے پلان پر عمل کرنے کی بجائے ایک اور فیصلہ کر دیا۔ حکومت
کے اہم ترین سیاسی ایجنٹوں نے حکومت کو رپورٹ دے دی کہ اگر
ایکریمیا کے میزائلوں سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے گئے

ے ایشیا میں ایکریمیا کے مفادات کو شدید ترین خطرات لاحق ہو
جائیں گے۔ اس لئے حکومت ایکریمیا نے ان میزائلوں کو استعمال
کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کر لیا کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
بچایا جائے چنانچہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن
کے حوالے کر دیا ہے اور میں نے یہ مشن تمہارے حوالے کرنے
کا فیصلہ کیا ہے"..... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ چیف۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس ان میزائلوں کو کیسے تباہ کرے گی۔ میزائلوں
کو تباہ کرنا تو ناممکن ہے اور اگر انہیں تباہ بھی کر دیا جائے تو پھر
حکومت ایکریمیا دوسرے میزائل وہاں نصب کر دے گی اس لئے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کب تک ان میزائلوں کو تباہ کرتی رہے
گی"..... لورین نے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا یہ سوال بتا رہا ہے کہ تم بھی عمران کے انداز میں
سوچتی ہو۔ بی ایکس میزائل کی فیکٹری اور لیبارٹری سپار گو جزیرے پر
ہے اور اس جزیرے پر ہی بی ایکس میزائل نصب ہیں۔ یہ ایسی جگہ ہے
جہاں سے اگر انہیں فائر کیا جائے تو ان سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز
تباہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ ان میزائلوں
کو صرف ناکارہ کرے گی اور یہی ان کی تباہی ہو گی۔ اس کے ساتھ
ساتھ وہ اس کی فیکٹری بھی تباہ کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ طویل
مدت تک یہ میزائل نہ بنائے جا سکیں اور تب تک وہ ڈاکٹر عظیم

حسین کی ریسرچ پر عمل کر کے بی ایکس انٹی نظام تیار کر لیں ؟
اس کے بعد انہیں پرواہ نہیں ہو گی کہ بی ایکس میزائل کہاں نصب
جاتے ہیں کیونکہ پھر ان کے ایٹمی مراکز کی حفاظت ان میزائلوں
ان کا نظام بخوبی کر لے گا"..... چیف نے کہا تو لورین نے بے اخ
ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی ہوں اور کام کرنے کے لئے
ہوں"..... لورین نے کہا تو چیف نے میز پر موجود ایک سرخ رنگ
فائل اٹھا کر لورین کی طرف بڑھا دی۔

"اس فائل میں سپارگو کے بارے میں مکمل تفصیل درج ہے۔
کی فیکٹری اور میزائلوں کے بارے میں بھی اشارے موجود ہ
میزائل بھی زیر زمین نصب ہیں اور فیکٹری بھی زیر زمین ہے جبکہ
پورے جزیرے پر عام سا شہر ہے اور جنگلات ہیں۔ میزائل سیکش
کوڈ میں کاسکو کہا جاتا ہے۔ کاسکو کا انچارج ڈاکٹر آسکر ہے اور فیکٹری
لیبارٹری کو کوڈ میں ہاکسم کہا جاتا ہے اور ہاکسم کا انچارج ڈاکٹر ما
ہے۔ تمہارا ان دونوں سے تعلق ضرور ہو گا لیکن تم ان کے کاموں
کوئی مداخلت نہیں کر سکو گی۔ تم جزیرے کے اوپر ہو گی۔ جزیرہ
حاکم جسے وہاں چیف کہا جاتا ہے اس کا نام ماسٹر کلف ہے اور جزیرے
پولیس ایکریمیا کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔
پولیس کو بھی وہاں پولیس ہی کہا جاتا ہے۔ پولیس کا سربراہ بھی
کلف ہے۔ اب تم اصل میں وہاں کی حاکم ہو گی اور چیف ماسٹر

تمہارا ماتحت ہو گا اور تمہارا گروپ پولیس یونیفارم میں وہاں رہے گا
اور اسے وہاں سپیشل پولیس کا نام دیا جائے گا اور انہیں سپیشل
پولیس کے کارڈ دیئے جائیں گے پورے جزیرے کی انتظامیہ اور پولیس
تمہاری ماتحت ہو گی اور تم وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے
خاتمے کے لئے مکمل طور پر آزاد ہو گی"..... چیف نے فائل دینے کے بعد
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن چیف اگر اس کے باوجود یہ لوگ کاسکو یا ہاکسم میں داخل
ہونے میں کامیاب ہو گئے تو مجھے یہ اختیار ہو گا کہ ڈاکٹر آسکر اور ڈاکٹر
مارگ دونوں کو اپنی ماتحتی میں لے لوں"..... لورین نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا۔ اس فائل کے آخر میں دو کارڈ موجود ہیں۔ ایک کارڈ
کا رنگ زرد اور دوسرے کا سرخ۔ زرد رنگ کا کارڈ کاسکو میں داخلے کا
ہے اور سرخ رنگ کا کارڈ ہاکسم میں اور پھر وہاں کے سب لوگ
تمہارے ماتحت ہوں گے لیکن تم نے کوشش یہی کرنی ہے کہ تم
انہیں باہر ہی ختم کر دو"..... چیف نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا چیف۔ لیکن امکانی صورتیں تو بہرحال سامنے رکھی
ہی جاتی ہیں"..... لورین نے کہا۔

" جب تک یہ مشن مکمل ہو گا تم ایس ایس کی بجائے براہ راست
میری ماتحت رہو گی اس لئے سپیشل ایکس ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ اس
پر چوبیس گھنٹے تم مجھ سے براہ راست رابطہ رکھ سکو گی اور میں بھی وقتاً
فوقتاً رپورٹ لیتا رہوں گا۔ اب تم جا سکتی ہو"..... چیف نے کہا تو

لورین نے فائل اٹھائی اور کھڑی ہو گئی۔

"وش یو گڈ لک"..... چیف نے کہا۔

"تھینک یو چیف"..... لورین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران باوجود چائے کی خواہش کے اپنے آپ پر جبر کئے بیٹھا تھا کہ سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) خواہشمند ایک پیالی چائے۔ اگر مل جائے۔ بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"فوراً میرے دفتر پہنچو۔ تمہارے لئے چائے تیار ہو گی"..... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا نادر شاہی انداز میں سخاوت کا کہ ایک پیالی چائے پینے کے لئے بیس کلو میٹر کار چلائی جائے اور دو گھنٹے بھی ضائع کئے جائیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ رسالہ اٹھا کر پڑھنے میں

مصروف ہو گیا"..... تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) خواہشمند ابا پیالی چائے۔ اگر مل جائے یہیں فلیٹ پر بیٹھے بٹھائے"..... عمران اس بار پہلے والا فقرہ تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

" تم ابھی تک بیٹھے ہو عمران اور میں یہاں انتظار کر رہا ہور انتہائی ضروری سرکاری کام ہے۔ جلدی آؤ۔ ورنہ پاکیشیا کو ناقابل تلا نقصان پہنچ سکتا ہے اور اگر یہ نقصان ہو گیا تو نہ صرف مجھے بلکہ تمہ بھی خود کشی کرنا پڑ جائے گی۔ جلدی آؤ"..... دوسری طرف سے سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم گیا۔

" ایک تو پتہ نہیں بڑھاپے میں انسان خود کشی کرنے کا کیوں سوچتا رہتا ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی شامل کر لیتا ہے بھلا مجھے ضرورت ہے خود کشی کرنے کی۔ ابھی میں نے دنیا میں بقول سلیمار پاشا۔ دیکھا ہی کیا ہے"..... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ سر سلطان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اب اگر عمرا وہاں نہ گیا تو ہو سکتا ہے کہ واقعی وہ خود کشی کر لیں تھوڑی دیر بع عمران سر سلطان کے پی اے کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"..... عمران نے دروازے میں داخل ہوتے ہی کہا تو پی اے نے چونک کر اسے دیکھا اور دوسرے لمحے

بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ جناب"..... پی اے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے ارے بیٹھو۔ تم کھڑے کیوں ہو گئے ہو۔ کیا بیٹھے بیٹھے سلام کا جواب دینے سے ثواب کم ہو جاتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے جس خشوع و خضوع سے سلام کیا اس کا جواب کھڑے ہو کر ہی دیا جا سکتا ہے"..... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے صاحب پر تو ان دنوں خود کشی کرنے کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... عمران نے سر آگے بڑھاتے ہوئے بڑے پراسرار سے انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا پی اے بے اختیار اچھل پڑا۔

"خود کشی۔ اور صاحب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"..... پی اے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

" ابھی مجھے فون کیا اور کہا کہ فوراً دفتر پہنچوں ورنہ میں خود کشی کر لوں گا"..... عمران نے کہا تو پی اے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ظاہر ہے آپ کو بلانے کے لئے دھمکی تو دینی ہی پڑتی ہے"..... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر یہی حال رہا تو کہیں دھمکی حقیقت نہ بن جائے۔ خیال رکھا کرو"..... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ چند

لمحوں بعد وہ سر سلطان کے آفس میں داخل ہو گیا۔ سر سلطان کمرے میں
بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ جناب اس عمر میں تیز چلنا بھی طبی
لحاظ سے خطرناک سمجھا جاتا ہے"..... عمران نے اندر داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ اب تمہیں ڈیل کرنا میرے لئے طبی لحاظ سے
زیادہ خطرناک ہو گیا ہے۔ ہمارے لئے ایک ایک لمحہ دو بھر ہو رہا ہے
لیکن تم ہو کہ تمہارے نخرے آسمان پر ہوتے ہیں"..... سر سلطان نے
انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

" اچھا کیا ہوا۔ خیریت تو ہے"..... عمران نے سر سلطان کی حالت
دیکھ کر انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔ ایکریمیا بی ایکس میزائلوں سے کسی بھی
لمحے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز اڑانے والا ہے۔ صدر صاحب ہاٹ لائن پر
ایکریمیا کے صدر سے مذاکرات کر رہے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ کیا
ہوا ہے"..... سر سلطان نے کرسی پر جا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایکریمیا اس طرح
کھلی جارحیت کرے"..... عمران نے بھی انتہائی تشویش بھرے لہجے
میں کہا۔

" ایکریمیا کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے باقاعدہ دھمکی دی ہے کہ
پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کسی بھی لمحے تباہ کئے جا سکتے ہیں"..... سر سلطان

نے کہا۔

" کیوں۔ وجہ"..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا لیکن اس
سے پہلے کہ سر سلطان جواب دیتے اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سر
سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"..... سر سلطان نے کہا۔

" صدر مملکت سے بات کریں جناب"..... دوسری طرف سے ان
کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" سلطان بول رہا ہوں جناب"..... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" سر سلطان۔ میری ایکریمیا کے صدر سے بات ہوئی ہے۔ ان کا کہنا
ہے کہ ان کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے کوئی دھمکی نہیں دی اور نہ ہی
حکومت ایکریمیا اس قسم کی کوئی جارحیت کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کا
کوئی ارادہ ہے۔ میرے اصرار پر انہوں نے سیکرٹری آف سٹیٹ کو کال
کر کے مجھ سے براہ راست بات بھی کرائی ہے اور سیکرٹری آف سٹیٹ
نے کہا ہے کہ اس نے تو کبھی آپ کو کال ہی نہیں کی"..... صدر
مملکت نے کہا۔

" میں نے تو ان کی کال کی ٹیپ بھی آپ کو بھجوائی ہے جناب"۔ سر
سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں نے یہ ٹیپ ایکریمیا کے صدر کو بھی سنوائی ہے اور
سیکرٹری آف سٹیٹ کو بھی لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ اس کی آواز نہیں

ہے۔ یہ فرضی کال کی گئی ہے۔ بہرحال جو خطرہ اس کال سے لاحق ہو
گیا تھا وہ تو فوری طور پر ختم ہو گیا ہے لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ
آج نہیں تو مستقبل میں کسی بھی وقت یہ بی ایکس میزائل جو جزیرہ
سپار گو میں نصب ہیں پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کے لئے خطرہ بن سکتے
ہیں"..... صدر صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انہی خطرات کے پیش نظر تو ڈاکٹر عظیم حسین مرحوم بی
ایکس میزائل کے انٹی سسٹم پر کام کر رہے تھے اور دشمن ایجنٹوں نے
یہ فائل حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن سیکرٹ سروس کے چیف نے
بروقت کارروائی کر کے یہ فائل واپس حاصل کر لی۔ اب یہ سسٹم تیار
ہو جائے گا تو پھر ان بی ایکس میزائلوں کا خطرہ بھی ختم ہو جائے گا"۔ سر
سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سسٹم کی تیاری اور تنصیب میں تو کئی سال لگ سکتے
ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ او کے خدا حافظ"۔
صدر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سر سلطان
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر اب
اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" ارے ہاں۔ میں نے تو تمہارے لئے چائے بھی نہیں
منگوائی"..... سر سلطان نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا اور ساتھ ہی انہوں نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر چائے بھجوانے کا کہہ
دیا۔

"یہ سب ہوا کیا تھا۔ کچھ تفصیل تو بتائیں"..... عمران نے اسی
طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری آف سٹیٹ ایکریمیا کی کال آئی اور اس نے بڑے واضح
الفاظ میں مجھے دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز اس
پورے براعظم ایشیا کے لئے ایک خوفناک خطرہ بن چکے ہیں اس لئے
حکومت ایکریمیا نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو بی
ایکس میزائلوں سے ہٹ کر دیا جائے اور اس نے کہا کہ اقوام متحدہ کے
جنرل سیکرٹری سے بھی اس فیصلے کی توثیق کرا لی گئی ہے۔ میرے
احتجاج کرنے پر اس نے کہا کہ وہ صرف اس لئے فون کر رہے ہیں کہ ہم
جس قدر جلد ممکن ہو سکتا ہو وہاں سے اپنے سائنسدان نکال لیں۔
فیصلے پر عملدرآمد بہرحال ہو گا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
میں یہ کال سن کر واقعی بری طرح گھبرا گیا۔ میں نے فوراً صدر صاحب
سے بات کی تو وہ بھی پریشان ہو گئے۔ میں نے انہیں اس کال کی ٹیپ
بھی سپیشل میسنجر کے ہاتھ بھجوا دی اور پھر تمہیں فون کیا کیونکہ ہمارے
ایٹمی مراکز میں حفاظت کا جو سسٹم موجود ہے وہ ویسے تو انتہائی موثر
ہے لیکن بی ایکس میزائلوں کے حملے کو روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتا
اور اگر یہ حملہ ہو جاتا تو نہ صرف پاکیشیا کے ایٹمی مراکز ختم ہو جاتے
بلکہ اس حملے سے جو تابکاری پھیلتی اس سے پورا پاکیشیا تباہ ہو کر رہ
جاتا۔ لیکن اب صدر صاحب کی کال سے پتہ چلا کہ یہ کوئی ڈرامہ تھا
جانے اس کا کیا مقصد تھا۔ بہرحال وہ بھیانک خطرہ ختم ہو گیا ہے"۔

سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ سیکرٹری آف سٹیٹ کی آواز نہیں پہچانتے تھے"..... عمران نے پوچھا۔

"اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ روزانہ تو اس سے رابطہ ہوتا رہتا ہے"..... سر سلطان نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور چپراسی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اور عمران خاموش ہو گیا۔ چپراسی نے چائے کے برتن ایک طرف رکھے اور پھر چائے کی دو پیالیاں تیار کر کے ایک عمران کے سامنے رکھی اور دوسری سر سلطان کے سامنے رکھ کر اس نے سنیکس کی دو پلیٹیں اٹھا کر میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"لیکن صدر صاحب کو اطلاع دینے سے پہلے آپ کو سیکرٹری آف سٹیٹ کو فون کر کے اس بات کو کنفرم کرنا چاہئے تھا"..... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کنفرم کیا تھا۔ اس کے بعد ہی صدر صاحب کو اطلاع دی تھی"..... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت ہمیں ان اینٹی ایکس میزائلوں کے خلاف کام کرنے پر اکسایا جا رہا ہے"..... عمران نے کہا تو سر سلطان چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"..... سر سلطان نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ایکریمیا جیسے ملک کی حکومت اتنی احمق

نہیں ہے کہ اس طرح کھلی جارحیت کرے اور اس کی باقاعدہ اطلاع دے اور پھر ایٹمی مراکز کو میزائلوں سے تباہ کر دے اور اقوام متحدہ کا سیکرٹری بھی اس حملے کی توثیق کر دے یہ ساری کہانی ہی بظاہر احمقانہ ہے اور ناقابل یقین اور ناقابل عمل۔ دوسری بات یہ کہ سیکرٹری آف سٹیٹ کی معرفت اس کی اطلاع آپ کو دینے کا مطلب بھی یہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان میزائلوں کے خلاف کام کرے کیونکہ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج آپ ہیں اور ان باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کسی خاص منصوبہ بندی کے تحت یہ سب کچھ کیا گیا ہے"..... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے یہ مطلب کیسے نکل آیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ان میزائلوں کے خلاف کام کرے گی"..... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے صدر صاحب کی آخری بات پر غور نہیں کیا۔ یہ فطری بات تھی کہ جب تک ان میزائلوں کا اینٹی سسٹم تیار ہو کر نصب نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک بہرحال ان میزائلوں سے ہمارے ایٹمی مراکز کو خطرہ لاحق رہے گا اور آج نہیں تو کل کسی بھی وقت بغیر اطلاع کے بھی کام ہو سکتا ہے۔ صدر صاحب کے بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس پہلو پر سوچ رہے ہیں کہ کیوں نہ ان میزائلوں کو ہی تباہ کر دیا جائے لیکن پھر وہ بات بدل گئے کیونکہ اب جبکہ ایکریمیا کے صدر سے

براہ راست بات ہو چکی ہے اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کارروائی کی تو ایکریمیا اسے براہ راست اپنے اوپر حملہ بھی سمجھ سکتا ہے اور اس کا نتیجہ بہرحال کچھ بھی نکل سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ صدر صاحب اس پہلو پر سوچ رہے تھے لیکن یہ منصوبہ بندی کون کر رہا ہے۔ اب ایکریمین خود تو اپنے خلاف منصوبہ بندی نہیں کر سکتے"۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ چائے بھی پیتے رہے۔

"اسرائیل بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ وہ ان میزائلوں سے حملہ کر سکتا ہے لیکن ان میزائلوں کو تباہ نہیں کرا سکتا۔ کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جو یہ کام کر سکتا ہو"..... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"بہرحال چھوڑو۔ ہو گا کوئی۔ جب تم وہاں جاؤ گے ہی نہیں تو ان کی منصوبہ بندی اپنی موت آپ مر جائے گی"..... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اب مجھے اجازت"..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور سر سلطان نے بھی سر ہلا دیا اور عمران انہیں سلام کر کے آفس سے باہر آ گیا لیکن اس کی فراخ پیشانی پر بہرحال شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کار لے کر سیدھا دانش منزل پہنچا۔

"خیریت عمران صاحب۔ لگتا ہے آپ کسی معاملے پر خاصے پریشان ہیں"..... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"ہاں۔ تمہارا اندازہ درست ہے"..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر سر سلطان سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی بھیانک بات تھی لیکن اس کا مقصد کیا تھا"۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مقصد تو سمجھ آ گیا ہے کہ یہ منصوبہ بندی کرنے والے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان میزائلوں کے خلاف حرکت میں لانا چاہتے ہیں لیکن کون یہ کام کر سکتے ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"..... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے یہ کارروائی شوگران کی ہو سکتی ہے کیونکہ ہمارے علاوہ ان میزائلوں سے کافرستان اور شوگران کو بھی اصل خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ کافرستان تو شاید یہ کام نہ کرے اس لئے شوگران ہی کر سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"شوگران تو ہمارا دوست ملک ہے۔ وہ تو براہ راست بھی یہ کام کر سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر کافرستان ہو سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ کافرستان اگر کارروائی کرتا تو کسی اور انداز میں کرتا۔ یہ خاصی ذہانت آمیز پلاننگ ہے۔ اس میں براہ راست کوئی بات نہیں کی گئی۔ صرف ہمیں اکسایا گیا ہے"..... عمران نے جواب دیا اور بلیک

زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ایسا تو نہیں ہے کہ کنگز نے یہ کھیل کھیلا ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ملک سے باہر چلی جائے تو اس کے ایجنٹ یہاں کارروائی کر کے انٹی سسٹم کی فائل حاصل کر لیں "..... بلیک زیرو نے کچھ دیر خاموشی کے بعد کہا۔

" کنگز ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی ہے۔ وہ ایکریمیا کے اس قدر اہم میزائلوں کے خلاف ایسی پلاننگ نہیں کر سکتی "..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کھسکا کر اپنے قریب کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں "۔ عمران چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا اس لئے اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر "..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں "..... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جناب۔ جب آپ نے سیکرٹری آف سٹیٹ سے ان کی کال کے بارے میں کنفرم کیا تو انہوں نے کیا جواب دیا تھا "..... عمران نے پوچھا۔

" تم ابھی تک اسی مسئلے میں پھنسے ہوئے ہو۔ بہرحال جب میں نے

انہیں کال کیا تو انہوں نے اپنی کال کی تصدیق کر دی۔ تب ہی میں نے صدر صاحب کو اطلاع دی تھی "..... سر سلطان نے کہا۔

" اب آپ دوبارہ انہیں کال کر کے بات کریں۔ دیکھیں اب وہ کیا کہتے ہیں "..... عمران نے کہا۔

" میں نے تمہارے جانے کے بعد انہیں کال کی تھی۔ انہوں نے صاف کہا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی کال نہیں کی۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے یہی جواب دیا کہ وہ خود حیران ہیں کہ ایسا کون کر سکتا ہے جبکہ ان کا سرکاری فون ایکس چینج ریزرو فون کی کیٹگری میں آتا ہے۔ مطلب ہے کہ اس کی کال نہ ٹیپ ہو سکتی ہے اور نہ اس پر کوئی دوسرا آدمی کال کر سکتا ہے "..... سر سلطان نے جواب دیا۔

" سیکرٹری آف سٹیٹ کا نام کیا ہے اور ان کا سرکاری فون نمبر کیا ہے "..... عمران نے پوچھا۔

" الیگزینڈر پال اس کا نام ہے "..... سر سلطان نے جواب دیا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

" او کے شکریہ "..... عمران نے جواب دیا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری آف سٹیٹ "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سیکرٹری فارن افیئرز بات کرنا چاہتے ہیں "..... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر۔ میں بات کراتی ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پال بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے خیریت۔ رات تو ملاقات ہوئی تھی"..... دوسرے لمحے سیکرٹری آف سٹیٹ الیگزینڈر پال نے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو ہالی وڈ کا اداکار ہونا چاہئے تھا۔ بڑا خوبصورت ڈرامہ ہے پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے ساتھ تم نے"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بے تکلفانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے تمہیں کیسے اطلاع مل گئی"..... سیکرٹری آف سٹیٹ انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ مجھے صرف خارجہ معاملات کی ہی اطلاع ہوتی ہے"..... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے حیرت ہے کیونکہ یہ بات ٹاپ سیکرٹ رکھی گئی تھی" سیکرٹری آف سٹیٹ نے کہا۔

"اچھا۔ تو کیا اب مجھ سے بھی یہ سیکرٹ رہے گی"..... عمران نے جواب دیا۔

"سرکاری طور پر تو بہرحال یہ سیکرٹ ہی رہے گی البتہ ذاتی طور پر تمہیں بتائی جا سکتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ایکریمیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سپار گو جزیرے پر گھیر کر ختم کرانا چاہتی ہے جس کے لئے یہ سارا ڈرامہ کھیلا گیا ہے"..... پال نے جواب دیا۔

"وہ کس طرح"..... عمران نے لہجے میں انتہائی حیرت پیدا کرتے

ہوئے پوچھا۔

"اسرائیلی حکام چاہتے تھے کہ بی ایکس میزائلوں کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے جائیں لیکن ظاہر ہے حکومت ایکریمیا ایسا اقدام نہ کر سکتی تھی مگر حکومت ایکریمیا کو بہرحال اس بات پر تشویش موجود تھی کہ پاکیشیا بی ایکس میزائل کا انٹی سسٹم تیار کر رہا ہے حکومت نے کنگز کے ذریعے اس کا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں ناکام رہی اور فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں چلا گیا اور اس طرح اس کا فوری حصول ناممکن ہو گیا۔ اسرائیلی حکام کے زور دینے پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا جائے اور اس کے بعد یہ فارمولا حاصل کر لیا جائے یا جہاں بھی یہ انٹی سسٹم تیار کیا جائے وہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فعال ارکان اور خاص طور پر اس کا مشہور ایجنٹ علی عمران نہ ختم ہو جائے۔ سپار گو جزیرہ جہاں بی ایکس میزائل بھی نصب ہیں اور جہاں ان کی فیکٹری اور لیبارٹری بھی موجود ہے وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ جائے تو اسے انتہائی آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے لیکن اب براہ راست تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں نہیں بھجوایا جا سکتا۔ چنانچہ یہ دھمکی والا ڈرامہ کھیلا گیا۔ حکام کو سو فیصد یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس خود ہی یہ بات سوچ لے گی کہ جب تک بی ایکس میزائل کو ختم نہ کیا جائے ان کے ایٹمی مراکز تباہی کے زد میں

رہیں گے چنانچہ وہ وہاں لازماً پہنچ گی اور پھر وہاں کنگز کے آدمی انہیں
وہاں گھیر کر ختم کر دیں گے کیونکہ وہاں کی پولیس اور انتظامیہ کا ہ
آدمی خاص طور پر تربیت یافتہ ہے"..... سیکرٹری آف سٹیٹ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا صدر صاحب بھی اس ڈرامے میں شامل ہیں"..... عمران نے
حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ انہیں تو سرے سے اس کا علم ہی نہیں ہے۔ یہ کام
دوسرے حکام کا ہے"..... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ان حکام نے یہ بات نہیں سوچی کہ اگر پاکیشیا سیکر
سروس وہاں پہنچ گئی تو وہ یہ میزائل تباہ بھی تو کر سکتی ہے"..... عمرا
نے کہا

"وہ تباہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اس بات کا ایک فیصد بھی امکان نہ
ہے"..... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بہرحال رسک تو موجود رہے گا"..... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ چند میزائل اگر تباہ کر بھی دیئے گئے تو دوسرے نص
کر دیئے جائیں گے لیکن اس طرح بھی تو ہو سکتا ہے کہ صدر صاح
جوابی حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیں۔ ایسی صورت میں بھی پاکیشیا
تباہی یقینی ہے"..... پال نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تمہیں کس طرح معلوم ہوگا کہ یہ لوگ وہاں پہنچ ر
ہیں یا انہوں نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے"..... عمران نے پوچھ

"ہمیں یقین ہے کہ ایسا ہوگا۔ اس لئے کنگز کو فوری ہدایات دے
دی گئی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری کنگز کے چیف سے بات ہوئی
ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے کنگز کے سب سے تیز فعال اور
خطرناک گروپ لورین کو وہاں فوری طور پر پہنچنے اور وہاں کے
انتظامات سنبھالنے کا حکم دے دیا ہے۔ مادام لورین میں یہ صلاحیتیں
بہرحال موجود ہیں کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی
کامیابی سے خاتمہ کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکریمین ایجنٹ
پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کی نگرانی کرتے رہیں گے۔
ان کی نقل و حرکت سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ وہاں پہنچ رہے ہیں یا
نہیں۔ ویسے حکام کو سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ وہاں ضرور پہنچیں
گے"..... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس راز کو بتانے کا بے حد شکریہ۔ وش یو گڈ
لک"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا ستا ہوا چہرہ
نارمل ہو چکا تھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کیا سیکرٹری فارن افیئرز کو آپ جانتے ہیں کہ آپ اس کی آواز اور
لہجے کی اس حد تک درست نقل کر رہے تھے"..... بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سر سلطان کے ساتھ دو بار ان سے ملاقات ہو چکی ہے اور
مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ سیکرٹری آف سٹیٹ اور سیکرٹری فارن افیئرز
دونوں کلاس فیلو بھی رہے ہیں اور اب بھی ان میں بڑی دوستی ہے۔

باقی ساری بات اس سیکرٹری نے خود ہی رات کی ملاقات اور لہجے کی بے تکلفی سے بتا دی"..... عمران نے جواب دیا۔

"اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سیکرٹری آف سٹیٹ نے واقعی سر سلطان کو فون پر دھمکی دی تھی لیکن بعد میں پلان کے تحت وہ مکر گیا۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پیچھے خاص طور پر اسرائیل کا ہاتھ ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ صدر ایکریمیا کو بھی اس سے بے خبر رکھا گیا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے اب تو آپ کے وہاں جانے کی ضرورت ہی نہیں رہی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیوں"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ یہ سب آپ کے خلاف ٹریپ ہے اور ویسے بھی وہاں جا کر ان میزائلوں کو ناکارہ یا تباہ کرنے کا کیا فائدہ۔ اس سے الٹا پاکیشیا کو ہی نقصان پہنچ سکتا ہے کہ ایکریمیا جوابی حملہ کر دے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اگر کل کو اسرائیلیوں نے کسی بھی انداز میں ایکریمیا کو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کرنے پر رضامند کر لیا تب"..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا ممکن نہیں ہے۔ ایکریمیا کے اس خطے میں اپنے مفادات ہیں اور اسرائیل کے اپنے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن ایسا ممکن ہو سکتا ہے اس لئے جب تک بی ایکس میزائلوں کا انٹی سسٹم تیار ہو کر پاکیشیا کا دفاع نہیں کرتا۔ تب تک کسی بھی لمحے یہ ڈرامہ حقیقت بھی بن سکتا ہے۔ آج تم سر سلطان کی حالت دیکھتے۔ وہ صرف دھمکی سن کر ہی حواس باختہ ہوئے جا رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں تباہ کریں گے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہ صرف انہیں بلکہ ان کے ساتھ بی ایکس میزائلوں کی فیکٹری اور لیبارٹری بھی تباہ ہو گی تاکہ پاکیشیا کو مکمل طور پر محفوظ کیا جا سکے لیکن یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نہیں کرے گی بلکہ یہ کام ملک البائن کی مشہور خفیہ تنظیم ساؤ پولڈ کرے گی اور چھپ کر نہیں کرے گی بلکہ ببانگ دہل کرے گی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرسی سے اچھل پڑا۔

"ساؤ پولڈ بین الاقوامی تنظیم جو البائن پر ایکریمین قبضے کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے۔ اسی کی بات کر رہے ہیں ناں آپ"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں وہی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ کیسے ممکن ہو گا۔ آپ جب وہاں جائیں گے تو سب یہی سمجھیں گے کہ پاکیشیا کام کر رہا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" ساڈ پولڈ کا ایک گروپ ہے جسے پوری دنیا میں ریڈ ڈیتھ گروپ کہا جاتا ہے۔اس کے انچارج کا نام مکاٹرے ہے مکاٹرے کو البائن اور ایکریمیا کے حلقوں میں لافنگ کلر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی بظاہر مسخری حرکتیں کرتا ہے ہر وقت ہنستا مسکراتا رہتا ہے لیکن حد درجہ سفاک آدمی ہے۔میری مکاٹرے سے کئی بار ملاقات ہو چکی ہے اور وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔اس کا قدوقامت بھی تقریباً مجھ جیسا ہے پھر وہ فطری طور پر ایکریمیا کے انتہائی خلاف ہے۔مجھے یقین ہے کہ مکاٹرے سے اگر بات کی جائے تو وہ کچھ عرصے کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جائے گا اور اس کی جگہ میں آرام سے لے سکتا ہوں۔ باقی میرے ساتھ سیکرٹ سروس کے وہ ممبرز جائیں گے جو عام طور پر فارن مشنز پر نہیں جاتے اور ان سب کا میک اپ بھی لبائنی ہوگا۔ایسی صورت میں ایکریمیا کو کبھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ سپار گو میں مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مکمل کیا ہے یا البائن کے ڈیتھ گروپ نے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم باقاعدہ ایکریمیا جائے گی اور وہاں کوئی بھی مشن مکمل کرے گی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر آپ ایکریمیا میں ٹیم کے ساتھ نہ ہوئے تو سب سمجھ جائیں گے کہ یہ سب دھوکہ ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہاں تو عمران موجود ہوگا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے۔آپ دونوں جگہوں پر بیک وقت کیسے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" ایکریمیا میں علی عمران ہوگا اور باقاعدہ یہاں سے ٹیم لے کر جائے گا"۔عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دیا جا سکے۔وہ تو ایک لمحے میں پہچان جائیں گے کہ آپ ان کے ساتھ نہیں ہیں۔خاص طور پر جولیا"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

" جولیا کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور ٹیم کے سامنے باقاعدہ یہ پلان ہوگا۔تم بطور طاہران کے ساتھ کام کر چکے ہو۔اس لئے ٹیم کے لئے تم طاہر ہو گے لیکن دوسروں کے لئے علی عمران"..... عمران نے کہا۔

" پھر یہاں پاکیشیا کا کیا ہوگا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہاں کا کام سلیمان پاشا سنبھالے گا۔اس کا مجھ سے رابطہ رہے گا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ سب کچھ ممکن ہو جائے تو واقعی ایکریمیا اور اس کے ایجنٹوں کو ڈاج دیا جا سکتا ہے۔لیکن ہمیں ایکریمیا میں کیا مشن سرانجام دینا ہوگا"..... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہ کہ کس تنظیم نے سیکرٹری آف سٹیٹ کی آواز میں سر سلطان کو دھمکی دی ہے۔یہ پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم سیریس معاملہ ہے۔اس لئے سر سلطان سیکرٹری آف سٹیٹ کو باقاعدہ اطلاع دیں گے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذریعے ان لوگوں کا کھوج لگائے"۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی پلاننگ ہے"..... بلیک زیرو نے رضامند ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"الباٹن کا رابطہ نمبر اور الباٹن کے دارالحکومت کیانگ کا رابطہ نمبر بتا دیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے الباٹن کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت کیانگ کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد انکوائری بین الاقوامی نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روز کلب کا نمبر دے دیں"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روز کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ہانگو سے بات

کرائیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہانگو بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... عمران نے کہا۔

"اچھا ابھی تک آپ پرنس ہی ہیں۔ حیرت ہے۔ کنگ آف ڈھمپ نے کہیں سے آب حیات لے کر تو نہیں پی لیا"..... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہی بات تو میں نے پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ تم نے آب حیات کہاں سے لیا ہے کہ ایکریمیا کی اس قدر مخالفت کے باوجود جب بھی فون کرو تم سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ ورنہ میرا اندازہ تو ہر بار یہی ہوتا ہے کہ جواب ملے گا کہ جناب ہانگو صاحب آنجہانی ہو چکے ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ہانگو نے فلک شگاف قہقہہ لگایا۔

"ہانگو کی موت جب بھی آئی کم از کم کسی ایکریمین کے ہاتھوں نہیں آئے گی پرنس۔ اس بات کو طے سمجھیں"..... نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ایکریمین مردوں کی بات کر رہے ہو یا عورتوں کی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہانگو نے ایک بار پھر فلک شگاف قہقہہ لگایا۔

" گڈ۔ تم نے واقعی خوبصورت بات کی ہے پرنس۔ بہرحال
عورتوں کے بارے میں گارنٹی نہیں دی جا سکتی"..... ہانگو نے ہنستے
ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔
" چلو اتنی گنجائش ہی کافی ہے۔ ویسے آج کل کیا ہو رہا ہے۔ کافی
عرصے سے تمہاری کارکردگی کی کوئی خبر نہیں پڑھی"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
" حکومت ایکریمیا سے خفیہ مذاکرات چل رہے تھے۔ وہ رضامند ہو
گئے تھے کہ البائن پر سے اپنا قبضہ ختم کر دیں گے لیکن گذشتہ دنوں
مذاکرات اس لئے ختم ہو گئے ہیں کہ وہ البائن کو ان ڈائریکٹ انداز
میں اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں لیکن ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ ہر لحاظ
سے اسے چھوڑ دیں۔ اس لئے اب جلد ہی تمہیں پڑھنے کو خبریں
جائیں گے"..... ہانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" البائن کے تحت ایک جزیرہ تھا سپارگو۔ اس کی کیا پوزیشن
ہے"..... عمران نے کہا۔
" وہ تو براہ راست ایکریمیا کے قبضے میں ہے۔ اسے ایکریمیا
باقاعدہ البائن کی حکومت سے خرید رکھا ہے۔ اس کے بارے میں
بات تک کرنے کو روادار نہیں ہوتے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے
کیا کوئی خاص بات ہے"..... ہانگو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" سپارگو میں ایکریمیا نے بی ایکس میزائل نصب کر رکھے ہیں
وہاں ان کی فیکٹری بھی ہے اور لیبارٹری بھی اور پاکیشیا کو خفیہ

اطلاع ملی ہے حکومت ایکریمیا اسرائیل کے دباؤ پر ان میزائلوں کے
ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کرنا چاہتی ہے لیکن ساتھ ہی انہوں
نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان میزائلوں کو تباہ
کرنے کی کارروائی کرنے والی ہے اور حکومت ایکریمیا نے دھمکی دے
دی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان میزائلوں کے خلاف
کارروائی کی تو حکومت ایکریمیا جوابی حملہ کر کے پاکیشیا کی ایٹمی
تنصیبات کو تباہ کر دے گی"..... عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔
" تو پھر"..... ہانگو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" یہ میزائل ہر حالت میں تباہ ہونے ہیں لیکن انہیں پاکیشیا
سیکرٹ سروس تباہ نہیں کرے گی بلکہ ریڈ ڈیتھ کرے گا اور یہ ساری
کارروائی لائٹنگ کلر کرے گا باقاعدہ حکومت ایکریمیا کو چیلنج دے
کر"..... عمران نے جواب دیا۔
" لیکن یہ بہت بڑی کارروائی ہے۔ اس طرح تو ہم پھنس کر رہ
جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ سپارگو میں ایکریمیا نے انتہائی سخت
اور خفیہ حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اسی لئے تو اسے ناقابل
تسخیر سمجھا جاتا ہے"..... ہانگو نے کہا۔
" تم خود سوچو ہانگو۔ اس کارروائی کی خبریں جب شائع ہوں گی تو
ایکریمیا کو تمہارے سامنے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے اور پھر البائن پر
ایکریمیا کا قبضہ واقعی ختم ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ واقعی اگر یہ کارروائی ہو جائے تو ایکریمیا کو
الباین سے بھاگنا ہی پڑے گا لیکن سوری پرنس۔ یہ کارروائی کم از کم
میرے اور میرے ساتھیوں کی اپروچ سے بڑی کارروائی ہے۔ میں
حقیقت پسند آدمی ہوں اس لئے میں نے یہ الفاظ کہہ دیئے ہیں"۔ ہانکو
نے کہا۔
"اگر تمہارے نام سے یہ کارروائی میں کر دوں تو کیا تمہیں مجھ
اعتماد ہوگا"..... عمران نے کہا۔
"تم۔ لیکن"..... ہانکو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔
"سنو ہانکو۔ پاکیشیا کے لئے ان میزائلوں کی تباہی موت اور زند
کا مسئلہ ہے اس لئے انہیں تباہ تو بہرحال ہونا ہوگا۔ پاکیشیا سیکر
سروس کا چیف یہ کارروائی کسی اور گروپ کے نام سے کرانا چاہتا ہے۔
کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کارروائی میں اوپن نہیں کر
چاہتا لیکن میں نے اسے سفارش کی ہے کہ میں تم سے بات کرتا ہو
اور تمہیں رضامند کرتا ہوں پھر تم کچھ عرصہ کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو
گے اور میں تمہاری جگہ لے لوں گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میر
ساتھ تمہارے گروپ کی صورت میں کام کرے گی۔ اس طرح پاک
کا مشن بھی مکمل ہو جائے گا اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا۔ اب جیسے
کہو"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"لیکن اگر تم اس کارروائی میں ناکام رہے تب"..... ہانکو نے کہا
"تمہیں یاد ہوگا کہ آخری ملاقات میں تم نے خود میرے متعلق

یار کس دیئے تھے۔ انہیں یاد کر لو اور پھر بات کرو"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے مجھے یاد آ گئی ہے وہ بات۔ او کے۔ میں تیار ہوں۔ تم
لوگ لازماً یہ کام کر لو گے اور اس سے واقعی ہمارے گروپ کی شہرت
لازوال ہو جائے گی اور ہمارا اصل مشن بھی مکمل ہو جائے گا۔ میں
تمہارا شکر گزار ہوں گا پرنس اور اس کارروائی کے دوران تم سے مکمل
تعاون کروں گا"..... ہانکو نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
"تو پھر طے ہو گیا۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو حتمی
رپورٹ دے دوں"..... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ بالکل دے دو۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔
معاف کرنا میں ذرا موٹی عقل کا آدمی ہوں اس لئے شروع میں تمہاری
بات میری سمجھ میں نہ آئی تھی"..... ہانکو نے کہا۔
"اور مجھ میں تو سرے سے ہی عقل نہیں ہے۔ اس لئے تم فکر نہ
کرو۔ تمہارا رول میں آسانی سے نبھا لوں گا"..... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا تو ہانکو بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا۔
"او کے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بھی میرے لئے خاصا دلچسپ ایڈونچر رہے
گا۔ تو پھر کب آ رہے ہو کیانگ"..... ہانکو نے پوچھا۔
"وہاں آ کر میں نے کیا کرنا ہے۔ بس تم تک خبریں پہنچتی رہیں گی
کہ ریڈ تھ گروپ سپارگو میں کام کر رہا ہے باقی تم خود ہی سنبھال لینا۔
اب اتنی بھی موٹی عقل نہیں ہے تمہاری کہ ہر بات تمہیں سمجھائی

جائے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ہانکو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم نے درست کہا ہے کہ تم میں واقعی عقل ہی نہیں ہے سپارگو کے بارے میں تمہیں تفصیل کا علم ہی نہیں ہے اس لئے تمہیں پہلے میرے پاس آنا پڑے گا"..... ہانکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں ہانکو۔ اس لئے ایسا کرو کہ جو ضروری تفصیلات تم مجھے بتانا چاہتے ہو۔ انہیں ٹائپ کر کے کسی تیز رفتار کوریئر سروس کے ذریعے مجھے بھجوا دو"۔ عمران نے کہا۔

"او کے۔ لیکن کس پتے پر"..... ہانکو نے پوچھا تو عمران نے ر ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم سے رابطہ کرنا پڑ جائے تو کیسے ہو گا" ہانکو نے کہا۔

"میری ذاتی فریکونسی نوٹ کر لو اور اپنی فریکونسی بھی بتا دو" عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی ذاتی فریکونسی بتا دی اور جوا میں ہانکو نے بھی فریکونسی بتا دی اور پھر عمران نے اس کا شکریہ ادا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار تیز چمک ابھر آئی تھی

"وہ کیا بات تھی عمران صاحب کہ جیسے یاد دلاتے ہی ہانکو فوراً آ کی بات مان گیا"..... بلیک زیرو جو لاؤڈر پر ساری بات چیت سن ر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے کہا تھا کہ ہانکو تو کئی پیدا ہو سکتے ہیں لیکن دوسرا عمران پیدا نہیں ہو سکتا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور یہ فقرہ اس نے کس سیاق و سباق میں کہا تھا یہ بھی بتا دیں۔ واقعی بڑا خاص فقرہ ہے"..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے اپنے عشق کے قصے سنائے تھے"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس کے ہنسنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ اس نے احمقانہ سوال کیا ہے۔

"میں لائبریری میں جا رہا ہوں تاکہ سپارگو کے بارے میں دستیاب معلومات سے استفادہ کر لوں۔ تم ایسا کرو کہ جوزف کو فون کر کے کہہ دو کہ اگر ایلائن سے کوئی لفافہ آئے تو وہ اسے فوراً دانش منزل پہنچا دے"..... عمران نے لائبریری کے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لورین دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی دفتری
میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اس وقت سپار گو میں تھی او
یہاں اس نے باقاعدہ اپنا آفس قائم کر لیا تھا اور اس نے اپنے گروپ کو
پورے سپار گو میں پھیلا دیا تھا تاکہ سپار گو میں آنے والے افراد کی
باقاعدہ نگرانی کی جا سکے ۔ چونکہ سپار گو میں کسی قسم کا کوئی قانو
موجود نہ تھا اس لئے یہاں ہر وہ کام آزادی سے ہوتا تھا جس کا تصور بھ
دنیا کے کسی اور ملک میں چاہے وہ کتنا ہی آزاد خیال ملک کیوں نہ ہ
کبھی بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے سپار گو پوری دنیا کے امیر سیاحوں ک
توجہ کا خاص مرکز تھا۔ یہاں آکر وہ اپنے تمام خوابوں کو حقیقت
روپ دے سکتے تھے ۔ اس لئے سپار گو میں سیاحوں کی مسلسل
آمد و رفت رہتی تھی سیاحوں کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی تھی اور انہی
وی آئی پی ٹریٹمنٹ بھی دی جاتی تھی کیونکہ ان سیاحوں کی وجہ سے

لو کو اس قدر دولت ملتی رہتی تھی جس کا تصور بھی کوئی دوسرا ملک
کر سکتا تھا اور لورین کو معلوم تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
اس سپار گو میں جب بھی داخل ہوں گے سیاحوں کے روپ میں ہی
ل ہوں گے ۔ اس لئے اس نے نہ صرف اپنے گروپ کو بلکہ یہاں
چیف ماسٹر کلف کو تفصیلی ہدایات دے دی تھیں۔ اس لئے
رے کی پولیس بھی سیاحوں کی مکمل چیکنگ اور نگرانی کر رہی تھی۔
کنگز کے چیف نے کہا تھا کہ جب بھی اسے پاکیشیا سے اطلاع ملی
پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آرہی ہے تو وہ اسے کال کر کے
ا دے گا۔ اس لئے لورین مکمل طور پر مطمئن تھی۔ ویسے وہ باقاعدہ
ز میں بیٹھتی تھی تاکہ اپنے گروپوں کے آدمیوں کی رپورٹیں سن
ے۔ اب بھی لورین بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ نجانے کب پاکیشیا
رٹ سروس سپار گو پہنچتی ہے کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی
ٹی بج اٹھی اور لورین نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا اور پھر
سیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ لورین بول رہی ہوں" ..... لورین نے کہا۔

" ماسٹر کلف بول رہا ہوں مادام" ..... دوسری طرف سے ایک
اری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ..... لورین نے قدرے تحکمانہ
جے میں کہا۔

"آپ پاکیشیا کے کسی پرنس آف ڈھمپ سے واقف ہیں"۔ ماسٹر

کلف نے کہا تو لورین بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
عمران ہی اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کہلواتا ہے۔
" ہاں۔ کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"..... لورین نے
لہجے میں پوچھا۔
" کیا یہ آدمی وہی ہے جس کی خاطر آپ یہاں تشریف لائی ہیں
ماسٹر کلف نے کہا۔
" ہاں۔ پاکیشیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران ہی یہ
استعمال کرتا ہے"..... لورین نے جواب دیا۔
" تو پھر یہ علی عمران ڈیتھ گروپ کے لافنگ کلر ہانکو کے روپ
سپار گو پہنچ رہا ہے"..... ماسٹر کلف نے کہا تو لورین کے چہرے پر شد
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
" کیا کہہ رہے ہو ماسٹر کلف۔ علی عمران کہاں اور لافنگ کلر کہ
یہ تم کیا کہہ رہے ہو"..... لورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
" میں آپ کے آفس آرہا ہوں۔ میرے پاس ایک ٹیپ موجود
وہ آپ کو سنوانی ہے"..... ماسٹر کلف نے کہا۔
" ٹھیک ہے آجاؤ فوراً"..... لورین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ا
نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں کیونکہ
لافنگ کلر اور ڈیتھ گروپ کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔
البائن کا ایک خفیہ گروپ تھا جو ایکریمیا کے البائن پر قبضہ کے خلا
طویل عرصے سے جدوجہد کر رہا تھا اور اس سلسلے میں دہشت گردی

ملوث تھا۔ ایکریمیا کے ایجنٹوں نے اس کو ختم کرنے کی بے شمار بار
کوششیں کیں لیکن وہ ان کے ہاتھ نہ آسکا تھا اور اب ماسٹر کلف کا کہنا
ہے کہ عمران اس کے روپ میں آرہا ہے اور یہی بات اس کے لئے
حیران کن تھی کیونکہ عمران اور لافنگ کلر کے درمیان کسی تعلق کی
بات اسے سمجھ نہ آرہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ماسٹر کلف
اندر داخل ہوا وہ لمبے قد اور لحیم شحیم لیکن ٹھوس جسم کا مالک تھا۔ وہ سر
سے گنجا تھا اس لئے سر پر ہمیشہ پی کیپ پہنے رہتا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ
میں جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔
" بیٹھو ماسٹر کلف۔ یہ ٹیپ کہاں سے موصول ہوئی ہے"۔ لورین
نے کہا تو ماسٹر کلف نے ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ
گیا۔

" مادام۔ البائن کے دارالحکومت کیانگ میں ایک کلب ہے جسے
روز کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا مالک ہانکو ہے۔ ایکریمیا کو شک تھا کہ
ہانکو ہی دراصل لافنگ کلر ہے لیکن اس کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت
نہ ملا تھا۔ اس لئے ایکریمیا نے اپنے خاص ایجنٹ وہاں چھوڑے ہوئے
تھے۔ ان ایجنٹوں نے ایک کال ٹیپ کی ہے جس میں پاکیشیا سے کسی
پرنس آف ڈھمپ نے ہانکو سے سپار گو کے بارے میں اہم بات چیت
کی ہے چونکہ یہ ساری بات چیت سپار گو کے بارے میں تھی اس لئے یہ
ٹیپ مجھے بھجوائی گئی ہے اسے سننے کے بعد مجھے شک پڑا کہ یہ پرنس آف
ڈھمپ ہی وہ آدمی ہوگا جس کے خلاف آپ یہاں کام کرنے آئی ہیں۔

اس لئے میں نے آپ سے فون پر تصدیق کی تھی"..... ماسٹر کلف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنواؤ ٹیپ"..... لورین نے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہانکو بول رہا ہوں"..... ٹیپ ریکارڈر سے ایک شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"..... ایک اور آواز ابھری اور لورین بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ عمران کی آواز پہچان گئی تھی اور پھر ان دونوں کے درمیان طویل گفتگو شروع ہو گئی۔ دونوں کے بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نہ صرف گہرے دوست ہیں بلکہ ان کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی ہے۔ پھر وہ ساری باتیں اس گفتگو سے واقعی سامنے آگئیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی تھی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سپارگو میں میزائلوں کا اڈہ اور میزائل فیکٹری اور لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے ہانکو اور اس کے گروپ کے روپ میں سپارگو آ رہی ہے۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو ماسٹر کلف نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ لوگ اس روپ میں آ رہے ہیں ویری گڈ۔ یہ ہمارے لئے انتہائی قیمتی اطلاع ہے"..... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا مادام۔ اس لئے میں نے فوری طور پر ہانکو کی

گرفتاری کا حکم دے دیا ہے لیکن ابھی ابھی مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہانکو گرفتار نہیں ہو سکا بلکہ وہ اچانک کہیں غائب ہو گیا ہے اور اس نے ایکریمیا کے دو مین ایجنٹ بھی ہلاک کر دیئے ہیں جن میں سے ایک ایجنٹ وہ بھی شامل تھا جس نے یہ ٹیپ مجھے بھجوائی تھی"..... ماسٹر کلف نے کہا تو لورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے میری اجازت کے بغیر یہ حکم کیوں دیا تھا"..... لورین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں اجازت کی کیا ضرورت تھی مادام۔ اس کال سے یہ بات ثابت ہو گئی تھی مادام کہ ہانکو ہی لافنگ کلر ہے اور اسے گرفتار کرنا تو ہم سب کی ذمہ داری تھی"..... ماسٹر کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہت غلط اقدام کیا ہے ماسٹر کلف۔ یہ حکم دے کر تم نے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔ اب اس ہانکو کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی عمران سے ہونے والی گفتگو کی ٹیپ ہم تک پہنچ چکی ہے اس نے لامحالہ عمران کو اطلاع دے دینی ہے اور عمران نے یہ سارا پلان ہی ختم کر دینا ہے۔ ویری بیڈ۔ اب نجانے وہ کس روپ میں یہاں آئے"..... لورین نے کہا۔

"اوہ۔ اس پہلو کی طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا۔ لیکن مادام اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ کسی بھی روپ میں یہاں آئے بہرحال اس نے ہلاک تو ہونا ہی ہے۔ یہاں آدمی تو کیا چڑیا کا بچہ بھی ہماری نظروں سے نہیں بچ سکتا"..... ماسٹر کلف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال پوری طرح ہوشیار رہنا"..... لورین نے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ ٹیپ ریکارڈر اور ٹیپ یہیں چھوڑ جاؤ۔ شاید چیف اسے سننا پسند کرے"..... لورین نے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹیپ ریکارڈر وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں تک سوچنے کے بعد لورین نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ساخت کا لیکن انتہائی وسیع رینج کا حامل ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو عمران نے گفتگو کے دوران ہانکو کو بتائی تھی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام لورین کالنگ پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"۔ لورین نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... اچانک ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ۔ میں لورین بول رہی ہوں سپار گو جزیرے سے۔ اوور"..... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف لورین یا مادام لورین۔ اوور"..... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اب اس کے لہجے میں حیرت کی بجائے اطمینان تھا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اوور"..... لورین نے واقعی حیرت

ے لہجے میں جواب دیا کیونکہ اسے عمران کے اس سوال کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی۔

"بڑا فرق پڑتا ہے۔ ہمارے ہاں مادام اس خاتون کو کہتے ہیں جو می ہو اور اپنی زندگی میں دو چار شوہر بھگا چکی ہو جبکہ بغیر مادام کے ین نام سے ہی کانوں میں موسیقی بجنے لگ جاتی ہے۔ اوور"۔ ران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لورین اس کے اس کے جواب پر اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس لحاظ سے تو میں لورین ہی ہوں۔ مادام تو میرے گروپ کے ل مجھے کہتے ہیں۔ اوور"..... لورین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گروپ۔ اوہ ویری سیڈ۔ پھر تو یہ چانس بھی ختم ہو گیا ہے اوور"۔ ران کے لہجے میں افسوس کا تاثر نمایاں ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیسا چانس۔ اوور"..... لورین نے ایک بار پھر رت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسی خوبصورت آواز کی مالکہ لازماً خود بھی حسین ہو گی اور پھر ام بھی موسیقیت بھرا ہے اور میں ابھی خوش قسمتی سے کنوارہ ہوں۔ س لئے میرے دل میں مسرت کی لہریں اٹھ رہی تھیں کہ چلو ایک انس تو بن ہی گیا بینڈ باجے بجوانے کا کیونکہ کال بھی تم نے خود ہی کی یکن گروپ کا لفظ کہہ کر تم نے میرے سارے تصور کو چکنا چور کر دیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا اور یورپ میں اب گروپ میرج کی عنت خاصی پھیل چکی ہے۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا تو لورین

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم واقعی بے حد دلچسپ اور خوبصورت باتیں کرتے ہو عمران، میرا گروپ سے مطلب گروپ میرج نہ تھا۔ میں ایک بین الاقوامی تنظیم کی رکن ہوں اور میرا ایک پورا گروپ ہے۔ میں اس سے پہلے ایکریمیا کی ایک فارن ایجنسی سے منسلک تھی اور اس دوران میرا تم سے ایک دو بار ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے لیکن یہ ٹکراؤ بس واجبی سا تھا۔ تمہارے ساتھ تفصیلی گفتگو نہ ہو سکی تھی لیکن تمہارے کارناموں کی خبریں مجھ تک پہنچتی رہتی تھیں۔ اس بار مجھے اطلاع ملی کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ سپار گو آ رہے ہو تاکہ یہاں بی ایکس میزائلوں کا اڈہ اور فیکٹری تباہ کر سکو تو میں نے اپنے طور پر یہ کوشش کر کے تمہارے مقابلے کے لئے کام حاصل کر لیا اور اب میں سپار گو میں بیٹھی بور ہو رہی ہوں۔ آج ہی مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم البائن کے ہانکو عرف لافنگ کلر کے روپ میں سپار گو آنا چاہتے ہو تو مجھے بے حد افسوس ہوا کہ تم جیسا آدمی اس طرح کے سہارے تلاش کر رہا ہے۔ تمہاری ہانکو سے ہونے والی فون کال کی ٹیپ میں مکمل طور پر سن چکی ہوں۔ اس میں تم نے اپنی ذاتی فریکونسی بھی بتائی تھی اس لئے میں اس فریکونسی پر تم سے بات کر رہی ہوں۔ تم پلیز اپنے اصل روپ میں یہاں آؤ۔ میں تمہارا استقبال کروں گی اور میرا وعدہ ہے کہ اس وقت تک تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہ لوں گی جب تک تم میزائلوں کے اڈے اور فیکٹری کے خلاف کوئی ایکشن نہ لو گے۔ اوور"..... لورین نے

لراتے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے ہانکو کی طرف سے اطلاع مل چکی ہے کہ ایکریمین ایجنٹوں نے فون کال ٹیپ کر کے سپار گو میں کسی ماسٹر کلف کو بھجوا دی ہے ، ہانکو نے اس ایجنٹ کو جس نے یہ کال ٹیپ کی تھی ہلاک کر دیا ہے ں لئے اب تو ویسے بھی ہانکو کے میک اپ میں آنے کا سوال ہی پیدا نہ وتا تھا۔ ویسے ہانکو کے روپ کا سہارا بھی میں اس لئے لے رہا تھا کہ ں نے سنا تھا کہ ہانکو کو سپار گو کی لڑکیاں بے حد پسند کرتی ہیں اور ں پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑتی ہیں تو میں نے سوچا کہ چلو شاید اس بہانے یرانے میں بہار آ جائے لیکن اب جبکہ بہار خود کال کر رہی ہے تو اب ہاں نہ پہنچنا واقعی زیادتی ہے لیکن یہ بتا دوں کہ پاکیشیا کے صدر نے یکریمیا کے صدر سے ہاٹ لائن پر گفتگو کر کے ان سے حکومتی سطح پر یہ ارنٹی لے لی ہے کہ بی ایکس میزائلوں کو پاکیشیا کے خلاف استعمال ہ کیا جائے گا۔ اس لئے اب تو ویسے بھی یہ مشن ختم ہو چکا ہے۔ اوور"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہے تو پھر میری طرف سے دعوت قبول کر لو۔ لیکن آؤ ضرور"..... لورین نے جواب دیا۔

" او کے۔ اگر تم اس قدر خلوص سے دعوت دے رہی ہو تو ضرور اؤں گا۔ اپنا فون نمبر بتا دو تاکہ میں وہاں پہنچ کر تمہیں فون کر سکوں۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا اور لورین نے اسے فون نمبر بتا دیا۔

" پھر کب پہنچ رہے ہو۔ اوور"..... لورین نے کہا۔

"بس جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ اب میرے لئے ای
لمحہ گزارنا بھی مشکل ہو گا۔ اوور"..... عمران نے جواب دیا اور لور
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر
اختیار مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس م
وارز میں رکھا اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ ہوتے ہی ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپار گو سے لورین بول رہی ہوں۔ چیف سے انتہائی ضرور
بات کرنی ہے"..... لورین نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر کافی د
تک خاموشی طاری رہی۔

"یس"..... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں چیف"..... لورین نے انتہائی مؤدبانہ لہ
میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے"..... چیف نے سرد لہجے میں کہا تو لورین نے
ماسٹر کلف کی ٹیپ۔ اس کا مختصر حال بتانے کے ساتھ ساتھ عمران سے
ہونے والی ٹرانسمیٹر گفتگو کے بارے میں بتایا۔

"تو تم نے اپنے مخصوص انداز میں جال بچھا دیا ہے عمران کے
لئے"..... چیف نے کہا تو لورین بے اختیار مسکرا دی۔

"یس چیف۔ آپ تو میری عادت جانتے ہی ہیں۔ اب عمران او

ساتھی کسی صورت بھی زندہ واپس نہ جا سکیں گے اور یہی
ل مشن ہے"..... لورین نے جواب دیا۔

ہاں خیال رکھنا۔ یہ عمران ذہنی طور پر بے حد شاطر آدمی ہے۔
و کہ وہ تمہارے جال کو تم پر ہی الٹا دے"..... چیف نے کہا۔

پ بے فکر رہیں چیف۔ لورین نے کبھی بھی کسی پہلو کو نظر
نہیں کیا"..... لورین نے جواب دیا۔

کیا تم نے کال یہی رپورٹ دینے کے لئے کی تھی"..... چیف نے

نہیں چیف۔ میرا اصل مقصد یہ تھا کہ عمران نے جس طرح ہانگو
الے کر یہاں آنے کی کوشش کی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
ہ اصل روپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں مشن
نہیں کرنا چاہتا اور اس کی وجہ میری سمجھ میں تو یہی آئی ہے کہ
طرح حکومت ایکریمیا کو پاکیشیا پر حملے کا جواز مل جائے گا اور
یا ایسا نہیں چاہتا ہو گا ایسی صورت میں عمران کو میری دعوت پر
ت کر لینی چاہیئے تھی لیکن اس نے فوراً ہی دعوت قبول کر لی اور
ات دراصل میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب عمران اور پاکیشیا
ٹ سروس یہاں کھل کر کام نہیں کرنا چاہتی تو پھر عمران کیوں آ
"..... لورین نے کہا۔

تمہاری بات درست ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے تمہاری
جو پلاننگ کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے ایک دو ساتھیوں کے

ساتھ تو تمہارا مہمان بن کر آئے گا جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
گروپ کی صورت میں آئے گی اور پھر عمران ان کی رہنمائی کر
انہیں ہدایات دے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس خفیہ طور
مکمل کرے گی"..... چیف نے کہا۔

" بالکل چیف۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اس کے علاوہ دوسرا
صورت ہی نہیں ہے۔ او کے چیف۔ اب میں اس پہلو پر بھی نظر
گی"..... لورین نے کہا۔

" تم نے بہرحال عمران کو ہلاک کرنا ہے پورا سپار گو سمن
ڈوب جائے لیکن اس کے بدلے میں عمران یقینی طور پر ہلاک ہو
تو یہ سودا اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کے لئے مہنگا نہیں ہو
ایکس میزائل کی فیکٹری بھی دوبارہ بنائی جا سکتی ہے اور اس کا اڈ
لیکن عمران دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا اور اس بات کا بھی خیال ر
عمران عورتوں کے معاملے میں قطعی پتھر دل واقع ہوا ہے۔ وہ
عورتوں کو لچھے دار باتیں کر کے بے وقوف بناتا ہے اور بس۔ ا
کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی باتوں کو حقیقت سمجھ بیٹھو".....
نے کہا۔

" مجھے عمران کی فطرت کا بخوبی علم ہے چیف۔ آپ
رہیں"..... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ وش یو گڈ لک"..... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
ختم ہو گیا اور لورین نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

مران آئے تو سہی۔ پھر میں دیکھوں گی کہ وہ لورین کو بیوقوف
یا لورین اسے"..... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی
ٹھ کھڑی ہوئی۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں صدیقی، چوہان، نعمانی ا
موجود تھے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ممبر نہ تھا۔ ان سب کو چیف
علیحدہ علیحدہ کال کر کے یہاں طلب کیا تھا۔

"ہو سکتا ہے آج یہاں فور سٹارز کے سلسلے میں کوئی میٹنگ
اس لئے چیف نے صرف ہمیں ہی کال کیا ہے"..... صدیقی نے
بیٹھے ہوئے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔ ویسے بھی چیف نے ہمیں جولیا کی بجا
راست فون کر کے یہاں کال کیا ہے"..... چوہان نے جواب دیا
اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میٹنگ
دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا اور وہ سب عمران کو دیکھ کر
اختیار مسکرا دیئے کیونکہ عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں
اس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار اپنی پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا جنات وبھوتیان باراتیان"۔
عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع وخضوع سے کہا تو سب
بے اختیار ہنس پڑے۔

"وعلیکم السلام رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ لیکن عمران صاحب۔ یہ جنات
بھوتیان وباراتیان۔ یہ کیا مطلب ہوا"..... صدیقی نے ہنستے ہوئے
کہا۔

"اس لئے کہ میں نے بڑی مشکل سے چیف کو رضا مند کیا ہے کہ
وہ مجھے شادی کی اجازت دے دے مگر اس نے شرط لگا دی ہے کہ
اجازت صرف ایک صورت میں مل سکتی ہے کہ باراتیوں کا انتخاب وہ
خود کرے گا۔ میں مجبوراً رضا مند ہو گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ چیف نے
یقیناً اپنے ہی ہم قوموں یعنی جنوں اور بھوتوں کو میرا باراتی بنانا ہے
کیونکہ وہ خود پردہ نشیں ہے اور جن بھوت بھی پردہ نشیں ہوتے ہیں۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں دانش منزل
میٹنگ ہال میں پہنچ جاؤں تاکہ میری شادی کے انتظامات مکمل کئے
جائیں چنانچہ میں یہاں آگیا۔ اندر سے میرا دل پھیپھڑے جگر سب خوف
سے کانپ رہے تھے کہ نجانے کیسی شکلوں کے باراتی نظر آئیں گے
لیکن اللہ تعالیٰ کو مجھ جیسے کمزور دل آدمی پر رحم آگیا کہ اس نے چیف کے
دل میں رحم ڈال دیا کہ اس نے تم جنات بھوتیان باراتیان کو میرے
ساتھیوں کی شکلوں میں تبدیل کر دیا ہے"..... عمران نے کرسی پر
بیٹھتے ہی پوری رفتار سے بولتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس

پڑے۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ ہم جن بھوت ہیں"..... چوہان نے ہ
ہوئے کہا۔

"تو کیا تم نہیں ہو"..... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ا
سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ہم تو فور سٹارز ہیں عمران صاحب"..... صدیقی نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"سٹارز۔ یعنی جن بھوتوں کی فلمی دنیا کے سٹارز۔ واہ پھر تو چیف
نے مجھے اعزاز بخشا ہے کہ فلمی جنات و بھوتیان کو میرے باراتی بنا د
ہے۔ ویسے آج کل کس فلم میں جلوہ گر ہو رہے ہو تم۔ میرا خیال ہ
بھوت چکر اور شہنشاہ جنات جیسے نام ہوتے ہوں گے تمہاری فلمو
کے"..... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس
سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک میٹنگ ہال
کی دیوار میں نصب ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر اس کا
بٹن آن کر دیا۔

"اس بار جو مشن ترتیب دیا گیا ہے اس میں چونکہ تم چاروں نے
عمران کے ساتھ جانا ہے اس لئے صرف تمہیں ہی میٹنگ ہال میں کال
کیا گیا ہے اس مشن کی تفصیلات تمہیں عمران بتا دے گا لیکن میں نے
تمہیں یہاں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں یہ بتایا جا سکے کہ اس مشن
میں معمولی سی کوتاہی کا ارتکاب بھی ناقابل معافی ہوگا۔ اس لئے تم

نے ایک تو عمران کے احکامات پر مکمل عمل کرنا ہے اور دوسرا ہر طرح
ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے۔ عمران یہاں موجود ہے وہ تمہیں اب مشن
کی تفصیلات بتا دے گا۔ اس کے بعد میں دوبارہ کال کروں گا"۔ چیف
کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا اور وہ سب
ایک بار پھر عمران کی طرف متوجہ ہو گئے جو سر جھکائے واقعی اس طرح
بیٹھا ہوا تھا جیسے دولہا بیٹھتا ہے۔

"کیا تفصیلات ہیں عمران صاحب"..... صدیقی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تفصیلات۔ ارے میں تو غریب سا آدمی ہوں۔ آغا سلیمان پاشا کی
تنخواہیں دینے تک کے قابل نہیں ہوں۔ اس لئے تفصیلات کیسے ہو
سکتی ہیں۔ بس غریبانہ سی شادی ہو گی۔ دس بارہ چھوہارے بڑی مشکل
سے ادھار ملے ہیں۔ ان میں سے بھی آدھے سے زیادہ چکھتے چکھتے کھا چکا
ہوں۔ اس لئے ایک ایک چھوہارا تمہارے حصے میں آ سکتا ہے اس کے
علاوہ ایک ایک گلاس پانی بھی مل جائے گا تاکہ سوکھے ہوئے
چھوہارے تمہارے حلق سے نیچے اتر سکیں۔ باقی رہا ولیمہ تو یہ عربی کا
لفظ ہے اور ولی کا مطلب ہوتا ہے دوست اور ما عربی زبان میں حرف نفی
ہے یعنی اس کا مطلب ہے نہیں تو عربی زبان میں ولیمہ کا مطلب ہوا
دوست نہیں۔ اس لئے میں تمہیں ولیمہ کیسے دے سکتا ہوں کیونکہ تم
چاہے جنات و بھوتیان ہی سہی۔ ہو تو میرے باراتی۔ اس لئے میں
تمہیں دوست ہی کہوں گا"..... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو

گئی۔

"عمران صاحب۔ چلئے آپ تفصیلات نہ بتائیے۔ تفصیل ہی
دیجئے"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفصیل۔ ہاں تفصیل بتائی جا سکتی ہے تو یا جنات و بھوتیا
و باراتیان۔ یہ شادی خانہ آبادی البائن کے قریب ایک جزیرہ
سپارگو پر ہو گی جہاں ایک خاتون مسمات لورین نے مجھے باقاعد
ٹرانسمیٹر پر آنے کی دعوت دی ہے اور یہ مسمات لورین اس جزیرہ
سپارگو کی ان دنوں مختار کل بنی ہوئی ہے۔ ویسے اس مسمات
دراصل بیوہ ہونے کا بے حد شوق ہے۔ اس لئے اس کا پلان ہے کہ
مجھ حقیر فقیر پر تقصیر سے شادی کر کے جلد سے جلد بیوہ ہو جائے ا
لئے وہ میرے انتظار میں ایک ایک لمحہ گزار رہی ہے"..... عمران
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ مسمات لورین ہے کون۔ کس تنظیم سے اس کا تعلق ہے"
صدیقی نے کہا۔

"ایکریمیا کی ایک سرکاری لیکن بظاہر غیر سرکاری تنظیم کنگز
رکن ہے۔ اس کا اپنا پورا گروپ ہے۔ ویسے سپارگو جزیرہ ایکریمیا
قبضے میں ہے اور وہاں ایکریمیا کے جدید ترین میزائل جنہیں بی ایک
میزائل کہا جاتا ہے کا اڈہ ہے اور اس کی فیکٹری بھی۔ اسرائیل
کوشش کی کہ کسی طرح ایکریمیا ان میزائلوں سے پاکیشیا کے ا
مراکز تباہ کر دے لیکن ایکریمیا نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر اسرائی

اس مسمات لورین سے ہماری شادی اور پھر اسے بیوہ بنانے کا
ان بنایا ہے تاکہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز نہ سہی کم از کم پاکیشیا کا ایک
ارہ تو کم ہو جائے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ہمارا مشن ان میزائلوں کے اڈے اور فیکٹری کو تباہ کرنا
گا"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح تو ایکریمیا کو پاکیشیا پر جوابی حملے کا جواز
جائے گا۔ اس لئے ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ صرف شادی ہو گی اور پھر
و گی کی جدوجہد"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر مشن یہ ہے کہ ہمیں آپ کا تحفظ کرنا ہو گا۔ لیکن یہ کیسا
شن ہے"..... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے میری زندگی میں بہار آنے والی ہے اور تمہیں یہ مشن ہی
ہیں لگ رہا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے
ہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا اور صدیقی نے
اتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"عمران نے تمہیں مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی ہوں
ی"..... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوا ہے
جناب کہ عمران صاحب سپارگو جزیرے میں جا کر پراسرار انداز میں
مشن مکمل کریں گے اور ہمیں لورین اور اس کے گروپ کی طرف سے
ان کی جان کی حفاظت کرنا ہو گی لیکن جناب سچی بات تو یہ ہے کہ

ہمیں اس مشن کی سمجھ ہی نہیں آئی "..... صدیقی نے عمران کی طرف
کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
" عمران نے کیا بتایا ہے تمہیں "..... چیف کا لہجہ یکلخت انتہائی سر
ہو گیا تھا۔ صدیقی نے عمران سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔
" عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تمہیں مشن کی تفصیلات بتائی
ہیں حالانکہ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتا
دے لیکن شاید یہ شخص اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہے۔ بہرحال اصل
مسئلہ یہ ہے کہ حکومت ایکریمیا نے سپارگو میں انتہائی جدید ترین
میزائل جنہیں بی ایکس میزائل کہا جاتا ہے کا اڈہ قائم کیا ہوا ہے۔ یہ
میزائل اس قدر جدید ہیں کہ ابھی پوری دنیا میں اس کا کوئی توڑ لیجا
نہیں ہو سکا اور ان میزائلوں سے ایکریمیا جب چاہے پاکیشیا، کافرستان
اور شوگران سمیت اس خطے کے تمام چھوٹے بڑے ممالک کے دفاع کو
آسانی سے تہس نہس کر سکتا ہے اس لئے پاکیشیا کے ایک سائنسدان
جن کا نام ڈاکٹر عظیم حسین تھا ان میزائلوں کا فارمولا لیبارٹری سے
حاصل کر کے لے آئے اور انہوں نے اس فارمولے کو سامنے رکھ کر بی
ایکس میزائلوں کا انٹی سسٹم تیار کرنے پر ریسرچ شروع کر دی۔
حکومت پاکیشیا نے اس پر انتہائی کثیر سرمایہ صرف کر دیا تاکہ پاکیشیا
کے دفاع کو ان میزائلوں سے محفوظ کیا جا سکے۔ ڈاکٹر عظیم حسین نے
ریسرچ کی حفاظت کی غرض سے دونوں فارمولے علیحدہ علیحدہ فائلوں
کی صورت میں یہاں کے ایک محب وطن نواب صاحب کے پاس

الت رکھ دیں۔ ایکریمیا کو اس ریسرچ کی اطلاع مل چکی تھی چنانچہ
ں کی ایک خفیہ تنظیم کنگزان کے حصول کے لئے کام کرنے لگی لیکن
ں سے پہلے کہ وہ ڈاکٹر عظیم حسین تک پہنچتی ڈاکٹر عظیم حسین
رکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ کنگز کو کسی ذریعہ سے اطلاع
ا گئی کہ فارمولے کی فائل نواب صاحب کے پاس ہے لیکن نواب
ماحب محب وطن آدمی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں ایسی بیماری
احق ہے کہ معمولی سا جسمانی تشدد بھی ان کی موت کا باعث بن سکتا
ہے۔ اس لئے انہوں نے نواب صاحب کو ذہنی شاک پہنچا کر ان سے
ائلیں حاصل کرنے کا پلان بنایا اور ان کے اکلوتے بیٹے کو اغوا کر کے
نی قید میں رکھ لیا اور ساتھ ہی اس کی موت کی خبر دے دی کہ وہ
یارہ فضا میں کریش ہو جانے سے مر گیا ہے۔ کنگز کا خیال تھا کہ جب
موت کے بعد نواب صاحب کو ان کے بیٹے کی زندگی کی خبر دی جائے
لی اور پھر وہ اپنے بیٹے کی زندگی اور اسے قید سے رہا کروانے کے لئے
فارمولے کی فائل کنگز کے حوالے کرنے پر تیار ہو جائیں گے لیکن
نواب صاحب اپنے بیٹے کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر سکے اور وہ یہ
خبر سنتے ہی وفات پا گئے۔ اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ
فائل کہاں ہے۔ کنگز کے ایجنٹ نواب صاحب کے بیٹے کو ساتھ لے کر
پاکیشیا آئے تاکہ ان کی مدد سے فائل تلاش کر سکیں۔ ادھر فائل جس
کے پاس تھی اس کے ایک ساتھی نے ایک فائل اس سے خرید کر بالا
بالا ان ایجنٹوں کو بھاری قیمت پر فروخت کر دی۔ اس طرح یہ ایجنٹ

مطمئن ہو کر واپس چلے گئے لیکن اس بات کا علم کسی کو بھی نہ تھا
بی ایکس میزائل کے فارمولے اور اس کے انٹی سسٹم پر ریسرچ
فائل علیحدہ علیحدہ ہے۔ اب یہ پاکیشیا کی خوش قسمتی ہے کہ جو فا
ایجنٹ لے کر گئے وہ بی ایکس فارمولے کی فائل تھی جس کی پاکیشیا
ویسے ہی ضرورت نہ تھی کیونکہ پاکیشیا کے پاس ایسے وسائل ہی نہ
ہے کہ وہ یہ میزائل تیار کر سکے جبکہ وہ فائل جو ڈاکٹر عظیم حسین
ریسرچ پر مبنی تھی وہ فائل عمران نے حاصل کر لی اور پھر اس فائل
میں نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ کنگز کو جب اطلاع ملی کہ انٹی س
کی فائل سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہے تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو
کہ یہ فائل کیسے حاصل کی جائے۔ ادھر اسرائیلی حکام کو جب معلوم
کہ ایکریمیا کے بی ایکس میزائل جو سپارگو میں نصب ہیں سے پاک
کے ایٹمی مراکز کو تباہ کیا جا سکتا ہے تو اس نے ایکریمیا پر ایسا کر
کے لئے دباؤ ڈالا لیکن ایکریمیا نے اپنے مفادات کی بنا پر ایسا کرنے
انکار کر دیا البتہ ایکریمیا کے وہ حکام جو یہودی ہیں انہوں نے اسرا
حکام کے دباؤ پر ایک نیا کھیل کھیلنے کی سازش کی کہ پاکیشیا سیکر
سروس کو سپارگو میں ایکریمیا کے میزائل اڈے اور لیبارٹری تباہ کر
کے لئے بھجوایا جائے اس سے ان کے دو مقاصد تھے۔ ایک تو یہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران پاکیشیا سے باہر چلے جائیں گے ا
ان کی عدم موجودگی میں وہ انٹی سسٹم کی فائل حاصل کر لیں گے ا
دوسرا مقصد یہ تھا کہ سپارگو میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

گھیر کر ختم کر دیا جائے اور اگر ایسا نہ بھی ہو سکا تب بھی پاکیشیا
سیکرٹ سروس جب یہ میزائل اور لیبارٹری تباہ کر دے گی تو وہ
ایکریمیا پر دباؤ ڈال کر جوابی حق اور انتقام کے نام پر پاکیشیا کے دفاع
کو ختم کرا دیں گے یا کم از کم اس کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیں گے چنانچہ
انہوں نے ایک ڈرامہ کھیلا۔ ایکریمیا کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے سر
سلطان کو فون کر کے دھمکی دی کہ کسی بھی وقت بی ایکس میزائلوں
کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس دھمکی پر
جب پاکیشیا کے صدر نے ایکریمیا کے صدر سے ہاٹ لائن پر بات کی تو
ایکریمیا کے صدر نے اس سے انکار کر دیا اور سیکرٹری آف سٹیٹ نے
بھی اس کال کو فرضی قرار دے دیا لیکن عمران نے حتمی طور پر یہ بات
معلوم کر لی کہ یہ کال واقعی سیکرٹری آف سٹیٹ نے کی ہے۔ اس سے
ان کا مقصد کھل کر سامنے آ گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ ان
میزائلوں کے اڈے کو ختم کرنے پر کام کرے گی لیکن میں سرکاری طور
پر یہ کام نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح ایکریمیا کو جوابی حملے کا حق
مل جاتا لیکن میں چاہتا تھا کہ یہ اڈہ تباہ بھی کر دیا جائے لیکن اس طرح
کہ اس میں پاکیشیا کا ہاتھ کسی طرح بھی ثابت نہ ہو سکے اور عمران نے
البائن کے ایک باغی گروپ جسے ڈیتھ گروپ کہا جاتا ہے کے چیف
جسے کوڈ میں لافنگ کلر کہا جاتا ہے سے رابطہ کیا اور یہ بات طے ہو گئی
کہ عمران اس لافنگ کلر کی جگہ لے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس
کے گروپ کی جگہ لے کر ان کے نام پر یہ اڈہ تباہ کرے گی جبکہ اس

دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن گروپ کو ایکریمیا بھیجا جائے
تاکہ یہ بات ایکریمیا پر ثابت ہو جائے کہ اڈے کی تباہی میں پاکیش
سیکرٹ سروس کا ہاتھ نہیں ہے لیکن جب اس پلاننگ کا علم سر سلطا
کو ہوا تو انہوں نے صدر صاحب سے بات کی۔ صدر صاحب نے اس
پلاننگ پر تشویش کا اظہار کیا اور ایکریمیا کے صدر سے گارنٹی لے لی ک
بی ایکس میزائلوں کو پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا
ادھر عمران نے لافنگ کلر سے جو بات کی تھی اس کی ٹیپ ایکریم
ایجنٹ نے حاصل کر لی۔ لافنگ کلر کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ اس نے
اس ایجنٹ کو ہلاک کر دیا لیکن ٹیپ اس دوران سپار گو بھیجی جا چکی
تھی۔ لافنگ کلر نے اس کی اطلاع عمران کو دے دی تھی۔ اس طرح
یہ پلان ویسے ہی ختم ہو گیا۔ ادھر کنگز نے اپنی ایک سپیشل ایجنٹ
لورین اور اس کے گروپ کو سپار گو بجھوایا تھا تاکہ وہ عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر سکے۔ لورین کے پاس یہ ٹیپ پہنچی تو
اسے معلوم ہو گیا کہ اطلاع عمران کو بھی مل چکی ہے اور ہو سکتا ہے کہ
عمران اب سپار گو نہ آئے۔ اس طرح ان کا پلان ختم ہو جائے گا چنانچہ
لورین نے براہ راست عمران سے ٹرانسمیٹر پر بات کی اور اسے بحیثیت
دوست سپار گو آنے کی دعوت دی تو عمران نے یہ دعوت قبول کر لی۔
لورین کا مقصد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سپار گو بلانے کا
یہی ہے کہ وہ اچانک حملہ کر کے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
خاتمہ کر سکے۔ عمران نے مجھے یہ ساری رپورٹ دی تو میں نے ایک نیا

تیب دیا ہے اور اس مشن کے تحت عمران تمہارے ساتھ
جائے گا تمہارے علاوہ ٹائیگر بھی ساتھ ہو گا۔ نئے پلان کے
عمران اور تم لوگوں نے وہاں اس لورین اور اس کے گروپ
کر اس میزائل اڈے میں وائرلیس بم رکھنا ہو گا۔ پھر تم لوگوں
ار گو سے اس لورین سمیت ایکریمیا پہنچنا ہو گا۔ اس کے بعد اس
ن بم کو ڈی چارج کر کے اس اڈے کو تباہ کیا جائے گا تاکہ
ا سیکرٹ سروس پر کسی طرح بھی اس کا الزام نہ آ سکے اور مزید
لسلے میں شوگران سے سرکاری سطح پر بات ہو چکی ہے۔ شوگران
ے ایجنسی ان میزائلوں کے اڈے کو تباہ کرنے کے لئے اپنے طور
کرے گی۔ تاکہ جب یہ اڈہ تباہ ہو تو یہی سمجھا جائے کہ یہ کام
ن نے کیا ہے کیونکہ ان میزائلوں سے شوگران کو اتنا ہی خطرہ
نا پاکیشیا کو۔ لیکن شوگران کے خلاف ایکریمیا کھل کر جوابی حملہ
کر سکتا۔ جبکہ وہ پاکیشیا کے خلاف ایسا کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ
ایک لحاظ سے آپ لوگوں کے اب تک کے سرانجام دیئے گئے
شنوں سے منفرد اور مختلف ہو گا۔ کوئی سوال"..... چیف ایکسٹو
ری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

سر کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ شوگران کی وہ ایجنسی ہی میزائلوں کو
رنے کی کارروائی کرے ہم نہ کریں تاکہ لورین اور اس کے
ب پر یہ بات مکمل طور پر واضح ہو جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
ہیں کر رہی"..... صدیقی نے کہا۔

"شوگران کی وہ ایجنسی اس قابل نہیں ہے کہ اتنا بڑا مشن
دے سکے۔ سپار گو میں ایکریمیا نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں ک
ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے"..... چیف نے کہا۔
"لیکن چیف۔ ہمارا کام تو متضاد ہے۔ ہم لورین اور ا
گروپ کے سامنے ہونے کے باوجود کس طرح اڈے کے خلا
کریں گے۔ یا تو یہ ہو کہ ایک گروپ خفیہ طور پر کام کرے ا
اوپن رہے"..... چوہان نے کہا۔
"نہیں۔ ایکریمیا کو بہرحال یہ معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا
سروس کا گروپ وہاں کام کر رہا ہے اور اس طرح تمام پلان ہی
جائے گا"..... چیف نے کہا۔
"لیکن سر۔ پھر یہ کام بیک وقت کیسے ہو گا۔ یہ بات ہماری
نہیں آ رہی"..... صدیقی نے کہا۔
"عمران اس مشن میں تمہارا لیڈر ہے۔ وہ خود اسے ممکن بنا
تمہارا کام صرف اس کے احکامات کی تعمیل کرنا ہو گا اور بس۔
تم وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے
رہے بلکہ تم صرف عمران کے دوست ہو اور صرف سیاحت
عمران کی دعوت پر جا رہے ہو۔ سب کا تعلق پاکیشیا کے اخبار
اور تم سیاحت کے ساتھ ساتھ اخبار کے لئے مواد بھی حاصل کر
اس سلسلے میں تمہارے کاغذات تیار کرا دیئے گئے ہیں۔ لورین
کا گروپ یا ایکریمیا کے حکام اگر اس کی چیکنگ کریں گے تو ان

وم ہو گا کہ کاغذات درست ہیں۔ اس لئے انہیں کسی طرح کا بھی
ا نہیں ہو گا"..... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

سیاہ رنگ کی کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو
پارکنگ کی طرف مڑنے کی بجائے مخالف سمت میں آگے بڑھ کر کل
کی عمارت کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی عمارت کی عقبی طرف بنے ہو
ایک چھوٹے سے پورچ میں جاکر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی کا
عقبی دروازہ کھلا اور لورین باہر آگئی۔ اسی لمحے پورچ کے ساتھ چھو
سے برآمدے میں موجود دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا ایکریمین باہر آ
اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں لورین کو سلام کیا۔

" مجھے تمہاری رپورٹ ملنے پر بے حد حیرت ہوئی ہے وکی
شوگرانی بھی بی ایکس میزائل کے خلاف یہاں کام کر رہے ہیں
لورین نے آگے بڑھتے ہوئے اس ایکریمین نوجوان سے مخاطب ہو
کہا۔

" مادام۔ یہ شوگرانی یہاں آیا تو بطور سیاح تھا لیکن چونکہ آپ

یہاں آنے والے ہر فرد کی مسلسل چیکنگ کی جارہی ہے اس لئے
ی بھی چیکنگ کی گئی۔ اس نے یہاں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ
ل کر لی۔ ہم نے اس رہائش گاہ کے فون کو ٹیپ کرنے کا
ات فوری کر دیا۔ اس نے یہاں سے شوگران فون کال کی اور
لون کال سے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ شوگران ایجنٹ ہے اور بی
ں میزائلوں کے اڈے کے خلاف کام کرنے کے لئے آیا ہے۔ چنانچہ
ے بے ہوش کر کے وہاں سے یہاں لایا گیا اور آپ کو اطلاع دی
..... وکی نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے تفصیل بتائی۔ وہ دونوں اس
ت ایک راہداری میں سے گزر رہے تھے۔

"پہلے مجھے اس کال کی ٹیپ سنواؤ"..... لورین نے کہا۔

"یس مادام۔ ادھر آجائیے"..... وکی نے کہا اور پھر وہ لورین کو ایک
ں نما کمرے میں لے آیا۔ لورین اس کمرے میں پہنچ کر بڑی سی دفتری
کے پیچھے موجود اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جبکہ وکی نے دیوار
نصب ایک الماری کے پٹ کھولے اور اندر سے ایک جدید ساخت
یپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور پھر جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ
ل کر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر میں اسے ایڈجسٹ کیا
پھر ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا اور خود بھی میز کی دوسری طرف
ی پر بیٹھ گیا۔ ٹیپ ریکارڈر سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے
ں تھی پھر رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"یس شاموتو سپیکنگ"..... ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

"کوسکی بول رہا ہوں باس"..... ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... شاموتو نے پوچھا۔
"باس۔ میں سپارگو پہنچ گیا ہوں۔ میں نے پرائیویٹ رہائش
بھی حاصل کر لی ہے اور اب میں وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہو
یہاں میں نے چیک کیا ہے کہ یہاں ہر آنے والے کی انتہائی سختی
چیکنگ اور نگرانی کی جا رہی ہے۔ میری بھی نگرانی ہو رہی ہے۔
نگرانی کرنے والے صرف تعاقب تک ہی محدود ہیں البتہ سپارگو
داخل ہوتے وقت میرے کاغذات انتہائی سختی سے چیک کئے گئے
پھر ان کی باقاعدہ شوگران سے تصدیق کرائی گئی۔ اس کے بعد مسل
نگرانی ہوتی رہی اور اب بھی اس رہائش گاہ کے باہر نگرانی کرنے وا
موجود ہیں"..... کوسکی نے کہا۔
"کیا صرف تمہاری نگرانی کی گئی ہے یا سب کے ساتھ ایسا ہی ہ
رہا ہے"..... باس نے پوچھا۔
"سب کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے باس"..... کوسکی نے جو
دیا۔
"تم ایسا کرو کہ ان نگرانی کرنے والوں کو جھٹک کر جس قد
ممکن ہو سکے بی ایکس میزائلوں کے اڈے کا سراغ لگاؤ اور اس کے
مجھے رپورٹ دو تاکہ میں گروپ بھجواؤں۔ ہم نے یہ کام جلد از جلد
ہے کیونکہ حکومت شوگران نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان میزائلوں ک
قیمت پر تباہ کیا جائے گا"..... باس نے کہا۔

ہیں باس"..... کوسکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹیپ خاموش
وکی نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈ آف کر دیا۔
اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شوگران بھی ان میزائلوں کے
کام کر رہا ہے لیکن اگر اس کوسکی کو ہلاک کر دیا گیا تو پھر
ان دوسرے ایجنٹ بھجوا دے گا۔ اس لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ
واپس بھجوا دیا جائے اور صرف نگرانی کی جائے تاکہ جب گروپ
ائے تو پھر ان کا خاتمہ اکٹھے ہی کیا جا سکے"..... لورین نے کہا۔
مادام اب جبکہ اسے بے ہوش کیا جا چکا ہے تو لامحالہ اسے معلوم
ائے گا کہ اس کے ساتھ کچھ ہوا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ
ں چلا جائے۔ اس لئے کیوں نہ اس سے اس کے گروپ کے بارے
تفصیلات حاصل کر لی جائیں اور پھر اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا
ئے۔ اس طرح اس گروپ کو یہاں بلوا کر ان کا خاتمہ کیا جائے"۔
نے جواب دیا تو لورین کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر
ے۔
"گڈ۔ وکی۔ تم نے واقعی بڑی ذہانت آمیز تجویز دی ہے۔ گڈ۔
یک ہے۔ آؤ"..... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے
کھڑی ہوئی۔ وکی کا چہرہ بھی لورین کی طرف سے تعریف سن کر
رت سے کھل اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد لورین وکی کے ساتھ دوسرے
ے میں داخل ہوئی تو وہاں لوہے کی کرسی پر ایک شوگرانی آدمی جکڑا
ا بیٹھا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اس کرسی کے سامنے کچھ

فاصلے پر ایک کرسی موجود تھی۔ لورین اس کرسی پر بیٹھ گئی۔
"اسے ہوش میں لے آؤ"..... لورین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
سے کہا اور وکی نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اسے
پر جکڑے ہوئے کوسکی کے قریب لے جا کر اس نے اس کا ڈھکن
اور شیشی کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے
ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی واپس جیب میں رکھ
اور واپس آکر لورین کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد
کوسکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے
اس کی گردن سیدھی ہو گئی پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس
آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی پھر یہ دھند صاف ہوتی چلی گئی
کوسکی نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا
ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اب اس کے چہرے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کی آنکھیں سامنے کرسی
بیٹھی ہوئی لورین اور ساتھ کھڑے وکی پر جم گئی تھی۔
"یہ۔ یہ۔ کیا ہے۔ آپ کون ہیں اور میں کہاں ہوں"..... کو
کے منہ سے بے اختیار نکلا۔
"مسٹر کوسکی۔ تم نے اپنی رہائش گاہ سے اپنے باس شاموتو کو
فون کال کی ہے اس کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے اور اس میں تم
خود ہی اس بار کا اقرار کیا ہے کہ تم یہاں پی ایکس میزائلوں کے اڈے
کو ٹریس کرنے کے لئے آئے ہو تاکہ تمہارا گروپ آکر ان میزائلوں

ہا کر سکے اور تمہارا تعلق شوگران کی کسی ایجنسی سے ہے یہاں تک
مجھے معلوم ہو گیا ہے لیکن اب تم ہمیں یہ بتاؤ گے کہ شوگران کی
اس ایجنسی سے تمہارا تعلق ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔
لورین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں تو سیاح ہوں۔ میرا کسی ایجنسی سے کیا تعلق اور آپ کون
ہیں"..... کوسکی نے کہا۔
"میرا نام لورین ہے اور میں سپارگو کی چیف ہوں۔ اگر تم ضد کرنا
چاہتے ہو تو تمہیں ٹیپ بھی سنوائی جا سکتی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر
تم نے زبان نہ کھولی تو تمہاری روح سے بھی معلومات اگلوائی جا سکتی
ہیں"..... لورین نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مس لورین۔ میں واقعی عام سا سیاح
ہوں اور نہ ہی میں نے کوئی فون کیا ہے"..... کوسکی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"وکی اس کی زبان کھلواؤ۔ لیکن خیال رکھنا اسے ہلاک نہیں ہونا
چاہئے"..... لورین نے وکی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس مادام"..... وکی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل
گیا۔
"کوسکی آخری بار کہہ رہی ہوں کہ عذاب مت جھیلو۔ سب کچھ بتا
دو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ لیکن میں بھی کوئی
عام سی عورت نہیں ہوں۔ میرا تعلق بھی ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی

سے ہے اور تم جیسے ایجنٹوں کی زبان کھلوانے کی مجھے تربیت حاصل ہے اور تجربہ بھی اور سنو۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گی اور بے شک تم اس اڈے ٹریس کر کے اپنے باس کو رپورٹ دے دینا کیونکہ اس اڈے کا مجھے بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ میری نگرانی میں آتا ہے"..... لورین نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم کیوں یہ سب کچھ معلوم کرنا چاہتی ہو۔ تمہیں اس سے کیا دلچسپی ہے"..... کوسکی نے جواب دیا۔

"میری دلچسپی صرف اتنی ہے کہ میں اپنے باس کو اطلاع دے سکوں کہ شوگران کا فلاں گروپ اس اڈے کے خلاف کام کر رہا ہے اور بس"..... لورین نے جواب دیا۔ اسی لمحے وکی واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں ایک بڑا سا لوہے کا بنا ہوا ہیلمٹ سا اٹھایا ہوا تھا۔

"سوری مس لورین۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا اور یہ بھی سن لو کہ تم جو کچھ میرے ساتھ کرو گی اس کی اطلاع بھی بہرحال باس تک پہنچ جائے گی اور پھر تم پر جو قیامت ٹوٹے گی اس کا اندازہ تمہیں اس وقت ہوگا۔ شوگران کو تم کمزور نہ سمجھو"۔ کوسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے سر پر چڑھاؤ اور کام شروع کر دو"..... لورین نے کہا اور وکی نے آگے بڑھ کر لوہے کا بنا ہوا ہیلمٹ کوسکی کے سر کے گرد رکھ دیا جو اس کی گردن اور کاندھوں پر جا کر ٹک گیا اور پھر اس نے ایک طرف لٹکی ہوئی تار کا دوسرا سرا دیوار کے ساتھ موجود ساکٹ میں لگایا

اور ہیلمٹ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ اس بٹن کے ساتھ ہی ایک ناب موجود تھی۔ اس نے ناب کو دونوں انگلیوں سے آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور ناب کے اوپر موجود ڈائل پر سوئی آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگی۔ کوسکی کا جسم یکلخت تڑپنے لگ گیا لیکن جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ تیز حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ وکی ناب گھماتا رہا اور سوئی آہستہ آہستہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے لورین نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وکی نے ناب کو تیزی سے واپس گھما دیا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے وہ ہیلمٹ دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی کوسکی کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔ کانوں اور نتھنوں سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر نے یکلخت جھٹکا کھایا۔ ایک لمحے کے لئے سیدھا ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے سائیڈ میں گر گیا۔ کوسکی کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں کے کناروں سے نیلے رنگ کی جھاگ سی باہر نکل آئی۔

"اوہ۔ یہ تو ہلاک ہو گیا۔ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول موجود تھا۔ اس نے خود کشی کر لی ہے"..... لورین نے حیران ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ یہ تو واقعی ختم ہو گیا ہے"..... وکی نے اس طرح افسوس بھرے لہجے میں کہا جیسے کوسکی نے خود کشی کر کے ان کے

سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا ہو۔

" عجیب ایجنٹ تھا یہ کہ معمولی سے ساؤنڈ تشدد کو بھی برداشت نہیں کر سکا"..... لورین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ ابھی تو ساؤنڈ ریز نے پوری طرح طاقت ہی نہ پکڑی تھی"..... وکی نے ساکٹ سے تار کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

" اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو۔ پھر دفتر میں آجاؤ"..... لورین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس کمرے کے دروازے سے باہر آ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اسی آفس میں پہنچ گئی۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

" جس نمبر پر اس نے فون کیا تھا وہ نمبر معلوم ہے تمہیں"۔ لورین نے پوچھا۔

" یس مادام۔ مجھے چیک کرنا پڑے گا"..... وکی نے کہا۔

"چیک کر کے بتاؤ"..... لورین نے کہا۔

" میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"..... وکی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چٹ تھی یہ نمبر ہے مادام اور شوگران کے دارالحکومت میں واقع ریڈی کلب کا نمبر ہے میں نے معلوم کرایا ہے۔ شاموتو اس کلب کا منیجر ہے"..... وکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ"..... لورین نے کہا تو وکی خاموشی سے

باہر چلا گیا تو لورین نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

" سپارگو سے لورین بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"۔ لورین نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف سپیکنگ"..... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

" لورین بول رہی ہوں چیف"..... لورین کا لہجہ اس بار خاصا مؤدبانہ تھا۔

" یس کیا رپورٹ ہے"..... چیف نے پوچھا تو لورین نے کوسکی کی گرفتاری سے اب تک کے سارے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

" شوگرانی ایجنٹ بھی اس کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن اس سے پہلے تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں پہنچی"..... چیف کے لہجے میں حیرت تھی۔

" یس چیف۔ یہ اچانک ہی اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے"..... لورین نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اس بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں کہ یہ کون سی ایجنسی ہے۔ بہرحال تم چوکنا رہو گی اور ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت پاکیشیا ایئرپورٹ سے البائن کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ البائن سے وہ سپارگو

پہنچے گا۔ تم پوری طرح ہوشیار رہنا"۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہ

" ٹھیک ہے چیف۔ میں اور میرے آدمی ہر لحاظ سے ہوشیا
ہیں"..... لورین نے کہا۔

" تم نے فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہاتھ نہیں ڈال
دینا۔ ورنہ تم مار کھا جاؤ گی۔ جب تمہیں مکمل طور پر یقین ہو جائے کہ
وہ کسی صورت نہیں بچ سکے گا پھر اس پر فوری اور اچانک ہاتھ
ڈالنا"..... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں پہلے اس کے ساتھ چوہے او
بلی کا کھیل کھیلوں گی۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ وہ اس بار کسی صورت
بھی زندہ واپس نہیں جائے گا۔ یہ میرا دعویٰ ہے"..... لورین نے بڑے
بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اس کے سامنے مجھے کال نہیں کرنا۔ نہ ٹرانسمیٹر پر اور نہ فون پر۔
اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے اور ساتھ ہی پوری طرح ہوشیار
رہنا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بے وقوف بناتا رہے اور اپنا کام
کر جائے"..... چیف نے کہا۔

آپ قطعی بے فکر رہیں۔ چیف۔ لورین ایسا تر نوالہ نہیں ہے"۔
لورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ وش یو گڈ لک"..... چیف نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لورین نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ
کر وہ دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ہوائی جہاز کی کشادہ سیٹ پر عمران پھیل کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے
نا سر پشت سے لگا رکھا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن ایک تو
ں کے مخصوص خراٹوں کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں اور دوسرا
ں کی پیشانی پر موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ عمران سونے کی بجائے
ہ سوچنے میں مصروف ہے۔ جہاز کو پاکیشیا سے پرواز کئے دو گھنٹے گزر
چکے تھے اور عمران مسلسل دو گھنٹوں سے اسی حالت میں تھا۔ اس کے
ساتھ والی سیٹ پر صدیقی بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر چوہان اور خاور
بیٹھے ہوئے تھے۔ اس سے پیچھے والی سیٹ پر نعمانی اور ٹائیگر موجود تھے
مران کے علاوہ باقی سب ساتھی مختلف رسائل اور اخبارات پڑھنے میں
مصروف تھے۔ عمران سمیت وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اتنے طویل عرصے سے صرف سوچ
رہے ہیں یا سو رہے ہیں"..... اچانک صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو

کر کہا۔

" میں خواب میں سوچ رہا ہوں"..... عمران نے اسی طرح آنکھ
بند رکھتے ہوئے جواب دیا اور صدیقی اس کے اس جواب پر بے اخ
ہنس پڑا۔

" کیا سوچ رہے ہیں"..... صدیقی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" یہ تو جب نیند سے جاگوں گا تو اگر خواب یاد رہ گیا تو بتا سکو
گا"..... عمران نے جواب دیا اور صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب سونے اور سوچنے کا کام اکٹھا کرتے ہیں صدیقی
عقبی سیٹ سے چوہان نے کہا۔

"یہی تو مشکل ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ عمران صاحب کیا کر رہ
ہیں۔ میں گذشتہ دو گھنٹوں سے یہی سوچ کر خاموش رہا ہوں کہ شا
عمران صاحب سو رہے ہیں"..... صدیقی نے کہا۔

" اور میں گذشتہ دو گھنٹوں سے یہ سوچ رہا تھا کہ رسالوں مے
موجود تصویروں میں نجانے اتنی کشش کیوں ہوتی ہے کہ مسلسل ا
گھنٹوں سے دیکھنے کے باوجود نظریں نہیں ہٹتیں"..... عمران نے
یکلخت آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ نے خواب میں کیسے دیکھ لیا کہ رسالے میں تصویریں
ہیں"..... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم جاگتے میں خواب دیکھ رہے تھے اور میں سوتے میں۔ دیکھنا تو
دونوں طرف موجود رہا"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا

صدیقی کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا چوہان جو ان کی طرف
ہہ تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ جب سے چیف نے ہمیں اس مشن کے لئے
ب کیا ہے میرے ذہن میں مسلسل یہ الجھن موجود ہے کہ آخر آپ یا
اس مشن کو کیسے مکمل کریں گے۔ ظاہر ہے وہ لورین اور اس کے
ی چوبیس گھنٹے ہمیں نظروں میں رکھیں گے"..... صدیقی نے کہا۔

" ہم خواب میں مشن مکمل کر لیں گے۔ دیکھتے رہیں دوسرے"۔
ران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب آپ نے لامحالہ کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا
ہ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہم اس لورین کو بیوقوف بنا کر اپنے ساتھ
ے پر لے جائیں گے اور پھر وہاں خصوصی بم رکھ کر ہنستے کھیلتے
اپس آجائیں گے"..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

" تمہاری بات سن کر آج مجھے یقین ہو گیا کہ تم واقعی انتہائی ذہین
اقع ہوئے ہو۔ میزائلوں کا اڈہ واقعی ایک پکنک پوائنٹ ہو گا جہاں
ررین ہمیں سیر کرانے لے جائے گی"..... عمران نے جواب دیا تو
وہاں اس کی طنزیہ بات پر بے اختیار شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

" اگر لورین نے آپ کو دعوت دی تھی تو آپ اکیلے چلے جاتے۔
میں ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی"..... صدیقی نے کہا۔

" کمال ہے۔ نہ گواہ نہ باراتی۔ اکیلا دولہا کیا وہاں جا کر بھاڑ جھونکے
ا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صدیقی اور چوہان اس بار

بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید
بات ہوتی۔ پائلٹ کی طرف سے الباین کے دارالحکومت کیانگ
پورٹ پر جہاز کے لینڈ کرنے کا اعلان نشر ہونا شروع ہو گیا اور جہاز
موجود تمام مسافر بلٹیں وغیرہ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

"کیانگ سے سپارگو جانے کے لئے ہمیں فلائٹ کب ملے گی
صدیقی نے بیلٹ باندھتے ہوئے پوچھا۔

"جب سواریاں پوری ہو جائیں گی"..... عمران نے جواب دیا
صدیقی ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔

"ویسے اگر سپارگو جزیرہ نہ ہوتا تو واقعی وہاں جانے کے لئے بر
سفر سب سے بہتر رہتا"..... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ کسی جہاز میں بس رکھ کر اس پر بیٹھ جائیں گے
عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر
دیا۔

تھوڑی دیر بعد جہاز لینڈ کر گیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت
چیکنگ کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد ایئر پورٹ سے باہر آ
تو صدیقی اور باقی ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آ
لیکن وہ خاموش رہے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کیں او
انہیں رائل ہوٹل چلنے کا کہہ دیا اور کچھ دیر بعد وہ ایک عظیم الشان او
جدید طرز تعمیر کے حامل ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ ہوٹل میں ان کے کمرے
پہلے سے شاید بک کرا دیئے گئے تھے اس لئے کاؤنٹر پر پہنچ کر عمران نے

ی کاغذات کاؤنٹر پر رکھے۔ انہوں نے اندراج کر کے دو سوئٹس کی
ا عمران کی طرف بڑھا دیں اور تھوڑی دیر بعد عمران اپنے
ں سمیت دوسری منزل پر بنے ہوئے ایک سوٹ میں پہنچ چکا تھا۔

مران صاحب۔ ہم نے تو سپارگو جانا تھا"..... صدیقی نے کہا۔

ہاں اگر چھوہارے نہ ملے تو پھر واپس آنا پڑے گا"..... عمران نے
، دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس
نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے
ل کرنے شروع کر دیئے۔

ریڈ سی کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

میں علی عمران بول رہا ہوں کیانگ سے۔ شاموتو سے بات
..... عمران نے کہا۔

دوسرے نمبر پر ٹرائی کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر
ئل کرنے شروع کر دیئے۔

یس ماتاشی نائٹ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
سنائی دی۔

کیانگ سے علی عمران بول رہا ہوں۔ شاموتو سے بات
ں"..... عمران نے کہا۔

ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاموتو بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مر
سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں کیانگ سے"..... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ میرا آدمی وہاں پکڑا گیا ہے اور اس نے خ
کر لی ہے اور انہوں نے ریڈ سی کلب کا نمبر اور میرا نام بھی ٹر
ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہاں نائٹ کلب میں شفٹ ہونا
وہاں ان لوگوں نے انتہائی سخت ترین چیکنگ کر رکھی ہے"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اسے خود کشی کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ مقصد صرف
کہ ان کے علم میں آ جائے کہ شوگران بھی سپارگو میں کا
ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہمارے آدمی کے دانت میں زہریلا کیپسول موجود تھا۔ ش
پر کوئی ایسا تشدد کیا گیا ہے کہ وہ کیپسول چبانے پر مجبور ہو گ
پھر دباؤ اس قدر پڑا کہ کیپسول ٹوٹ گیا۔ ورنہ اسے خود کشی کر
تو ضرورت واقعی نہ تھی"..... شاموتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے ایک ہی آدمی بھیجا تھا یا ٹیم بھیجی تھی"..... عمرا
پوچھا۔
"فی الحال تو ایک ہی آدمی بھیجا تھا تاکہ وہاں کے ماحول کا
کیا جا سکے۔ اس نے فون پر جو رپورٹ دی اس کے مطابق وہا
والے ہر آدمی کی انتہائی سخت ترین اور مسلسل چیکنگ ک

شاموتو نے جواب دیا۔
ا پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ تمہارے آدمی نے خود کشی کی ہے
اں نے تمہارے کلب کا نمبر اور نام بھی معلوم کر لیا ہے"۔
نے کہا۔
یڈ سی کلب میں میرے آدمیوں نے ایک ایکریمی کو مشکوک
پکڑ لیا۔ اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق
ا کی خفیہ تنظیم کنگز سے ہے اور کنگ کے چیف نے اسے
اسے سپارگو جا کر لورین سے ملنے ور پھر لورین سے مل کر یہاں
حکم دیا تھا۔ وہ آدمی لورین سے ملا تو لورین نے اسے بتایا کہ ریڈ
ب کے مینجر شاموتو کا ایک آدمی یہاں پکڑا گیا اور جب اس سے
ہ کی گئی تو اس نے کچھ بتائے بغیر خود کشی کر لی اور اس نے جو
ل مجھے کی تھی وہ ٹیپ کر لی گئی تھی اور جدید مشینری کے ذریعے
لوم کر کے یہ معلوم کر لیا گیا کہ کال ریڈ سی کلب میں کی گئی
... شاموتو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
د پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے"..... عمران نے پوچھا۔
عمران صاحب۔ اس طرح تو میرے آدمی وہاں جا کر ضائع ہو
گے۔ اس لئے مجھے آپ کی کال کا انتظار تھا۔ اب آپ جیسے حکم
میں ویسے ہی کروں گا"..... شاموتو نے جواب دیا۔
شوگرانی سیاح تو سپارگو جاتے ہی رہتے ہوں گے۔ تم تین چار
ں کے گروپ کو سیاحوں کے روپ میں وہاں بھیجو لیکن انہیں

منع کر دو کہ وہ تمہیں کوئی کال نہ کریں اور وہاں بھی کوئی مش
حرکت نہ کریں اور نہ اپنے پاس کوئی اسلحہ رکھیں البتہ وہ پبلک
بوتھ سے ایسی کالیں ایک دوسرے کو کریں جس سے واضح طور
معلوم ہو سکے کہ وہ میزائلوں کا اڈہ تلاش کرنے آئے ہیں البتہ ا
کوئی اشارہ ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے وہ صرف مشکوک ہو جائ
بس۔ اس طرح ہمارا کام ہو جائے گا اور تمہارے آدمی بھی بچ
گے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اب اي
ہو گا"..... شاموتو نے جواب دیا۔

" ایسے آدمی نہ بھجوانا جن کے دانتوں میں زہریلے کیپسول
ہوں کیونکہ اب سب سے پہلے انہوں نے یہی چیکنگ کرنی ہے۔
عمران نے کہا۔

" او کے۔ میں خیال رکھوں گا"..... شاموتو نے جواب دیا۔

" شکریہ۔ گڈ بائی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ر
رکھ دیا۔

" تو آپ رپورٹ لینے کے لئے یہاں ٹھہرے تھے"..... صدیقی
کہا۔

" ہاں۔ کیونکہ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ لورین اور
کے ساتھی واقعی وہاں بے حد فعال اور چوکنا ہیں"..... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"ایک بات تم سب اپنے دماغ میں اچھی طرح بٹھا لو کہ ہم مشن
کرنے نہیں جا رہے۔ ہم واقعی وہاں سیر و تفریح کرنے جا رہے ہیں
ے ذہنوں پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران نے
راتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ مشن نہیں ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ دراصل میں نے چیف کو چکر دیا ہے۔ ان حالات میں
مشن مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم وہاں صرف تفریح کریں گے اور
اپس آ جائیں گے۔ اب جبکہ حکومت ایکریمیا نے گارنٹی دے دی
کہ بی ایکس میزائل پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں کئے جائیں
تو ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے مشن بہرحال شوگرانی ایجنٹ ہی
کریں گے اب کریں یا ہمارے آنے کے بعد بہرحال ہم نے نہیں
"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں"..... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں
باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"ہاں۔ تم لوگوں کو شکوہ تھا کہ تمہارے گروپ کو باہر مشن پر
لے جایا جاتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس بار تمہیں سیر و تفریح
دی جائے اور سچی بات یہ ہے کہ میں بھی مسلسل کام کر کر کے
اور اعصابی طور پر تھک گیا ہوں اس لئے میں نے بھی مشن کا بہانہ
ہے۔ ہم نے صرف تفریح کرنی ہے صرف تفریح۔ البتہ اپنی حفاظت

کے لحاظ سے ہم نے ہر طرح چوکنا رہنا ہے اور بس"۔ عمران مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک با رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے ڈائریکٹ کر کے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤ بٹن پہلے سے ہی پریس تھا اس لئے عمران نے دوبارہ لاوڈر کا بٹن پ نہ کیا تھا۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز دی۔

"سپارگو کا رابطہ نمبر بتا دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طر سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ا نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آ سنائی دی۔

"ماسٹر کلف کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹو آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف آفس"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام لورین سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے جانتی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو لورین بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی سنائی دی۔

شکر ہے اس بار تم نے مادام لورین نہیں کہا ورنہ پاکیشیا سے ا تک کا سفر بدمزہ ہو جاتا"..... عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ے لہجے میں کہا۔

یہ تم ایئر پورٹ سے ہوٹل کیوں شفٹ ہو گئے ہو۔ میں تو یہاں ارا انتظار کر رہی ہوں۔ میں نے سمجھا تھا کہ تم دوسری فلائٹ سے ر گو آجاؤ گے"..... لورین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ ہمیں بس پر سفر کر کے سپارگو ا چاہیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ سیاحت کی جاسکے اور میرا خیال تھا کہ اید یہاں سے سپارگو تک کوئی زمینی راستہ موجود ہو۔ آخر دریا پر بھی پل بنائے جاتے ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو لورین بے اختیار ھلاھلا کر ہنس پڑی۔

"ابھی سمندر پر پل بنانے کا رواج نہیں پڑا۔ اس لئے تم فلائٹ کے ریعے ہی آجاؤ۔ یہاں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کی سیاحت کے ئے بہت کچھ موجود ہے"..... لورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن جہاز کا کرایہ تو بہرحال بس سے زیادہ ہی ہوگا اور بزرگ سیاح ہتے ہیں کہ پردیس میں رقم کم خرچ کی جائے اور سیاحت زیادہ کی جائے"..... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو تم فکر نہ کرو۔ جتنا تمہارا خرچہ ہو گا وہ
سپار گو حکومت دے کر تمہیں واپس بھیجے گی"..... لورین نے کہا۔
"اوہ۔ پھر تو طیارہ بھی چارٹرڈ کرایا جا سکتا ہے"..... عمران
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بے شک کرا لو"..... لورین نے جواب دیا۔
"اوکے۔ اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ۔ اب جلد ہی تم
جلوہ دیکھنے کو مل جائے گا"..... عمران نے کہا۔
"تم ایئر پورٹ پر اتر کر مجھے فون کر لینا۔ میں خود ایئر پورٹ پر
دکھانے پہنچ جاؤں گی"..... لورین نے کہا۔
"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں خود آنا پڑے گا جلوہ دکھانے
لئے۔ میں تو سمجھا تھا کہ سپار گو کی حدود میں پہنچتے ہی ہر طرف بس تم
ہی جلوہ ہو گا"..... عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا تو دوس
طرف سے لورین کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔
"بس بس اتنا ہی کافی ہے۔ مجھ پر عاشق ہونے کی ضرورت نہیں
ہے۔ مجھے عاشقوں اور پاگلوں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا"
لورین نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اور پاگلوں اور عاشقوں میں تو فرق محسوس ہوتا ہی ہو گا"۔ عمرا
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور لورین ایک بار پھر ہنس پڑی۔
"بہت خوب۔ تمہاری یہی باتیں تو دوسروں کے لئے مقناطیسی
کشش رکھتی ہیں۔ بس اب آ جاؤ"..... دوسری طرف سے بڑے لا

لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران
مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"عمران صاحب۔ کاش آپ مس جولیا کو ساتھ لے آتے"۔ صدیقی
مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو اب تک شہید ہو چکا ہوتا"..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور
قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"براڈ ہاؤس"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ کماچو سے بات ہو سکتی ہے"۔ عمران
نے کہا۔
"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ کماچو بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور
کرخت آواز سنائی دی۔
"تمہارا نام تو بڑا موسیقیت بھرا ہے لیکن تمہاری آواز اور لہجہ بڑا
کرخت ہے ورنہ میرا خیال تھا کہ کماچو کی آواز بھی اس کے نام کی طرح
نرم اور ملائم ہو گی"..... عمران نے کہا۔
"کون بول رہے ہو"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا گیا۔
"تمہارے سکیرٹری نے تمہیں میرا نام نہیں بتایا کہ علی عمران

بول رہا ہے"...... عمران نے کہا۔
"علی عمران۔ کون علی عمران۔ میں تو کسی علی عمران کو
جانتا۔ کہاں سے بول رہے ہو"..... دوسری طرف سے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
"۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ مجھے تو آپ کی آوا
پہچان لینی چاہئے تھی۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔ کیا پا
سے"..... اس بار کماچو کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ بے چینی
تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کیانگ سے ہی بول رہا ہوں۔ رائل ہوٹل سوٹ نمبر ا
دوسری منزل"..... عمران نے جواب دیا۔
"اوہ آپ اور یہاں۔ آپ نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی۔ میں ا
پورٹ پر آپ کا استقبال کرتا۔ بہرحال میں آ رہا ہوں"..... دوسر
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران ۔
رسیور رکھ دیا۔

"یہ کماچو صاحب کا کیا حدود اربعہ ہے جو پرنس آف ڈھمپ کو ت
جانتا ہے مگر علی عمران کو نہیں جانتا"..... صدیقی نے حیرت بھرے لہ
میں کہا۔

"اس سے آج تک بحیثیت علی عمران کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔
یہ شخص ایکریمیا میں ایک نائٹ کلب کا مالک تھا۔ وہاں اس نے ایک

گروپ بنایا ہوا تھا۔ ایک مشن کے دوران اس سے ٹکراؤ ہوا
اس سے دوستی ہو گئی۔ اس نے وہاں میری خاصی مدد کی۔ پھر
ہوا کہ وہاں اس کا گروپ اس سے باغی ہو گیا ہے اور یہ وہاں
فٹ کر کے یہاں کیانگ میں آکر آباد ہو گیا۔ انتہائی تیز طرار آدمی
اس سے ہمیں لورین اور اس کے گروپ کے بارے میں بیک
معلومات مل سکتی ہیں"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد
ے پر دستک ہوئی اور صدیقی نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو دروازے
ایک درمیانے قد کا آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خشک کھجور کی طرح
سوکھا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن اس کی مونچھیں اتنی بڑی تھیں کہ
سے بھی کافی نیچے تک لٹک رہی تھیں۔
آؤ آؤ۔ خوش آمدید"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو
تیزی سے اندر داخل ہوا۔
بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے پرنس۔ بڑے طویل عرصے
..... کماچو نے آگے بڑھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے
ئے کہا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف بھی کرا دیا۔
صدیقی۔ سروس روم کو کال کر کے جوس منگوا لو"۔ عمران نے
کو بٹھاتے ہوئے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا
اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔
تو آپ کا اصل نام علی عمران ہے لیکن میں آپ کو پرنس ہی کہوں

گا میری زبان پر یہی چڑھا ہوا ہے"..... کماچو نے مسکراتے ہوئے ک

"پھر جو نام میری زبان پر چڑھا ہوا ہے میں وہ لوں گا تم ناراض
جاؤ گے۔ ٹمبا کو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کماچو بے ا
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس نام سے واقعی مجھے چڑ ہے کیونکہ مجھے تمباکو سے نف
ہے"..... کماچو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر کماچو ہی ٹھیک ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا ا
اس نے جوس کا ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور ٹرالی د
ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ یہاں کیسے پرنس۔ میرے لائق کوئی خدمت بتائیں"۔
نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں ایک بظاہر غیر سرکاری تنظیم ہے کنگز۔ اس کی ا
ایجنٹ ہے لورین۔ وہ آج کل سپارگو کی انچارج بنی ہوئی ہے۔ کی
اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"جانتا تو نہیں ہوں لیکن معلومات بہرحال مل سکتی ہیں"۔
نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے حاصل کرو گے"..... عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا میں میرے خاص آدمی ہیں جو ایک گھنٹے کے اندر ا
سب معلومات مہیا کر سکتے ہیں"..... کماچو نے کہا۔

"سپارگو میں تمہارے خاص آدمی ہیں یا نہیں"..... عمران نے
ا۔

"نہیں سپارگو کے ساتھ میرا کوئی لنک نہیں ہے"..... کماچو نے
ب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کماچو۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ سپارگو میں ایکریمیا کا میزائلوں
ہ ہے جو زیر زمین ہے اور خفیہ ہے مجھے اس کے بارے میں
مات چاہئیں"..... عمران نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں"..... کماچو نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر
کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
ع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی دبا ہوا تھا۔ اس لئے دوسری
ے بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی پھر دوسری
ف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیری شوٹنگ کلب"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیانگ سے کماچو بول رہا ہوں ہیری۔ کیا تمہارا یہ نمبر محفوظ
"..... کماچو نے کہا۔

"ہاں بالکل محفوظ ہے۔ بولو"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپارگو میں ایکریمیا کا میزائلوں کا خفیہ اڈہ ہے اس کے بارے میں
ں معلومات چاہئیں۔ رقم تمہاری مرضی کی لیکن معلومات میری
ضی کی ہونی چاہئیں"..... کماچو نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات چاہئیں تمہیں"..... ہیری نے کہا۔

"میری پارٹی سے بات کر لو۔ وہ تمہیں تفصیل بتا دے گی"۔ ... نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مسٹر ہیری۔ اس کا محل وقوع۔ اس کے خفیہ راستے۔ نقشہ وہاں کام کرنے والے افراد۔ جو بھی زیادہ سے زیادہ معلومات آپ کر سکیں"..... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ فون کماچو کو دیں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا عمران نے فون کماچو کے حوالے کر دیا۔

"کماچو یہ بہت لمبا کام ہے۔ اگر تم مجھے دس ہزار ڈالر دو تو تمہیں کیانگ میں ایک آدمی کی ٹپ دے سکتا ہوں۔ وہ آدمی اڈے کی تعمیر میں بذات خود شامل رہا ہے اور اس کے بعد وہ چار ... تک وہاں گارڈ کا کام کرتا رہا ہے۔ پھر اسے ایک حادثہ پیش آگیا ...ے اس کا ایک بازو کٹ گیا اور اسے بھاری رقم دے کر ریٹائر کر گیا۔ وہ تب سے کیانگ میں ہی رہ رہا ہے"..... ہیری نے کہا۔

کماچو نے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا ...

"ٹھیک ہے۔ دس ہزار ڈالر تمہیں مل جائیں گے"..... کماچو ... کہا۔

"اس آدمی کا نام گرینگو ہے۔ وہ کیانگ کے نواحی علاقے اتاشا ... رہتا ہے۔ اتاشا میں ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے جس کا نام گرین ویلی ... اس ہوٹل میں اس کا بڑا لڑکا جس کا نام جیکب ہے بطور ہیڈ ویٹر کام کر ... ہے۔ اس کے ذریعے گرینگو سے ملا جا سکتا ہے۔ تم اسے میرا نام

دینا۔ وہ چاہے تو مجھ سے فون پر بات کر لے۔ وہ تمہارے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا"..... ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"..... کماچو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ چلیں گے ساتھ یا میں گرینگو کو یہیں لے آؤں"..... کماچو نے پوچھا۔

"تم اسے ٹریس کر کے یہیں لے آؤ تاکہ میں اس سے تفصیلی بات کر سکوں"۔ عمران نے کہا تو کماچو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر کماچو کی طرف بڑھا دی

"یہ رکھ لو"..... عمران نے گڈی کماچو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو پرنس"..... کماچو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور گڈی لے کر اس نے جیب میں رکھ لی اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ لوگ آرام کریں۔ میں اس سے ساری بات چیت کر لوں گا اور کل صبح یہاں سے سپار گو روانہ ہوں گے"..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سوائے ٹائیگر کے سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ ٹائیگر نے عمران کے ساتھ ہی اس سوٹ میں رہنا تھا۔ عمران بھی اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے جو اس دوران ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف رہا تھا چونک کر سر اٹھایا۔

"یس کم ان"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور

کماچو اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کا ایک بازو کٹا ہوا تھا۔

" یہ گرینگو ہے پرنس اور گرینگو یہ پرنس ہے۔ان کے متعلق میں پہلے ہی بتا چکا ہوں"..... کماچو نے عمران اور گرینگو کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور گرینگو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

" بیٹھو"۔ عمران نے کہا اور کماچو اور گرینگو دونوں سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" ٹائیگر۔کافی کا کہہ دو"..... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور فون کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں۔کیا کچھ بات ہوئی ہے"..... عمران نے کماچو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس پرنس۔گرینگو واقعی سب کچھ جانتا ہے۔ہیری کے علاوہ یہ میرا بھی واقف ہے۔یہ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہے"..... کماچو نے جواب دیا۔

" جناب کماچو صاحب بہت بڑے آدمی ہیں ان کا تو میرے گھر خود چل کر آجانا ہی میرے لئے اعزاز ہے۔آپ فرمائیں آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں سب کچھ بتا دوں گا"...... گرینگو نے جواب دیا تو عمران نے اس سے میزائلوں کے اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔یہ گفتگو تقریباً ایک گھنٹے تک

جاری رہی۔اس دوران کافی بھی پی جاتی رہی۔

" گڈ شو گرینگو۔تم نے واقعی ہم سے تعاون کیا ہے۔اس لئے تمہیں انعام بھی ملے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے الماری میں رکھے ہوئے بریف کیس میں سے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیں۔ عمران نے دونوں گڈیاں گرینگو کی طرف بڑھا دیں۔

" اوہ۔اوہ یہ تو بہت زیادہ ہیں"...... گرینگو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" یہ تمہارا انعام ہے گرینگو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گرینگو نے کرسی سے اٹھ کر سلام کیا اور پھر دونوں گڈیاں باری باری اٹھا کر اپنی جیبوں میں ڈال لیں۔

" او کے کماچو۔تمہارا بھی بے حد شکریہ۔پھر واپسی پر ملاقات ہو گی"۔عمران نے اٹھتے ہوئے کہا

" میرے لائق مزید کوئی خدمت ہو تو بتائیے"..... کماچو نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں عمران سے مصافحہ کر کے واپس چلے گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

سپارگو

حصہ دوم

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

● — عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب سپارگو پہنچا تو وہاں قدم قدم پر موت کے پھندوں نے اس کا استقبال کیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ان پھندوں سے بچ نکلے — یا — ؟

● — لورین — جس نے خود عمران کو سپارگو آنے کی دعوت دے ڈالی۔ کیا واقعی عمران نے یہ دعوت قبول کر لی — یا — ؟

● — ماسٹر کلف — جو سپارگو کا پولیس چیف تھا اور جس کا دعویٰ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی سپارگو میں دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ کیا ماسٹر کلف کا دعویٰ درست نکلا — یا — ؟

● — کاسکو — جہاں عمران داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن وہ وہاں صرف گھوم پھر کر واپس آ گیا۔ کیوں — ؟ کیا عمران بے بس ہو گیا تھا۔ یا — ؟

● — عمران کا سپارگو میں اصل مشن کیا تھا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا یا نہیں

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز واقعات سے پُر۔ بے پناہ سسپنس اور ایڈونچر ایکشن سے بھرپور ایک منفرد انداز کا یادگار ناول (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایکشن سے بھرپور منفرد ناول

ٹائٹ پلان

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل، پاکیشیا کے اہم ترین ایٹمی ریسرچ سنٹر کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہتا تھا۔ ایک ایسا منصوبہ۔ کہ تل ابیب میں صرف ایک بٹن دبتے ہی پاکیشیا کا اہم ترین ایٹمی سنٹر تباہ ہو جاتا۔

عمران ہنگامی طور پر صرف چند ساتھیوں کے ساتھ براہ راست اسرائیل پر چڑھ دوڑا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اسرائیل کی حدود میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا۔ جوانا۔ ایک نئے اور انوکھے کردار میں اسرائیل کے یہودی تاجروں کے ساتھ بار کرتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

منصوبے کی تکمیل میں صرف دس سیکنڈ باقی رہ گئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت بے بس ہو کر رہ گئی۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں منصوبے کی تکمیل پر صدر اور وزیر اعظم کا فاتحانہ رقص۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ جو زندگی میں پہلی بار مکمل شکست سے دوچار ہونے پر مجبور ہو گئی۔ ان آخری دس سیکنڈوں کی اعصاب شکن روئیداد۔ جن میں سے ایک ایک لمحہ ل کی فتح اور پاکیشیا کی شکست کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر — ؟ مسلسل اور نہ ختم ہونے والا تیز ایکشن۔ وقت کی نبض روک دینے والا سسپنس۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
سپارگو
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! سپار گو کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ عروج کی طرف تیزی سے بڑھتی ہوئی اس کہانی کو پڑھنے کے لئے آپ بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کم نہیں ہیں۔

واہ کینٹ سے محترمہ نصرت' مسرت' بلی اور حمیرا صاحبہ اپنے مشترکہ خط میں لکھتی ہیں۔ "ہم بہنیں آپ کے ناول انتہائی شوق سے پڑھتی ہیں اور ہمیں آپ کے ناول اس قدر پسند ہیں کہ ہمیں تعریف کے لئے مناسب الفاظ نہیں مل رہے۔ آپ کا ناول "سفلی دنیا" اور "پرنس کاچان" ہمیں بے حد پسند آئے ہیں۔ یہ دونوں ناول اپنے اپنے لحاظ سے انتہائی منفرد' دلچسپ اور معلومات افزا ثابت ہوئے ہیں۔ خاص طور پر سفلی دنیا تو بے حد پسند آیا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ آئندہ بھی شیطانی قوتوں کے خلاف ناول لکھتے رہیں کیونکہ اس طرح آپ انتہائی موثر انداز میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ نوجوان نسل اس بے راہ روی کے دور میں آپ کے ناولوں سے یقیناً شر اور خیر میں تمیز کرنے لگ گئی ہے اور حقیقتاً آپ کے ناول نوجوان نسل کی خیر کی طرف رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے

رہے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان ناولوں کی فہرست ضرور قارئین کی رہنمائی کے لئے شائع کریں جن میں پہلی بار سیکرٹ سروس کے ارکان اور خاص طور پر جوزف' جوانا اور ٹائیگر وغیرہ سامنے آئے ہیں"۔

محترمہ نصرت' بلی اور حمیرا صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ خیر اور شر کی ازل سے جاری جنگ پر مشتمل ناول انشاء اللہ میں آئندہ بھی لکھتا رہوں گا۔ تاکہ قارئین کو معلوم ہو سکے کہ شر کی نمائندگی صرف مجرم ہی نہیں کرتے اور بھی بے شمار چہرے ایسے ہیں جو شر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جہاں تک ان ناولوں کی فہرست کا تعلق ہے جن میں آپ کے پسندیدہ کردار پہلی بار سامنے آئے ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ ایسی فہرست مرتب کر کے شائع کر سکوں لیکن یہ کوشش کب پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے اس کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے لئے کافی وقت چاہئے البتہ اگر قارئین میں سے کوئی صاحب یہ کوشش کر کے مجھے فہرست ارسال کر دیں تو پھر یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے اور میں ان کا پیشگی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ قارئین اس طرف ضرور توجہ دیں گے تاکہ دوسرے قارئین بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

پتوکی ضلع قصور سے محترم محمد علی عمران صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور خاص طور پر ایکشن اور مزاح سے بھرپور ناول زیادہ پسند آتے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں سائنس کو انتہائی ترقی یافتہ دکھاتے ہیں اور جدید سے جدید ترین ایجادات سے بھی ہم قارئین کو متعارف کراتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ اکثر قدیم ڈائل والے فون استعمال کرتے ہیں جبکہ اب تو پسماندہ ملکوں میں بھی نمبر پریس کرنے والے فون آ گئے ہیں اور ڈائل والے فون قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ کیا آپ اس کی وضاحت فرمائیں گے"۔

محترم محمد علی عمران صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ڈائل والے فون اور نمبر پریس کرنے والے فونز کے سلسلے میں لکھا ہے اکثر قارئین اپنے خطوط میں اس کا ذکر کرتے ہیں تو محترم عرض یہ ہے کہ ڈائل والے فون کچھ عرصہ کے لئے متروک ضرور ہو گئے تھے لیکن اب تو ترقی یافتہ ملکوں میں بھی ڈائل والے فون زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان سے رانگ نمبر پر کال کم ہوتی ہے اور وہ زیادہ دیرپا بھی ہوتے ہیں اور ان کی کارکردگی بھی زیادہ پائیدار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب مارکیٹ میں انتہائی جدید فون ڈائل والے بھی میسر آ رہے ہیں۔ بہرحال ڈائل فون یا نمبرز پریس کرنے والے فون ہر شخص کی اپنی ذاتی پسند کی بات ہوتی ہے۔ اس لئے دونوں ہی استعمال ہوتے رہتے ہیں اور یہی بات آپ ناولوں میں دیکھتے ہوں گے کہ کہیں نمبرز پریس کرنے والے فون استعمال ہوتے ہیں تو کہیں ڈائل والے فون۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پرانی جہلم تحصیل سرائے عالمگیر سے محترم عبدالرشید صاحب لکھتے

ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کا ناول سفلی دنیا مجھے خصوصی طور پر بے حد پسند آیا ہے۔ یہ واقعی بے مثال تحریر ہے جس نے ہم نوجوانوں کی خیر و شر کے بارے میں درست اور واضح رہنمائی کی ہے لیکن اس ناول سے ایک بات عیاں ہو گئی ہے کہ عمران جو ویسے تو دنیا کے ہر علم میں ماہر ہے اور اس کی مہارت کا بڑے بڑے قابل لوگ بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں وہ روحانی علوم میں انتہائی کم علم ثابت ہوا ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے"۔

محترم عبدالرشید ناز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کے بارے میں آپ نے واقعی دلچسپ بات لکھی ہے۔ ویسے اس کی وضاحت تو عمران کو از خود کرنی چاہئے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اس کی وجہ دراصل ان علوم کا ماورائی ہونا ہے۔ سائنس اور اس قبیل کے دوسرے دنیاوی علوم کو تو ہر شخص حاصل کر سکتا ہے اور ان میں ماہر بھی ہو سکتا ہے لیکن ماورائی علوم کی دنیا ہی علیحدہ ہے۔ ان کا حصول اور ان میں کسی حد تک مہارت کا حصول عام دنیاوی علوم کی طرح نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس حد تک عام مسلمان ان کے بارے میں اعتقاد اور یقین رکھتا ہے اس لحاظ سے تو عمران کسی لحاظ سے بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام — آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... لورین نے کہا۔

"فرانک بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... لورین نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کیانگ کی زیر زمین دنیا کے ایک آدمی کماچو نے عمران سے ہوٹل میں جا کر ملاقات کی ہے اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹوں بعد وہ ایک اور آدمی گرینگو کے ساتھ دوبارہ عمران کے کمرے میں گیا اور انہوں نے وہاں کافی دیر لگائی ہے۔ پھر وہ دونوں واپس چلے گئے ہیں۔ اس کے بعد عمران کا ایک آدمی ایئرپورٹ گیا ہے اور اس نے کل صبح کی فلائٹ سے سیٹیں ریزرو کرائی ہیں سپارگو کے لئے"..... فرانک نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کماچو اور گرینگو کے بارے میں تفصیل کیا ہے۔ عمران کیوں ان سے ملا ہے اور ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں"..... لورین نے پوچھا۔

"اس کے لئے ان سے پوچھ گچھ کرنا پڑے گی اور اس کی اطلاع لامحالہ اس عمران تک پہنچ جائے گی جبکہ آپ نے منع کیا ہوا ہے کہ جب تک عمران کیانگ میں موجود ہے اسے یا اس کے ساتھیوں کو نہ چھیڑا جائے"...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ جب عمران وہاں سے روانہ ہو جائے تو تم ان دونوں سے معلومات حاصل کر کے ماسٹر کلف کو رپورٹ دینا۔ وہ مجھے رپورٹ دے دے گا"..... لورین نے کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے فرانک نے کہا اور لورین نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں ماسٹر کلف سے بات کراؤ"..... لورین نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ماسٹر کلف بول رہا ہوں مادام"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کلف کی آواز سنائی دی۔

"میرے پاس آفس میں آجاؤ۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح

فلائٹ سے سپار گو آرہا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ان کے آنے سے پہلے ام معاملات کو تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے"..... لورین نے کہا۔

"یس مادام۔ میں حاضر ہو جاتا ہوں"..... ماسٹر کلف نے جواب دیا ر لورین نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر تک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"..... لورین نے کہا تو دروازہ کھلا اور ماسٹر کلف اندر ل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"..... لورین نے کہا اور ماسٹر کلف میز کی دوسری طرف موجود ی پر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر کلف۔ عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت سپار گو آرہا ہے اور پانچوں آدمی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوں گے۔ اس وہ انتہائی تربیت یافتہ ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ عمران ی یقیناً اپنے ذہن میں کوئی خاص پلاننگ لے کر آرہا ہوگا۔ اس لئے ں چاہتی ہوں کہ ان کے آنے سے پہلے ہم آپس میں ہر بات کو تفصیل طے کر لیں"..... لورین نے کہا۔

"مادام۔ آپ پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ آپ چاہتی کیا ہیں"..... ماسٹر ف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا بنیادی مقصد عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہے"۔ ین نے جواب دیا۔

"تو پھر اس میں پلاننگ کی کیا ضرورت ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ

ہمارے پاس اتنے وسائل موجود ہیں کہ ہم پوری فلائٹ کو ہی فضا میں
کریش کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ایسا نہ چاہیں تو ایئرپورٹ پر اچانک ان
فائر کھولا جا سکتا ہے اور اگر آپ ایسا بھی نہ چاہیں تو جن کاروں
ٹیکسیوں میں وہ ایئرپورٹ سے باہر آئیں انہیں اڑایا جا سکتا ہے
ماسٹر کلف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لورین بے اختیار ہنس پڑی۔
"اگر عمران اور اس کے ساتھی اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے تو ا
تک لاکھوں بار ہلاک ہو چکے ہوتے۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ
ہیں ماسٹر کلف۔ ان کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں"..... لورین نے کہا۔
"مادام میں آپ کی بات کی نفی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن یہ ضرور عر
کروں گا کہ آپ انہیں ضرورت سے زیادہ اہمیت دے رہی ہیں۔ آ
نے دیکھ لیا ہے کہ یہاں سپارگو میں ہمارے پاس کس قدر وسائل ہ
اور کس قدر تربیت یافتہ افراد ہیں۔ وہ یہاں کسی صورت بھی ہما
مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں انہیں یق
طور پر موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ مجھے اجاز
دے دیں اور خود ایک طرف ہٹ جائیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ یہا
سپارگو میں کتنے سانس لیتے ہیں"..... ماسٹر کلف نے کہا۔
"جبکہ میں چاہتی ہوں کہ جب وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہو جائیں ت
ان پر اچانک وار کیا جائے تاکہ ان کی موت یقینی ہو سکے"..... لو
نے کہا۔
"میں نے عرض کیا ہے کہ آپ اپنے گروپ سمیت علیحدہ ہو جا

کے ساتھ جس انداز میں چاہیں ڈیل کرتی رہیں۔ مجھے کوئی
نہ ہو گا لیکن مجھے اپنے طور پر آزاد کر دیں کہ میں انہیں جس
چاہوں ہلاک کروں۔ ظاہر ہے اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں
اور اگر وہ بچ گئے تو وہ صرف پولیس اور میرے خلاف ہی کام
گے وہ آپ کے خلاف تو نہیں کریں گے اور اگر وہ ہلاک ہو گئے تو
تو بہرحال آپ کا ہی پورا ہو گا"..... ماسٹر کلف نے جواب دیتے
کہا۔
تم کب ان پر حملہ کرو گے"..... لورین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
میں جہاں چاہوں گا اور جب چاہوں گا حملہ کر دوں گا"..... ماسٹر
نے جواب دیا۔
تو پھر ایسا کرو کہ ایک روز انہیں میرے ساتھ رہنے دو۔ میں اسے
بتا دوں گی کہ میں اور میرا گروپ تو ان کے خلاف کارروائی نہیں
گا جبکہ باقی لوگوں کی میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ دوسرے روز
اجازت ہو گی کہ تم جو چاہے کرو اور اگر اس نے تمہارے خلاف
ایکشن لیا تو میں تمہارے تحفظ کے لئے بھی آگے نہیں آؤں
لورین نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دوسرے روز
کے ساتھ باہر نہیں نکلیں گی"..... ماسٹر کلف نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ چلو ایسا کر لیتے ہیں۔ میں کل رات
ایکریمیا چلی جاؤں گی اور پھر ایک ہفتے بعد واپس آؤں گی۔ اگر

معلومات حاصل ہیں۔وہ انتہائی فعال، شاطر اور تیز آدمی ہے۔اس
وہ نہ ہی ماسٹر کلف کے قابو میں آئے گا اور نہ ہی اس نے آپ کی با
اعتماد کرنا ہے کہ آپ ایکریمیا جارہی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ا
وقت وہ بظاہر آپ کی دعوت پر آرہا ہے اس لحاظ سے تو آپ کی ایکر
واپسی بھی اسے مشکوک کر دے گی۔اس لئے میرا خیال ہے کہ آ
اپنی اس تجویز میں اس حد تک ترمیم کر دیں کہ اسے صاف بتا دیں
ماسٹر کلف اس کی جان کے درپے ہے اور خود بے شک نہ جائیں ا
کارروائی کریں۔دوسری صورت یہ ہے کہ اس کی آمد کے ساتھ ہی
کر اس پر پے درپے ہر طرف سے حملے شروع کرا دیں"۔رابرٹ
کہا۔

"تم نے واقعی مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ٹھیک ہے میں سو
ہوں اس بات پر۔میں دوبارہ تمہیں فون کروں گی"..... لورین نے
اور رسیور رکھ کر اس نے کرسی کی اونچی پشت کے ساتھ سر لگا
آنکھیں بند کر لیں۔اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئی تھیں
کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔پھر اس نے اچانک آنکھیں کھو
اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی حتمی نتیجہ
پہنچ چکی ہے۔رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شرو
دیئے۔

"رائل ہوٹل"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔

"سپارگو سے مادام لورین بول رہی ہوں۔آپ کے ہوٹل میں
پاکیشیا کے علی عمران صاحب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ان سے میری بات
کرادیں"..... لورین نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
تھوڑی دیر بعد رسیور سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران۔میں لورین بول رہی ہوں۔مجھے تمہیں یہ بتاتے ہوئے
انتہائی تکلیف ہو رہی ہے کہ مجھے فوری طور پر ایکریمیا واپس جانا پڑ رہا ہے
اور میں ایک ہفتے تک فارغ نہیں ہوں گی۔اگر تم چاہو تو ایک ہفتے
تک سپارگو میں اپنے طور پر تفریح کر لو یا اگر چاہو تو سپارگو کی بجائے
ایکریمیا آجانا جیسے تمہاری مرضی۔بہرحال میرا جانا انتہائی ضروری
ہے"..... لورین نے کہا۔

"ارے ارے ابھی تو میں مختصر ترین بارات لے کر آرہا ہوں اور تم
میدان چھوڑ رہی ہو۔اگر پاکیشیا کے رواج کے مطابق دو چار ہزار
باراتی لے کر آجاتا تو پھر کیا ہوتا"..... عمران نے کہا تو لورین بے اختیار
ہنس پڑی۔

"پھر تو شاید مجھے سپارگو نہیں بلکہ دنیا ہی چھوڑنی پڑ جاتی۔بہرحال
میں نے تمہیں اطلاع دے دی ہے۔اب جیسے تم کہو"..... لورین نے
کہا۔

"دیکھو لورین۔میں تو صرف تمہاری دعوت پر سپارگو آرہا ہوں

ورنہ اب مجھے وہاں کوئی کام نہیں ہے۔ اگر تم وہاں سے جا رہی ہو تو م
میرا وہاں جانا فضول ہے اور میں واپس پاکیشیا چلا جاتا ہوں البتہ اس
میری طرف سے تمہیں دعوت ہے کہ تم ایک ہفتے بعد پاکیشیا آجاؤ
میں تمہیں پاکیشیا کی سیر کراؤں گا اور یقین رکھو کہ پاکیشیا اس سپار گو
سے زیادہ حسین علاقہ ہے"..... عمران نے اس بار زیادہ سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"تمہارے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا ہے کہ تم ناراض ہو گئے ہو
لیکن میری واقعی مجبوری ہے"..... لورین نے کہا۔

"میں ناراض نہیں ہو رہا۔ مجبوری تو ہوتی ہی ہے۔ بہرحال تم نے
اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ میں واقعی واپس پاکیشیا چلا جاؤں گا
پھر ملاقات ہو جائے گی"..... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ میرا وعدہ کہ میں پاکیشیا ضرور آؤں گی۔ گڈ بائی"۔ لورین
نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے طویل سانس لیا اور کچھ دیر خاموش
بیٹھنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس فرانک بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی فرانک کی
آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں"..... لورین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"..... فرانک کا لہجہ یکدم انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"فرانک میں نے اپنی پلاننگ تبدیل کر لی ہے اور عمران ا

بانگ میں فون کر کے کہہ دیا ہے کہ مجھے انتہائی ضروری کام سے
یکریمیا جانا پڑ گیا ہے اس پر عمران نے بھی کہا ہے کہ وہ بھی سپار گو
نے کی بجائے واپس پاکیشیا چلا جائے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ
پاکیشیا جانے کا صرف ڈرامہ کرے گا اور اب وہ میک اپ میں اور
خفیہ طور پر سپار گو پہنچے گا۔ اس لئے تم نے اب اس کی انتہائی سخت
نگرانی کرنی ہے اور اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا جائے تو پھر
تم نے راستے میں پڑنے والے تمام ایئر پورٹس پر جہاں جہاں فلائٹ
نے رکنا ہو اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دینا ہے تاکہ اگر عمران راستے میں
کہیں ڈراپ ہو جائے تو ہمیں اطلاع مل جائے اور اگر وہ پاکیشیا پہنچ
جائے تو پھر بھی مجھے اطلاع ملنی چاہیئے اور اب تم نے مجھے سپیشل
ٹرانسمیٹر پر کال کر کے رپورٹ دینی ہے"..... لورین نے کہا۔

"لیکن مادام اس تبدیلی کی وجہ کیا ہے"..... فرانک کے لہجے میں
حیرت تھی۔

"بس میں نے ماسٹر کلف کی باتوں کی وجہ سے اپنی پلاننگ تبدیل
کی ہے۔ اب اگر عمران سپار گو آیا تو ماسٹر کلف اپنے طور پر اور میں اپنے
طور پر اس کی ہلاکت کے لئے کام کروں گی"..... لورین نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اور اگر مادام وہ واپس چلا گیا تب"..... فرانک نے کہا۔

"تب پھر یہاں مشن ختم۔ پھر مشن پاکیشیا میں مکمل ہوگا"۔
لورین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل

دبایا اور پھر ٹون آجانے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"سپار گو سے لورین بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"۔ لورین نے کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں نے عمران کے خلاف اپنی پلاننگ تبدیل کر لی ہے"..... لورین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کی وجہ"..... چیف کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

"چیف۔ دراصل ماسٹر کلف کی باتیں سن کر مجھے یہ خیال آیا کہ عمران کو اس انداز میں ڈیل کرنا زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے کیوں نہ اسے کھل کر ڈیل کیا جائے۔ مقصد تو بہرحال اس کی ہلاکت ہی ہے"..... لورین نے کہا۔

"لیکن اس طرح تمہارے لئے کام زیادہ مشکل ہو جائے گا کیونکہ عمران اب ہر لحاظ سے چوکنا ہو کر آئے گا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ہر لحاظ سے اس مشن میں آزاد رکھنا چاہتا ہوں۔ بس مجھے مشن میں کامیابی چاہئے"..... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف"..... لورین نے کہا۔

"لیکن اگر عمران واقعی واپس چلا گیا تو پھر اسرائیلی حکام کا مقصد تو پورا نہیں ہو گا"..... چیف نے کہا۔

"پھر میرا خیال ہے کہ میں خود اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا چلی جاؤں گی"..... لورین نے کہا۔

"بہرحال اگر ایسا ہوا تو بعد میں دیکھ لیں گے۔ عمران کی سپار گو آمد ہی بتا رہی ہے کہ اس کا مشن میزائلوں کے اڈے کی تباہی ہے ورنہ وہ جس ٹائپ کا آدمی ہے وہ صرف تمہاری دعوت پر دوڑ کر نہیں آسکتا"۔ چیف نے کہا۔

"میں بھی سمجھتی ہوں یہ بات۔ اس لئے تو میں نے پلاننگ تبدیل کی ہے"..... لورین نے جواب دیا اور دوسری طرف سے چیف نے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو لورین نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں۔ ماسٹر کلف سے بات کراؤ"..... لورین نے کہا۔

"یس مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر کلف بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ماسٹر کلف کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کلف۔ میں نے اپنی پلاننگ تبدیل کر لی ہے۔ اب میں

ایک ہفتے تک انڈر گراؤنڈ رہوں گی۔ تم اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جس طرح چاہو کام کر لو۔ بشرطیکہ عمران اب سپار گو آیا تو"..... لورین نے کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ وہ صبح کی فلائٹ سے آرہا ہے"..... ماسٹر کلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پہلے آرہا تھا لیکن پھر میری اس سے فون پر بات ہوئی ہے اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں انتہائی ضروری کام کے لئے فوری طور پر ایکریمیا جارہی ہوں اس پر اس نے کہا ہے کہ وہ صرف میری دعوت پر آرہا تھا۔ اگر میں ایکریمیا جارہی ہوں تو وہ بھی پاکیشیا واپس چلا جائے گا لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ پاکیشیا واپس جانے کا صرف ڈرامہ ہی کرے گا اور لامحالہ یہاں آئے گا البتہ اب وہ میک اپ میں آئے گا۔ میرے آدمی اس کی وہاں کیانگ میں نگرانی کر رہے ہیں۔ جیسے ہی مجھے اس کی یہاں آمد کی اطلاع ملی میں تمہیں اطلاع کر دوں گی اور اس کے یہاں پہنچنے کے ایک ہفتے تک کوئی کارروائی نہ کروں گی۔ تم اپنی کوشش کر لینا جب تم اپنی ناکامی کا اعلان کر دو گے تو پھر میں اپنی کارروائی کا آغاز کروں گی"..... لورین نے کہا۔

"آپ کو اسے فون نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اس طرح وہ ہوشیار ہو جائے گا۔ بہرحال پھر بھی وہ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا آپ کو ابھی معلوم ہی نہیں مادام کہ یہاں میں نے کیسے کیسے انتظامات کر رکھے ہیں۔ سپار گو کی فضا میں اڑنے والی ایک مکھی بھی میری نظروں سے

اوجھل نہیں رہ سکتی۔ عمران تو پھر بھی ایک آدمی ہے"..... ماسٹر کلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"..... لورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جب تم عمران سے ٹکراؤ گے تب تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کیا چیز ہے۔ اگر میں اسے فون نہ کرتی اور وہ غفلت میں مارا جاتا تو میرے ضمیر پر تمام عمر بوجھ ہی رہتا"..... لورین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

صدیقی اور چوہان بڑی حیرت بھری نظروں سے سپار گو ایئر پورٹ کو دیکھتے ہوئے باہر آ رہے تھے۔ وہ ابھی ایکریمیا سے آنے والی ایک فلائٹ پر سپار گو پہنچے تھے اور اس وقت وہ دونوں ہی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ لورین کی کال آنے کے بعد کہ وہ ایکریمیا واپس جا رہی ہے۔ عمران نے بھی اپنی پلاننگ تبدیل کر لی تھی۔ اس نے جو نیا پلان بنایا تھا اس کے مطابق وہ کیانگ سے واپس پاکیشیا پہنچے اور پھر پاکیشیا سے میک اپ وغیرہ کر کے وہ سب علیحدہ علیحدہ دو دو کی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر ایکریمیا پہنچے تھے۔ عمران نے اس مشن کو مکمل طور پر تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ صدیقی اور چوہان کے ذمے میزائلوں کے اڈے میں ایک خصوصی وائرلیس چارجر بم پہنچانا تھا جبکہ خاور اور نعمانی کے ذمے میزائلوں کی فیکٹری اور لیبارٹری کو ٹریس کر کے اس کے اندر بھی ویسا ہی بم پہنچانا تھا جبکہ عمران نے ٹائیگر سمیت اپنے اصلی روپ میں

سپار گو پہنچ کر وہاں اودھم مچانا تھا اور اس وقت تک اودھم مچانا تھا جب تک کہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد ان تینوں پارٹیوں نے علیحدہ علیحدہ ایکریمیا پہنچ کر اکٹھے ہونا تھا اور پھر وہاں بحیثیت پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی موجودگی کو ظاہر کرنا تھا اور پھر وہیں سے ان بموں کو ڈی چارج کر کے میزائلوں کے اس اڈے۔ فیکٹری اور لیبارٹری کو تباہ کرنا تھا تاکہ اس کا الزام کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نہ آ سکے بلکہ اسے شوگرانی ایجنٹوں کا ہی کارنامہ سمجھا جائے۔ عمران نے صدیقی اور چوہان کو ایک ہفتے کا وقت دیا تھا اور اس ایک ہفتے کے دوران انہیں ہر قیمت پر اپنا مشن مکمل کرنا تھا اس کے بعد ان کی واپسی ہو جانی تھی کمانچو کے آدمی گرینگو سے ملنے والی معلومات عمران نے صدیقی اور چوہان اور دوسرے ساتھیوں کو تفصیل سے بتا دی تھیں اور اس سلسلے میں پوری طرح بحث کر کے اس نے انہیں ہر لحاظ سے مشن کے لئے تیار کر دیا تھا۔ گرینگو نے سپار گو میں ماسٹر کلف اور اس کے آدمیوں کے بارے میں بھی تفصیلات بتائی تھیں جو عمران نے ان سب کو بتا دی تھیں چنانچہ اس پلان کے تحت اس وقت صدیقی اور چوہان ایکریمیا سے سپار گو پہنچے تھے۔ وہ نہ صرف ایکریمین میک اپ میں تھے بلکہ ان کے پاس ایکریمیا سے تیار کردہ ایسے کاغذات بھی تھے جن کی اگر ایکریمیا سے تصدیق کی جاتی تو انہیں درست قرار دیا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران نے خود ان کے چہروں پر خصوصی ساخت کا پرمانٹ میک اپ کر دیا تھا۔ تاکہ

میک اپ چیک کرنے والی مشینوں کو ڈاج دیا جا سکے۔ صدیقی اور وقت رابرٹ اور چوہان ہیری کے ناموں سے سپارگو پہنچے تھے اور کاغذات کی رو سے ان دونوں کا تعلق ایکریمیا کے ایک ایسے ادارے سے تھا جو پوری دنیا میں نایاب قسم کی جڑی بوٹیاں تلاش کر کے انہیں سرکاری اور غیر سرکاری ریسرچ لیبارٹریوں کو فروخت کرتا تھا۔ صدیقی اور چوہان بھی ایسی ہی جڑی بوٹیوں کی تلاش میں سپارگو آئے تھے انہیں معلوم تھا کہ خاور اور نعمانی بھی مختلف میک اپ میں اسی فلائٹ پر ہی سپارگو آئے ہوں گے لیکن چونکہ عمران نے ان کا میک اپ علیحدہ کیا تھا اس لئے انہیں ان کے متعلق علم نہ تھا البتہ چونکہ عمران نے بتایا تھا کہ وہ چاروں اسی فلائٹ سے سپارگو جا رہے ہیں اس لئے انہیں بہرحال یہ معلوم تھا کہ وہ دونوں بھی اسی فلائٹ سے سپارگو پہنچے ہوں گے جبکہ عمران نے ٹائیگر سمیت بعد کی کسی فلائٹ سے یہاں پہنچنا تھا۔ ایئرپورٹ سے باہر آکر وہ دونوں ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

"لگژری ہوٹل چلو"..... صدیقی نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی چوہان بھی بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں بریف کیس تھے جو انہوں نے اپنے پیروں میں رکھ لئے تھے۔

"یہاں میٹر نہیں چلتے جناب۔ اس لئے ہوٹل تک کا کرایہ پچاس ڈالر ہوگا"..... ٹیکسی ڈرائیور نے مڑ کر ان دونوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"..... صدیقی نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک جھٹکے سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"یہاں نایاب قسم کی جڑی بوٹیاں کہاں مل سکیں گی"..... صدیقی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور بے اختیار چونک پڑا۔

"نایاب جڑی بوٹیاں۔ تو آپ یہاں جڑی بوٹیوں کی تلاش میں آئے ہیں"..... ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا جڑی بوٹیوں کی تلاش جرم ہے"..... صدیقی نے شاید اس کے ہنسنے کی وجہ سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ دراصل مجھے ہنسی اس لئے آئی تھی کہ پوری دنیا سے لوگ سپارگو میں حسین لڑکیوں کی تلاش میں آتے ہیں اور آپ جڑی بوٹیاں تلاش کرنے آئے ہیں"..... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اپنی اپنی فیلڈ ہے مسٹر ڈرائیور۔ ہمیں ایک بھی نئی جڑی بوٹی مل جائے تو ہمیں اس کا اتنا معاوضہ مل جاتا ہے کہ حسین لڑکیاں ہمارے قدموں کی خاک چھاننے پر مجبور ہو سکتی ہیں"..... صدیقی نے جواب دیا تو ڈرائیور نے بے اختیار سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ویسے میں نے کبھی خیال تو نہیں کیا لیکن یہاں شمالی حصے میں قدیم جنگلات موجود ہیں جنہیں ان کی اصل حالت میں رکھا گیا ہے۔ میرا خیال ہے ان جنگلات میں ہی جڑی بوٹیاں مل سکتی ہیں"..... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"ان جنگلات میں گھومنے پھرنے کی کوئی سہولت بھی ہے یا

نہیں"..... صدیقی نے پوچھا۔

"جناب وہاں جگہ جگہ مخصوصی ہٹس بنائے گئے ہیں جہاں جوڑے ہا
کر رہتے ہیں۔ باقاعدہ سڑکیں بھی بنی ہوئی ہیں ہر سہولت موجود ہے
لیکن اس کے باوجود ان جنگلات کا خاصا بڑا حصہ ابھی تک انتہائی دشوا
گزار اور گھنا ہے۔ پیدل تو وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے"..... ڈرائیور نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان جنگلات کے مرکزی علاقے کا کیا نام ہے"..... صدیقی نے
پوچھا۔

" رابن کمپلیکس۔ یہ ان جنگلات کا مرکزی علاقہ ہے۔ وہاں ہوٹل
کیفے۔ پٹرول پمپ بھی موجود ہیں اور وہاں سے جنگلات میں موجود ہٹس
بھی کرایہ پر حاصل کیے جا سکتے ہیں"..... ڈرائیور نے جواب دیا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ٹیکسی ایک عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مو
دی۔

" یہ لگژری ہوٹل ہے"..... صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" نہیں جناب۔ یہ چیکنگ سنٹر ہے۔ قانون کے مطابق آپ کی یہاں
چیکنگ ہو گی اور پھر آپ کے کاغذات پر اوکے کی مہر بھی لگ جائے گی
اور آپ کو ایک کارڈ بھی دے دیا جائے گا۔ اس کارڈ کی وجہ سے ا
پورے سپار گو میں آپ کی کہیں بھی چیکنگ نہ ہو گی اور قانون کے
مطابق سپار گو آنے والے ہر شخص کی چیکنگ یہاں ہونی ضروری ہے
ورنہ ہوٹل تو کیا پورے سپار گو میں آپ کو کہیں بھی کوئی جگہ نہ ملے

ہو گی"..... ڈرائیور نے ایک شیڈ کے نیچے ٹیکسی لے جا کر روکتے ہوئے
کہا۔

" تم ہمارا یہاں انتظار کرو گے"..... صدیقی نے ٹیکسی کا دروازہ
کھولتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں"..... ڈرائیور نے جواب دیا اور صدیقی اور چوہان ٹیکسی
سے اتر آئے۔ انہوں نے اپنے اپنے بریف کیس بھی اٹھا لئے تھے۔ تھوڑی
دیر بعد انہیں ایک بڑے ہال میں لے جایا گیا۔ ان کے بریف کیس ان
سے لے لئے گئے اور ان پر نمبر لگا کر ان نمبروں کی باقاعدہ رسید بھی
انہیں دے دی گئی۔ پھر انہیں باری باری مختلف کمروں میں لے جایا
گیا۔ ان کی جسمانی تلاشی لی گئی۔ مشینوں کے ذریعے ان کے جسموں کی
چیکنگ کی گئی حتیٰ کہ ان کے دانتوں کو بھی جدید مشینری کے ذریعے
چیک کیا گیا۔ انتہائی جدید ترین مشینری کے ذریعے ان کے میک اپ
چیک کئے گئے اور پھر آخری کمرے میں انہیں ان کے بریف کیس بھی
دے گئے اور کاغذات بھی۔ جن پر اوکے کی مہریں موجود تھیں اور ساتھ
ہی چیکنگ کارڈ بھی اور پھر وہ دونوں اپنے اپنے بریف کیس اٹھائے
واپس اس شیڈ میں پہنچ گئے جہاں ان کی ٹیکسی موجود تھی اور اس کا
ڈرائیور باہر کھڑا سگریٹ پی رہا تھا۔ وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ گئے تو
ڈرائیور نے آ کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور پھر ٹیکسی اس عمارت سے
نکل کر دوبارہ شہر کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی
دیر بعد وہ لگژری ہوٹل کی عظیم الشان عمارت میں پہنچ چکے تھے۔ ٹیکسی

سے اتر کر صدیقی نے کرایہ کے علاوہ ٹپ بھی دی اور پھر بریف
اٹھائے وہ دونوں ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہو گئے۔ ہوٹل کا
بے حد وسیع وعریض تھا اور اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجا
تھا۔ ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ عورتوں
مردوں کے لباس اور جو کچھ وہاں ہو رہا تھا اسے دیکھ کر صدیقی
چوہان دونوں کے چہرے بگڑ گئے ایک بار تو ان کا دل چاہا کہ
پورے ہوٹل کو ہی بم سے اڑا دیا جائے لیکن پھر انہیں خیال آ
سپارگو میں تو ہر جگہ اسی طرح شیطان کھل کر ناچ رہا ہو گا۔ وہ
کہاں بم ماریں گے۔ اس لئے وہ خون کے گھونٹ پیتے ہوئے کاؤ
طرف بڑھ گئے۔ جہاں چار لڑکیاں کھڑی ہنس رہی تھیں۔ ان
جسموں پر بھی لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ ان کے کمرے
پہلے سے بک تھے اس لئے ان دونوں کے کاغذات دیکھ کر لڑکیو
انہیں دو کمروں کی چابیاں دے دیں اور اس کے ساتھ ہی دو لڑ
ان کے بریف کیس اٹھائے انہیں ساتھ لے کر دوسری منزل پر ا
کمروں کی طرف بڑھ گئیں۔

"اور ہمارے لائق کوئی خدمت"..... لڑکیوں نے بڑے لاڈ
لہجے میں کہا۔

"تھینک یو"..... صدیقی نے لٹھ مار سے لہجے میں جواب دیتے
کہا اور لڑکیوں کے چہروں پر ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے
وہ واپس چلی گئیں۔

"لاحول ولا قوۃ۔ یہ ہوٹل یا قحبہ خانہ"..... صدیقی نے دروازہ بند کر
واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بریف کیس کو میز پر رکھ کر
کھولا اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک سگریٹ کا پیکٹ باہر نکالا۔
کھول کر اس نے ایک سگریٹ باہر نکالا اور سگریٹ کے فلٹر والے
کو اس نے میز پر دو تین بار آہستہ سے مارا اور پھر وہ اس سگریٹ کو
کر کمرے کے ایک ایک کونے کو چیک کرنے لگا۔ یہ ایک خاص
لت کا کا ٹیکر تھا۔ بریف کیس میں ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود
لیکن انہیں اس انداز میں رکھا گیا تھا کہ بظاہر وہ عام استعمال کی
ہیں نظر آتی تھیں اور ان پر ایسے مخصوص مادے چڑھائے گئے تھے کہ
ڑی کے ذریعے انہیں چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس سگریٹ نما
وص کا ٹیکر کی مدد سے صدیقی نے کمرے کا ایک ایک کونہ چیک
باتھ روم کو بھی اس نے اچھی طرح چیک کیا اور پھر جب اس کی
طرح تسلی ہو گئی کہ کمرے میں کسی قسم کا کوئی ڈکٹا فون موجود
ہے تو اس نے سگریٹ کے تمباکو والے حصے کو میز پر دو تین بار
وص انداز میں مارا اور پھر سگریٹ کو واپس پیکٹ میں رکھ کر اس
یکٹ کو واپس بریف کیس میں رکھا اور بریف کیس اٹھا کر اس
الماری کے ایک خانے میں رکھ دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا
ہان اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"..... چوہان
اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سب او کے ہے۔ اس لئے کھل کر بات کر سکتے ہو"..... صدیقی نے
مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ جو کچھ چوہان نے کہا تھا وہ کوڈ میں تھا۔
"میں نے بھی چیکنگ کر لی ہے۔ میرا کمرہ بھی او کے ہے لیکن
صدیقی یہاں ہمارا زیادہ دیر تک رہنا تو مشکل ہے۔ یہ تو شیطانی جزیرہ
ہے"..... چوہان نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"یہی بات میں بھی سوچ رہا ہوں اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ
عمران صاحب جولیا کو اپنے ساتھ کیوں نہیں لائے"..... صدیقی نے کہا
اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی۔ صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"..... صدیقی نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔
"میں سروس روم سے بول رہا ہوں جناب ہم آپ کو اپنے ہوٹل
میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر آپ کو ساتھی کی ضرورت ہو تو ہمارے
پاس ایک ہزار انتہائی خوبصورت اور تربیت یافتہ لڑکیاں موجود ہیں
ان کی تصویروں کا البم آپ کے کمرے کی الماری کے سب سے نچلے
خانے میں موجود ہے۔ اس میں نمبر بھی لگے ہوئے ہیں جو لڑکی آپ کو
پسند ہو۔ آپ ہمیں اطلاع کر دیں ہم آپ کو ساتھی بھجوا دیں گے۔ اس
کے علاوہ جناب ہر قسم کی منشیات بھی سپلائی ہو سکتی ہیں اور شراب
بھی اور اس کے علاوہ بھی جو آپ چاہیں آپ کو ہمارے ہوٹل میں مل
سکتا ہے"..... سروس روم سے بولنے والے نے پوری تقریر کرتے ہوئے

کہا۔
"ہم یہاں نایاب جڑی بوٹیوں کی تلاش میں آئے ہیں۔ ہمیں ان
لغویات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے آپ آئندہ فون نہیں کریں
گے"..... صدیقی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"نانسنس"..... صدیقی نے بے اختیار ہو کر کہا تو چوہان بے اختیار
ہنس پڑا۔
"ایک بات کہوں۔ یہاں پاکیشیائی بن کر ہم نہیں رہ سکیں گے۔
یہاں ہمیں ایکریمین بن کر ہی رہنا پڑے گا ورنہ ہم مشکوک ہو جائیں
گے"..... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم بھی ان لغویات میں پڑ جائیں"۔
صدیقی نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ میرا یہ مطلب کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ میں تو تم سے بھی
زیادہ ان لغویات سے نفرت کرتا ہوں لیکن اس طرح بات بات پر
ناک بھوں چڑھانا اور چہرے پر ناگواری اور نفرت کے تاثرات لے آنا
بھی تو ہمارے موجودہ میک اپ کے مطابق غلط ہے"..... چوہان نے
مسکراتے ہوئے کہا اور صدیقی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ دراصل یہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس
قدر نفرت انگیز ہے کہ باوجود کوشش کے طبیعت پر ملال آ ہی جاتا ہے۔
بہرحال میں کوشش کروں گا کہ اب تاثرات کی حد تک کردار کو
نبھاؤں"..... صدیقی نے کہا لیکن اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے

کھلا۔ وہ دونوں چونک کر دروازے کی طرف مڑے دروازے پر ایک نوجوان موجود تھا۔ دوسرے لمحے اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز فرش پر ماری اور بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔ صدیقی اور چوہان نے فوراً ہی سانس روکے اور اٹھ کھڑے ہوئے لیکن دوسرے لمحے صدیقی کو محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو کسی نے انتہائی تیز چلتے ہوئے سیلنگ فین کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ چند لمحوں تک اس کے ذہن میں یہ احساس باقی رہا پھر اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کے نقطے پیدا ہوتے ہیں اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کے نقطے پیدا ہونے شروع ہو گئے اور پھر ان نقطوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس کے ذہن میں روشنی پوری طرح پھیل گئی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن آنکھیں کھلنے کے باوجود اس کے شعور کو پوری طرح بیدار ہونے میں چند لمحے لگ گئے۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر تو چوہان بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے بعد دو کرسیوں پر عمران اور ٹائیگر اپنی اصل شکلوں میں اور اس کے بعد دو کرسیوں پر دو ایکریمین موجود تھے۔ عمران ہوش میں تھا اور اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک موجود نہ تھی۔ وہ بڑی اجنبی نظروں سے صدیقی

او دیکھ رہا تھا۔

"تم کون ہو مسٹر"..... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ تم تو ایشیائی لگ رہے ہو"..... صدیقی نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ہیری۔ ہم تو ہوٹل لگژری میں اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کمرے میں پھینکی اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اب یہاں ہوش آیا ہے"..... صدیقی نے جواب دیا۔

اسی لمحے چوہان نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم لوگ کیا کام کرتے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"ہم ایکریمیا کے ایک ادارے سے وابستہ ہیں۔ ہمارا کام نایاب جڑی بوٹیاں تلاش کرنا ہے۔ لیکن میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم کہاں ہیں اور کیوں ہمیں اس طرح جکڑا گیا ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ میں اور میرا ساتھی ٹائیگر دونوں سیاح ہیں۔ ہم بھی ہوٹل تھری سٹار میں اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک چھت سے دھواں سا نکلا اور ہمارے ذہن تاریک ہو گئے اور اب یہاں ہوش آیا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ساتھ بھی یہی ہوا ہے"..... اچانک آخری سرے پر بیٹھے

ہوئے ایکریمی نے کہا لیکن اس کا مخصوص قد وقامت بتا رہا تھا کہ ا
نعمانی ہے۔

"آپ کون صاحب ہیں"..... عمران نے گردن موڑ کر کہا۔ نعمانی
کے ساتھ خاور بھی ہوش میں آگیا تھا۔ ادھر ٹائیگر کے جسم میں بھی
حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے۔

"میرا نام جانسن ہے اور یہ میرا ساتھی ہے اس کا نام رافیل ہے۔ ہم
سیاحت کے لئے آج ہی یہاں آئے ہیں حالانکہ چیکنگ سنٹر میں ہمیں
باقاعدہ طور پر چیک کیا گیا لیکن پھر ہوٹل ریڈ مون میں ہمارے کمرے
میں کوئی چیز پھینکی گئی اور ہم بے ہوش ہو گئے اور اب یہاں ہوش آیا
ہے"..... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ آخر یہ سب کیا چکر ہے"..... عمران نے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سامنے دیوار میں موجود دروازہ
کھلا اور وہ سب چونک کر اس دروازے کو دیکھنے لگے۔ دروازے میں
سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور
اس کے جسم پر پولیس کی یونیفارم تھی۔ وہ اندر داخل ہو کر خاموشی
سے ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"پولیس۔ تو کیا ہم پولیس کی قید میں ہیں۔ مگر کیوں"..... صدیقی
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی پولیس کی قید میں ہو۔ کیونکہ تم سب ایک دوسرے
کے ساتھی ہو۔ تم پاکیشیائی ہو اور تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے

ابھی باس ماسٹر کلف مادام لورین کے ساتھ آرہا ہے۔ پھر تم سب کو
یہاں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"..... اس نوجوان نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی۔ لیکن پاکیشیائی تو یہ دونوں ہیں۔ ہم تو ایکریمین
ہیں"..... صدیقی نے کہا۔

"تم لوگوں نے شاید سپارگو کی پولیس کو احمق سمجھ رکھا ہے۔ یہ
ٹھیک ہے کہ تمہارے میک اپ چیک نہیں کئے جاسکے لیکن سپارگو
میں تو مکھی کی بھنبھناہٹ بھی باقاعدہ چیک کی جاتی ہے۔ تم سب نے
ہوٹلوں کے کمروں میں بیٹھ کر جو جو باتیں کی ہیں ان کی ٹیپس ماسٹر
کلف کے پاس موجود ہیں۔ تم نے یقیناً ان کمروں کو محفوظ سمجھ کر بات
چیت کی ہوگی لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ سپارگو کے ہر ہوٹل کے
کمرے۔ ہر کلب۔ ہر رہائش گاہ میں ایسی جدید مشینری نصب ہے کہ
جسے چیک نہیں کیا جاسکتا لیکن وہاں زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ باقاعدہ
سنا جاتا ہے۔ چیک کیا جاتا ہے اور تم سب نے اپنے اپنے ہوٹلوں میں
جو جو بات چیت کی ہے اس کے مطابق تم سب ایک دوسرے کے
ساتھی ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم یہاں
تخریب کاری کے لئے آئے ہو۔ پہلے تو ماسٹر کلف نے حکم دیا تھا کہ تم
لوگ جہاں بھی نظر آؤ۔ تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے لیکن پھر اس
نے اپنے حکم میں تبدیلی کر دی کیونکہ وہ مادام لورین کو بتانا چاہتا تھا
کہ جن لوگوں سے مادام لورین اس قدر خائف تھی وہ اس کے مقابل

کوئی حیثیت نہیں رکھتے"..... نوجوان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"..... عمران نے کہا۔

"میرا نام رچرڈ ہے"..... نوجوان نے جواب دیا۔

"مادام لورین تو ایکریمیا چلی گئی تھی۔ کیا اب وہ ایکریمیا سے واپس آرہی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایکریمیا نہیں گئی تھی۔ اس نے صرف تمہیں ایکریمیا جانے کے لئے کہا تھا۔ وہ یہیں موجود ہے"..... رچرڈ نے کہا۔

"لیکن اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی"..... عمران نے کہا۔

"مادام لورین تم سے بے حد خائف ہے۔ وہ تم سے دوستی کر کے اچانک تم پر حملہ کر کے تمہیں ہلاک کرنا چاہتی تھی لیکن ماسٹر کلف چاہتا تھا کہ تم پر تابڑ توڑ اور کھل کر حملے کئے جائیں جس پر مادام لورین نے ماسٹر کلف کو ایک ہفتے کی مہلت دے دی اور تمہیں کہہ دیا کہ وہ ایکریمیا جا رہی ہے اب دیکھو ماسٹر کلف نے تمہیں سپارگو میں داخل ہوتے ہی نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ جکڑ بھی لیا"..... رچرڈ نے کہا۔

"تمہیں ان تمام باتوں کا پوری طرح علم ہے۔ کیا تم ماسٹر کلف کے نائب ہو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں میں ماسٹر کلف کا نمبر ٹو ہوں اور یہ ہمارا خاص اڈہ ہے مجھے ماسٹر کلف نے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ میں خود یہاں تمہارے ہوش میں آنے پر تمہاری نگرانی کروں۔ اس لئے میں یہاں آیا ہوں"۔

رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا۔

"باس۔ چیف کا فون ہے"..... آنے والے نوجوان نے رچرڈ سے کہا۔

"اوہ اچھا"..... رچرڈ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے پیچھے اطلاع دینے والا نوجوان بھی باہر نکل گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری تمام پلاننگ مکمل طور پر فیل ہو گئی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے حالانکہ میں نے کمرے کو گائیگر سے چیک کیا تھا لیکن نجانے وہاں کیسی مشینری نصب تھی بہرحال اب ان کے آنے سے پہلے ہمیں ان کرسیوں سے نجات حاصل کرنی ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"اچھا تو تم ابھی تک سوچ ہی رہے ہو"..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے انتہائی پھرتی سے دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر اسی طرح دوڑتا ہوا واپس آیا اور پھر اس نے ہر کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کئے تو کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز غائب ہوتے چلے گئے۔ چند ہی لمحوں بعد صدیقی سمیت سب ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"سنو۔ اب کھلی جنگ شروع ہو چکی ہے اور فون آنے کا مطلب ہے کہ مادام لورین نے آنے سے انکار کر دیا ہو گا اب ایک ہی صورت ہے

کہ ہمیں اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا ہوگا اور اس ماسٹر کلف کو قابو میں کرنا ہوگا"..... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا ہی تھا کہ اسے دور سے تیز تیز قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف بڑھتی سنائی دیں۔

"سائیڈ پر ہو جاؤ"..... آنے والا ایک ہی ہے اور ہم نے اسے زندہ پکڑنا ہے"..... عمران نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا باقی ساتھی بھی تیزی سے سائیڈوں میں کھڑے ہوگئے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور رچرڈ ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن اس سے پہلے کہ خالی کرسیاں دیکھ کر وہ اچھلتا عمران اس پر جھپٹ پڑا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔ دوسرے لمحے رچرڈ ہوا میں اچھلا اور چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور رچرڈک جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ سب کچھ پلک جھپکنے میں مکمل ہو گیا تھا۔

"ہمیں اور اسلحہ بھی حاصل کرنا ہوگا۔ نجانے یہاں اور کتنے لوگ موجود ہوں"..... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ دروازے سے باہر نکل گیا ٹائیگر جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی تیزی سے اس کے پیچھے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب نے مجھے اشارہ نہیں کیا حالانکہ میرا خیال ہے کہ اب ہمارا علیحدہ رہنا بے کار ہو چکا ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"شاید وہ افراد کی زیادہ بھیڑ باہر نہ لے جانا چاہتے ہوں"..... چوہان کہا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد عمران واپس آگیا۔

"یہاں آٹھ افراد تھے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے یہاں اسلحہ بھی جود ہے تم باہر جاؤ اور ان میں سے جس جس کی یونیفارم تمہیں فٹ ئے وہ پہن لو اور اسلحہ بھی لے لو میں اس دوران اس رچرڈ سے روری معلومات حاصل کر لوں پھر ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہوگا"۔ لران نے کہا اور اس نے جھک کر فرش پر پڑا ہوئے بے ہوش رچرڈ کو ٹھا کر کرسی پر ڈالا تو صدیقی نے کرسی کے پیچھے جا کر بٹن پریس کر دیا اور رچرڈ کا بے ہوش جسم راڈز میں جکڑا گیا جبکہ باقی ساتھی تیزی سے باہر چلے گئے تھے۔ لیکن صدیقی وہیں رک گیا تھا تاکہ عمران کا ہاتھ بٹا سکے لیکن اسی لمحے جب باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں بھی چونک پڑے۔ دوسرے لمحے چوہان ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ فون پیس سے گھنٹی کی مخصوص آوازیں نکل رہی تھیں۔

"کال ہے"..... چوہان نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس رچرڈ بول رہا ہوں"..... عمران نے رچرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے تم نے"..... دوسری طرف سے ایک سخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے باتھ روم میں جانا پڑ گیا تھا"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ان لوگوں کا۔ ختم ہو گئے ہیں یا نہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہو گئے ہیں چیف"..... عمران نے کہا کیونکہ گفتگو کے دوران وہ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے اور انداز سے یہ تو سمجھ گیا تھا کہ بولنے والا ماسٹر کلف ہے لیکن وہ تذبذب کا شکار تھا کہ نجانے رچرڈ ماسٹر کلف کو باس کہتا ہے یا چیف پھر اچانک اس کے ذہن میں اس آدمی کی بات آ گئی جس نے آکر رچرڈ کو کال آنے کی اطلاع دی تھی اس نے رچرڈ کو باس کہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا تھا کہ رچرڈ نے بھی دوران گفتگو ماسٹر کلف کو چیف کہا تھا اس لئے اس نے اس بار چیف کا لفظ ادا کر دیا تھا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ ان کی لاشیں لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ جلدی میں وہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"..... ماسٹر کلف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا عمران نے فون آف کر کے فون پیس واپس چوہان کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے رچرڈ کا ناک اور منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے اور پیچھے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم لوگ کیسے آزاد ہو گئے کیا تم جادوگر ہو"..... رچرڈ نے تہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ ترکیب اگر تم زندہ رہے تو تمہیں بتا یں گے تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں ماسٹر کلف نے کال کر کے کیا حکم دیا تھا۔ خود کیوں نہیں آیا مادام لورین کے ساتھ"..... عمران نے سرد لہجے یں کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ مادام لورین نے اس اڈے پر آنے سے انکار کر یا ہے اس نے کہا کہ جب تک تم لوگ لاشوں میں تبدیل نہیں ہو اتے اس وقت تک تمہارے پاس جانا خطرناک ہے بلکہ اس نے یف کو بھی منع کر دیا تھا اس لئے چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں جا ر تم لوگوں کو ہلاک کر دوں۔ میں یہاں آیا تو تم سب پراسرار انداز یں آزاد ہو چکے تھے میرے تصور میں بھی یہ بات نہ تھی ورنہ میں وشیار ہو کر یہاں آتا"..... رچرڈ نے جواب دیا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"..... عمران نے کہا۔

"سرانک روڈ پر مشہور عمارت ہے۔ باہر پولیس ہیڈ کوارٹر کا بورڈ ی موجود ہے"..... رچرڈ نے جواب دیا۔

"ماسٹر کلف کا حلیہ کیا ہے"..... عمران نے پوچھا تو رچرڈ نے حلیہ ی بتا دیا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر میں کتنے آدمی ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"وہ تو ہر وقت پولیس آفیسرز اور گارڈز سے بھرا رہتا ہے مگر تم

کیوں پوچھ رہے ہو تم مجھے رہا کر دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں
خاموشی سے سپار گو سے باہر نکال دیا جائے گا"..... رچرڈ نے کہا۔
"فی الحال ہمیں واپس جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے مسٹر رچرڈ
اس لئے تم تو چھٹی کرو"..... عمران نے کہا اور پھر وہ صدیقی کی طرف
گیا۔
"باہر سے مشین گن لے آؤ"..... عمران نے بغیر نام لئے صدیقی
سے کہا اور صدیقی خاموشی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"مجھے مت مارو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ پلیز مجھے مت مارو"
رچرڈ نے بے اختیار ہذیانی انداز میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔
"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں ہمارے ساتھ مکمل تعاون
کرنا پڑے گا۔ میرا وعدہ کہ نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ کسی کو بھی
معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے"..... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ میں تیار ہوں میں مرنا نہیں چاہتا۔ میں تیار ہوں۔
جو کہو میں وہی کرنے کے لئے تیار ہوں مجھے مت مارو"..... رچرڈ
جواب دیا اس کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ موت کے خوف میں
ہو گیا ہے اور شاید زندگی میں پہلی بار ایسی سچوئشن کا سامنا اسے کرنا
تھا جس میں اسے اپنی موت یقینی نظر آنے لگ گئی تھی اس لئے
حوصلہ چھوڑ گیا تھا۔
"دیکھو رچرڈ۔ تم ماسٹر کلف کے نائب ہو اس لئے تمہیں ماسٹر کل

اس کی پولیس فورس کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا۔ ہم
یہاں ایک مشن مکمل کرنا ہے جس کا کوئی تعلق ایکریمیا یا اس کے
مفادات سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کافرستان سے ہے کافرستان
ب چکر چلا کر یہاں ایکریمیا کے میزائلوں کو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر
ر کر دے گا حکومت ایکریمیا نے حکومت پاکیشیا کو گارنٹی دے دی
ئی ہے کہ ایکریمیا پاکیشیا کے خلاف بی ایکس میزائل فائر نہیں
ے گا اس لئے پاکیشیا کو اب ان بی ایکس میزائلوں سے کوئی خطرہ
یں ہے اس لئے پاکیشیا ان میزائلوں کے خلاف کوئی مشن مکمل
یں کرنا چاہتا لیکن پاکیشیا کو خطرہ اس کافرستانی ایجنٹ سے ہے
امت پاکیشیا نے حکومت ایکریمیا کو جب یہ رپورٹ دی تو اس نے
ے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس لئے ہمیں مجبوراً خود یہاں آنا پڑا
ہے۔ ہم صرف اس ایجنٹ کو ٹریس کر کے اسے ختم کرنا چاہتے ہیں اور
ں"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"یہ کام تو تم ڈاکٹر آسکر کو کہہ کر بھی کرا سکتے ہو۔ وہ کاسکو کا
چارج ہے"..... رچرڈ نے کہا۔
"تم یہودی ہو اس لئے ڈاکٹر آسکر کی بات کر رہے ہو"..... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ڈاکٹر آسکر یہودی ہو گا لیکن میں یہودی نہیں ہوں"..... رچرڈ نے
واب دیا۔
"تو پھر تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ یہودی بھی کافرستانیوں کی طرح

پاکیشیا کے مخالف ہیں اب بھی ہمارے خلاف تمام کارروائی ایکر(
کے یہودی افسران کر رہے ہیں مادام لورین ان یہودی افسران کے
دباؤ کی وجہ سے یہاں ہمارے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ڈاکٹر آسلا
ہماری بات کیسے مان سکتا ہے۔ ہمیں خود ہی سب کچھ کرنا ہے"۔
عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس معاملے میں میں تمہاری کیا
کر سکتا ہوں کیونکہ مجھے تو کیا ماسٹر کلف کو بھی یہ معلوم نہیں ہے ک
کاسکو کہاں ہے"..... رچرڈ نے جواب دیا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ
درست کہہ رہا ہے۔

"کاسکو کو ہم خود ہی ٹریس کر لیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے اصل با
یہاں ہمارا چھپنا ہے ہمیں کوئی ایسی پناہ گاہ چاہئے جہاں تمہاری پولیس
کا ہاتھ نہ پڑسکے اور کوئی ایسا طریقہ چاہئے جس سے ہم آزادی سے یہاں
کام کر سکیں"..... عمران نے کہا۔

"ایک پناہ گاہ ایسی ہے جہاں چیکنگ نہیں ہوتی اور وہ ہے ایکری
کے صدر کی رہائش گاہ۔ اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کہا جاتا ہے ایکریمیا
صدر اکثر خاموشی سے یہاں آکر کئی کئی روز رہائش رکھتے ہیں اور یہاں
کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں پریذیڈنٹ ہاؤس میں نہ ا
پولیس داخل ہو سکتی ہے اور نہ وہاں پولیس کے چیکنگ آلات ہیں ا
اس کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس کا عملہ بھی ہر قسم کی چیکنگ سے
مستثنیٰ ہے انہیں مخصوص ریڈ کارڈز جاری کئے گئے ہیں اس کے علاوہ

کوئی جگہ نہیں ہے"..... رچرڈ نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں کتنا عملہ رہتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"میرا اندازہ ہے کہ دس بارہ افراد ہوں گے"..... رچرڈ نے جواب

"ان کا انچارج کون ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"جیفرے نام کا آدمی انچارج ہے اسے سپیشل ریڈ کارڈ جاری کیا گیا
"..... رچرڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ پریذیڈنٹ ہاؤس"..... عمران نے پوچھا تو رچرڈ نے
کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا اس دوران صدیقی مشین گن لے
اپس آچکا تھا۔

"رچرڈ نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اس لئے رہائی ضروری ہو
ہے اسے رہا کر کے واپس آجاؤ"..... عمران نے صدیقی سے مخاطب
ر کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آگیا تھوڑی دیر بعد وہ
رے ساتھیوں کے پاس پہنچ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی بھی وہاں
لیا۔

"میں نے اسے ہلاک کر کے راڈز کی گرفت سے بھی رہا کر دیا
"..... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باہر پورچ میں پولیس کار موجود ہے ہم نے اس کار میں یہاں سے
ہے اور پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچنا ہے"..... عمران نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس۔ وہ کون سی جگہ ہے"..... سب نے چونک کر

پوچھا تو عمران نے رچرڈ سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔
"اوہ ویری گڈ۔ یہ تو بہت محفوظ جگہ سامنے آئی ہے"..... چوہان
کہا۔
"ہاں ہم وہاں اپنا ہولڈ کر لیں گے اور وہاں کے آدمیوں کے م
اپ کر لیں گے اس طرح ہم محفوظ بھی رہیں گے اور ہر قسم کی چیکا
سے بھی محفوظ ہو جائیں گے پھر اطمینان سے اس سنٹر اور لیبارٹر
ٹریس کر کے اپنا مشن مکمل کر لیں گے"..... عمران نے جواب د
سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لورین بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی
ماسٹر کلف نے اسے فون کر کے بتایا تھا کہ اس کے آدمیوں نے عمران
اور اس کے پانچوں ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ انہیں بے
ہوش کر کے اپنے ایک اڈے پر پہنچا دیا ہے اور ماسٹر کلف کی خواہش
تھی کہ لورین اس کے ساتھ اس اڈے پر جائے اور اپنے سامنے عمران
اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہوتا دیکھے لیکن لورین نے نہ صرف وہاں
جانے سے انکار کر دیا تھا بلکہ اس نے ماسٹر کلف کو بھی سختی سے منع کر
دیا تھا کہ وہ خود بھی وہاں نہ جائے ورنہ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ جائے۔ اس صورت میں عمران اور اس کے
ساتھی پورے سپارگو پر اپنا کنٹرول کر لیں گے۔ لیکن اس نے ماسٹر
کلف کو ہدایت کی تھی کہ وہ وہاں اڈے پر موجود اپنے آدمیوں کو کہہ کر
فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرا دے پھر ان کی

لاشیں اپنے ہیڈ کوارٹر منگوا کر پوری طرح تسلی کرے کہ یہ
اصل بھی ہیں اور ہلاک بھی ہو چکے ہیں پھر اسے کال کر کے بتائے
لورین اس کے ہیڈ کوارٹر جا کر انہیں دیکھے گی اور ماسٹر کلف نے
کی ہدایات پر عمل کرنے کا وعدہ کر لیا تھا اور اب اسے ماسٹر کلف
طرف سے کال کا انتظار تھا لیکن کافی وقت گزر چکا تھا مگر ماسٹر کلف
طرف سے فون نہ آیا تھا جس سے لورین انتہائی بے چینی اور اضطرا
محسوس کرنے لگی تھی اور اسی بے چینی اور اضطراب کی وجہ سے
کمرے میں مسلسل ٹہل رہی تھی۔

"اب تک تو کوئی نہ کوئی اطلاع آجانی چاہئے تھی"...... لورین۔
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی ز
اٹھی اور لورین اس طرح فون پر جھپٹی جس طرح بھوکا عقاب اپنے شکا
پر جھپٹتا ہے۔

"یس۔ لورین بول رہی ہوں"...... لورین نے انتہائی بے چین
سے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کلف بول رہا ہوں مجھے افسوس ہے مادام کہ عمران اور اس
کے ساتھی اڈے پر موجود میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں
میرے نائب رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا لیکن یہ لوگ مجھ سے بچ
نہیں جا سکتے۔ میں نے پورے سپار گو میں ان کی فوری تلاش کے
احکامات جاری کر دیئے ہیں اڈے سے وہ ایک کار لے کر نکلے ہیں اور
کار ہمیں سیکنڈ کراس کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ میں کھڑی مل

لی ہے"...... ماسٹر کلف نے کہا تو لورین نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔

"وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ تھا اگر میں اور تم وہاں پہنچ جاتے تو اس
وقت ہم دونوں ان کے قبضے میں ہوتے اب کم از کم تمہیں یہ احساس
ہو گیا ہو گا کہ تمہارا واسطہ کن لوگوں سے پڑا ہے۔ اسی لئے میں ان
سے دوستی کا چکر چلا کر ان کا خاتمہ کرنا چاہتی تھی لیکن تمہاری وجہ سے
مجھے اپنی پلاننگ بدلنا پڑی"...... مادام لورین نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"آپ فکر نہ کریں مادام۔ یہ لوگ اب کسی صورت بھی بچ کر نہیں
جا سکتے۔ اب وہ سپار گو میں داخل ہو چکے ہیں اور اب صرف ان کی
لاشیں ہی سپار گو سے باہر جا سکتی ہیں یہاں ہر آدمی کی چیکنگ کی جاتی
ہے اسی لئے تو میرے آدمیوں نے انہیں ٹریس کر لیا تھا اب بھی میں
انہیں جلد ہی ٹریس کر لوں گا"...... ماسٹر کلف نے جواب دیا۔

"اس بار انہیں بے ہوش کرنے اور پکڑنے کی حماقت نہ کرنا بلکہ
ان پر بغیر ایک لمحہ ضائع کئے فائر کھول دینا ہے"...... لورین نے کہا۔

"یس مادام۔ اس بار ایسا ہی ہو گا"...... ماسٹر کلف نے جواب دیا۔

"بہرحال تمہارے پاس میرے وعدہ کے مطابق ایک ہفتہ موجود
ہے میں ایک ہفتے تک کوئی ایکشن نہیں لوں گی"...... مادام لورین
نے جواب دیا۔

"ایک ہفتہ تو بہت زیادہ عرصہ ہے مادام۔ صرف چند گھنٹوں میں

ان لوگوں کی لاشیں آپ کے قدموں میں پڑی ہوں گی"...... ماسٹر کلف نے جواب دیا تو لورین نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اور بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو عمران اور اس کے ساتھی بہر حال سپار گو پہنچ ہی گئے"۔ لورین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لورین بے اختیار چونک پڑی اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لورین نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے اس کے گروپ کے انچارج رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... لورین نے کہا اس کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ رابرٹ اور اس کے گروپ کو اس نے ایک ہفتے تک انڈر گراؤنڈ رہنے کے احکامات دیئے ہوئے تھے اس لئے اسے سمجھ نہ آئی تھی کہ رابرٹ کس لئے کال کر رہا ہے۔

"مادام۔ ماسٹر کلف اور اس کے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا تھا لیکن وہ ان کی گرفت سے نکل گئے ہیں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"مجھے ماسٹر کلف نے رپورٹ دی ہے"...... لورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام اس نے آپ کو یقیناً یہ نہ بتایا ہو گا کہ اس کے نمبر ٹو

رچرڈ سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ پوچھ گچھ کی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ رچرڈ فطرتاً انتہائی کمزور آدمی ہے اور اس کے علاوہ ماسٹر کلف سے بھی پہلے وہ یہاں آیا تھا اس لئے یقیناً وہ ایسی باتیں جانتا ہو گا جن کا علم ماسٹر کلف کو بھی نہیں ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"مثلاً کیسی باتیں"...... لورین نے کہا۔

"مثلاً کاسکو اور ہاکسم کے بارے میں معلومات"...... رابرٹ نے کہا تو لورین بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ان کے بارے میں جانتا ہو گا جبکہ ماسٹر کلف بھی نہیں جانتا"...... لورین نے کہا۔

"میرا خیال ہے مادام کیونکہ مجھے پولیس کے ایک آدمی نے ایک بار باتوں ہی باتوں میں بتایا تھا کہ رچرڈ یہاں آنے سے پہلے ایکریمیا کی اس لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے جہاں کاسکو کا انچارج ڈاکٹر آسکر کام کرتا ہے اور رچرڈ عیاش فطرت آدمی تھا اور ڈاکٹر آسکر بھی۔اس لئے مجھے یقین ہے کہ اسے اور کچھ نہیں تو ڈاکٹر آسکر کے بارے میں ضرور معلوم ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ رچرڈ سے پوچھ گچھ کی گئی ہے جبکہ ماسٹر کلف نے ایسی کوئی بات نہیں کی"...... لورین نے کہا۔

"میں اس اڈے پر خود گیا تھا جبکہ ماسٹر کلف کے آدمیوں نے اسے رپورٹ دی ہے۔ماسٹر کلف نے پہلے فون کر کے رچرڈ کو حکم دیا تھا کہ وہ جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے پھر تھوڑی دیر بعد

ماسٹر کلف نے رچرڈ کو دوبارہ فون کیا تو رچرڈ نے بتایا کہ اس نے حکم
کی تعمیل کر دی ہے تو ماسٹر کلف نے اسے ہدایت کی کہ وہ لاشوں
ہیڈ کوارٹر لے آئے لیکن پھر جب کافی دیر تک لاشیں نہ پہنچیں تو ماسٹر
کلف نے ایک بار پھر فون کیا لیکن اس بار کسی نے کال اٹنڈ نہ کی
اس نے اپنے آدمیوں کو کال کر کے وہاں جانے اور رپورٹ لینے کا حکم
دیا۔ اتفاق سے میں اس گروپ کے ساتھ موجود تھا جسے وہاں جانے
حکم دیا گیا تھا چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ وہاں چلا گیا۔ کیونکہ مجھے یہ
معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی گرفتار ہو چکے ہیں لیکن
معلوم نہ تھا کہ ان کا کیا ہوا ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اڈے کے آٹھ
افراد ایک ہی ہال میں گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے جبکہ تہ
خانے کے فرش پر رچرڈ کی لاش پڑی ہوئی تھی لیکن ایک کرسی پر بھی
خون کے دھبے موجود تھے اور گولیوں کے نشانات بھی اس سے صاف
معلوم ہوتا تھا کہ اسے پہلے اس کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑا گیا پھر اسے
مشین گن کا برسٹ مار کر ہلاک کیا گیا ہے پھر راڈز کھول کر اس کی لاش
فرش پر گرا دی۔ وہیں کارڈلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔ رچرڈ کے
چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی موت کا یقین نہ ہو اور اچانک
اس پر فائر کھول دیا گیا ہو اس کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے
جیسے وہ انتہائی مطمئن حالت میں مارا گیا ہو اس سے میں نے اندازہ لگایا
ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہلے اسے رہا کرنے کا وعدہ کر
کے اس سے پوچھ گچھ کی ہو گی پھر اچانک اس پر فائر کھول دیا ہو گا اور

پوچھ گچھ کا تاثر زائل کرنے کے لئے اس کی لاش کو کرسی سے علیحدہ کر
کے فرش پر ڈالا گیا ہو گا"...... رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"تمہاری بات درست لگتی ہے اس کا تو مطلب ہے کہ ہمیں ماسٹر
کلف پر انحصار کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور
اس کے ساتھی اپنا مشن مکمل کر کے بھی واپس چلے جائیں اور ہم منہ
دیکھتے رہ جائیں"...... لورین نے کہا۔

"ویسے مادام سپارگو میں چیکنگ مشینری کا جال سا پھیلا ہوا ہے اور
کوئی ہوٹل کوئی کلب کوئی رہائش گاہ ایسی نہیں ہے جہاں مشینری
نصب نہ ہو اور پھر ایک بہت بڑا زیر زمین چیکنگ روم ہے جہاں اس
مشینری سے نکلنے والی اطلاعات کو چیک کیا جاتا ہے اور مشکوک افراد
کو فوراً پکڑ لیا جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اسی مشینری
کی وجہ سے پکڑا گیا تھا اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عمران اور اس کے
ساتھی اس اڈے سے نکل جانے کے باوجود دوبارہ پکڑے جائیں
گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے"۔ لورین
نے پوچھا۔

"عمران اور اس کا ایک ساتھی ٹائیگر اصل شکلوں میں تھے جبکہ
باقی چار افراد ایکریمین تھے ان کے میک اپ بھی سرکاری چیکنگ روم
میں چیک کئے گئے تھے لیکن انہیں ٹریس نہ کیا جا سکا یہ دو پارٹیوں کی

صورت میں علیحدہ علیحدہ سپار گو میں داخل ہوئے تھے اور علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں رہے تھے ہوٹلوں کے اندر کمروں میں ان کی بات چیت کی وجہ سے وہ ٹریس ہوگئے اور پکڑے گئے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور ماسٹر کلف کے ساتھ ساتھ تم بھی انہیں تلاش کرو اب تمہاری رپورٹ سننے کے بعد میں صرف ماسٹر کلف پر تکیہ نہیں کر سکتی۔ اب اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک ہونا چاہئے"...... مادام لورین نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا اور لورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اب اسے ماسٹر کلف یا رابرٹ دونوں میں سے کسی کی کال کا انتظار تھا لیکن وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا پھر اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لورین بول رہی ہوں"...... لورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک بار نہیں تین بار "یس" کہنا پڑتا ہے مس لورین تب جا کر شادی پختہ ہوتی ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو لورین کو یوں محسوس ہوا اس کے ذہن کے اندر بم پھٹ پڑا ہو۔

"تت۔ تت۔... تم... تم......" عمران کی یہ کال اس قدر اچانک اور غیر متوقع تھی کہ لورین واقعی بری طرح بوکھلا گئی تھی اور اسی

بوکھلاہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے الفاظ بھی صحیح طور پر نہ نکل سکے تھے۔

"ارے ارے اتنی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے میں بڑا مرنجان مرنج قسم کا شوہر ثابت ہوں گا انتہائی فرمانبردار اور تابعدار کہ بیگم کی جبیں پر معمولی سی شکن دیکھ کر پلنگ کے نیچے گھس جاؤں اور جسم پر اس قدر لرزہ طاری ہو جائے کہ پلنگ بھی ڈسکو ڈانس کرتا دکھائی دے"...... عمران کی زبان رواں دواں ہو گئی تھی۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت سپار گو آئے ہو۔ چنانچہ میں نے ایکریمیا جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا تھا۔ پھر اطلاع ملی کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ماسٹر کلف نے پکڑ لیا ہے میں ماسٹر کلف سے بات کرنے ہی والی تھی کہ پھر اطلاع ملی کہ تم اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے غائب ہو گئے ہو اور اب تمہاری اچانک کال آ گئی ہے اس لئے میں حیران ہو رہی تھی"...... لورین نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ اس قدر اطلاعات تمہیں فوراً مل گئیں لیکن یہ اطلاع نہیں ملی کہ تم نے ماسٹر کلف کو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ ایک ہفتے کی مہلت دی ہے مس لورین۔ یہ حقیقت ہے کہ میں صرف تمہاری دعوت پر سپار گو آ رہا تھا اور تمہارے ایکریمیا جانے کی بات سن کر میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا چلا گیا لیکن پھر وہاں مجھے اطلاع ملی کہ بی ایکس میزائلوں کے اڈے میں ایک

کافرستانی ایجنٹ کسی سائنسدان کے روپ میں داخل ہو گیا ہے اور وہ کسی بھی وقت بی ایکس میزائلوں کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کر سکتا ہے حکومت پاکیشیا نے حکومت ایکریمیا سے اس ایجنٹ کو نکالنے کی بات کی تو حکومت ایکریمیا نے اس اطلاع کو مسترد کر دیا حالانکہ یہ اطلاع حتمی تھی اس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے مجھے ایجنٹ ٹریس کرنے اور اس کو ختم کرنے کے احکامات دیئے اور میں ایک بار پھر یہاں آگیا اور اب بھی میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ میرا مشن ہرگز میزائلوں کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حکومت ایکریمیا نے حکومت پاکیشیا کو گارنٹی دے دی ہے کہ بی ایکس میزائل پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے پاکیشیا کو اب میزائلوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا یہی وجہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان میزائلوں کے خلاف کام کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی تھی لیکن کافرستانی ایجنٹ کی میزائل اڈے میں موجودگی پر پاکیشیا کو شدید تشویش ہے اور ہم اس ایجنٹ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کریں گے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے اگر وہ واقعی درست ہے تو پھر یہ کام ہم پر چھوڑ دو۔ ہم خود ہی کاسکو میں موجود افراد کی چیکنگ کریں گے اگر وہاں واقعی کوئی کافرستانی ایجنٹ ہوا تو اسے وہاں سے ہر صورت میں نکال دیا جائے گا ویسے بھی یہ کام ایکریمیا کا ہے کیونکہ کسی کافرستانی کی اس اڈے میں موجودگی ایکریمیا کے اپنے مفادات کے بھی خلاف ہے"۔

ین نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے مس لورین اس ایجنٹ کی وہاں ودگی واقعی ایکریمیا کے اپنے مفادات کے بھی خلاف ہے لیکن تم یہاں اس لئے موجود ہو تاکہ مجھے اور میرے ساتھیوں کا خاتمہ کر ۔ مجھے معلوم ہے کہ اسرائیل حکام نے پہلے حکومت ایکریمیا پر دباؤ کہ بی ایکس میزائلوں کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جائے لیکن مت ایکریمیا نے اس علاقے میں اپنے مفادات کی بنا پر ان کا دباؤ ترد کر دیا تو اسرائیلی حکام نے ایکریمین حکومت میں موجود یہودی حکام پر دباؤ ڈالا کہ کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کا ۔ کر دیا جائے۔ چنانچہ باقاعدہ ڈرامہ کھیلا گیا اور ایکریمیا کے ٹری آف سٹیٹ نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ کو فون کر میزائلوں کے حملے کی دھمکیاں دیں لیکن بعد میں جب پاکیشیا کے مملکت نے ایکریمیا کے صدر سے ہاٹ لائن پر بات کی تو سیکرٹری سٹیٹ نے ایسی کال سے یکسر انکار کر دیا لیکن میں نے اسے یمین سیکرٹری فارن افیئر کی آواز اور لہجے میں فون کیا تو اس نے غیر اری طور پر اس بات کا اعتراف کر لیا کہ اسرائیلی حکام کے دباؤ کی سے یہ کال کی گئی تھی اور اس کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میزائلوں کے خلاف حرکت میں لانا ہے پھر ہمیں یہ اطلاع بھی مل کہ کنگز کے چیف نے اسرائیلی حکام کے دباؤ پر تمہیں سپارگو کی رج بنا کر بھیجا ہے ہم نے کوشش کی کہ ہم خود سپارگو جانے کی

بجائے یہ کام کسی اور ایجنسی کے ذریعے کرائیں چنانچہ میں نے لا
کلر سے فون پر بات کی لیکن اس گفتگو کا ٹیپ تم تک پہنچ گیا اور
بھی اس کی اطلاع مل گئی اس کے فوراً بعد تم نے مجھے براہ را
ٹرانسمیٹر کال کر کے سپارگو آنے کی دعوت دی چنانچہ میں واقعی و
پر آ گیا لیکن پھر تم نے ہی فون کر کے مجھے کہا کہ تم ایکریمیا جا رہی
حالانکہ تم نے ایک ہفتے کی مہلت ماسٹر کلف کو دی تھی اسی لئے
نے فون مجھے کیا تھا۔ ماسٹر کلف نے واقعی یہاں میرے انداز
بھی زیادہ چیکنگ کے انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے میں اور میر
ساتھی اس کے ہاتھ آ گئے لیکن تمہارے ہاتھوں مرنا تو شاید ہم قبول
لیتے لیکن اب ماسٹر کلف جیسے آدمی کے ہاتھوں مرنا خود کشی کرنے
مترادف ہی ہے اس لئے ہم وہاں سے نکل گئے اور اب میں نے تم
فون اس لئے کیا ہے کہ اب تمہارا کیا پروگرام ہے کیا تم اسرائیلی
کے کہنے پر ہمارے خاتمے کے مشن پر کام کرو گی یا نہیں۔ میرے
میں دو تجاویز ہیں ایک تو یہ کہ تم کھل کر مقابل آ جاؤ اور دو
ڈرامہ چھوڑ دو اور دوسرا یہ کہ تم اپنے گروپ سمیت سپارگو سے وا
ایکریمیا چلی جاؤ۔ پھر ہم جانیں اور ماسٹر کلف۔ ویسے اپنے چیف کو
طرف سے یہ بتا دینا کہ ہم نے اسرائیل جا کر مشن مکمل کئے ہیں
اسرائیل کی ایجنسیاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا کچھ نہیں
سکیں تو اب کنگز بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی البتہ یہ ہو سکتا ہے
سپارگو میں مشن مکمل کرتے ہی سیدھے لاما جائیں اور تمہارے

کوارٹر کو تمہارے چیف سمیت اڑا دیں اور اگر تم لوگوں نے
خلاف کام کیا تو پھر ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔
تم مجھے اور چیف کو دھمکیاں دے رہے ہو تمہاری یہ جرأت
بیائی کیڑے تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو میں تمہاری اور تمہارے
ں کی قبریں بھی سپارگو میں بناؤں گی اور جو تمہارے ساتھی باقی
ہیں ان کی قبریں پاکیشیا میں جا کر کھودوں گی"...... لورین نے
ڑنے والے لہجے میں کہا غصے کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا
آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے اسے واقعی عمران کی باتیں سن کر
ں قدر غصہ آیا تھا کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے آپ کو کنٹرول
کی تھی۔
ارے ارے اتنا غصہ کمال ہے خود ہی دعوت دیتی ہو اور خود ہی
کی باتیں بھی کرتی ہو"...... عمران کی تمسخر اڑاتی ہوئی آواز سنائی
لورین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے
شعلے دوڑنے لگے ہوں۔
اب تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی۔ میرے ہی ہاتھوں
لو"...... لورین نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اور پھر بے اختیار لمبے
نس لینے لگی۔
انسنس۔ نجانے اس نے اپنے آپ کو کیا سمجھ رکھا ہے"۔ لورین
اتے ہوئے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی

سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس" ...... ایک آواز سنائی دی۔
"رابرٹ کہاں ہے رابرٹ سے بات کراؤ" ...... لورین نے
طرح غصیلے لہجے میں کہا۔
"وہ فیلڈ میں ہے مادام" ...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہ
کہا گیا تو لورین نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخا اور میز کی
کھول کر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر تیزی سے فر
ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔
"ہیلو ہیلو۔ لورین کالنگ اوور" ...... لورین نے اسی طرح
لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس رابرٹ اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد راب
آواز سنائی دی۔
"رابرٹ کیا رپورٹ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے
اوور" ...... لورین نے کہا۔
"مادام وہ تو اس طرح غائب ہو چکے ہیں کہ ان کا اتہ پتہ ہی
چل رہا۔ ماسٹر کلف کے آدمیوں نے پورا جزیرہ چھان مارا۔
گروپ بھی ہر طرف نگرانی کر رہا ہے لیکن وہ کہیں نظر ہی نہیں
اب ماسٹر کلف نے فیصلہ کیا ہے کہ راہ جاتے ہر آدمی کو چیک
جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوور" ...... رابرٹ نے جواب دیا۔
"اس عمران نے ابھی چند لمحے پہلے مجھے فون کیا اور اس نے

میں دھمکیاں دی ہیں کہ میرا خون کھول اٹھا ہے میں نے اسے
ے دیا ہے کہ اب اس کی اور اس کے ساتھیوں کی قبریں سپارگو
ں بنیں گی۔ اس لئے اب ہماری اس سے کھلی جنگ شروع ہو چکی
تم کھل کر سامنے آ جاؤ۔ مجھے اب ہر صورت میں اور ہر قیمت پر
ں لاشیں چاہئیں اوور" ...... لورین نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے
ہا۔
تو پھر آپ ماسٹر کلف کو کہہ دیں ورنہ آپ کی دی ہوئی ایک ہفتے
ہلت کی وجہ سے ہم کھل کر کام نہیں کر پا رہے مادام۔ اوور"۔
ٹ نے کہا۔
میں اسے کہہ دوں گی وہ بھی اپنا کام کرے گا لیکن تم بھی اپنا کام
۔ انہیں ٹریس کرو ہر صورت میں اور گولیوں سے اڑا دو۔ یہ میرا حکم
اور میں اپنے حکم کی فوری تعمیل چاہتی ہوں اوور اینڈ آل"۔ لورین
کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور
ں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب وہ خود فیلڈ میں نکلنا چاہتی تھی کہ
ل اسے ایک خیال آیا اور وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھی اور اس نے
ینے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
ع کر دیئے۔
"کاسکو" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"مادام لورین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر آسکر سے بات کراؤ"۔ لورین
انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
میں جواب دیا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
باوقار آواز سنائی دی۔

"مادام لورین بول رہی ہوں ڈاکٹر آسکر"...... لورین نے اب
نرم لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ فرمایئے میرے لائق کیا حکم ہے"...... ڈاکٹر آسکر
اسی طرح باوقار سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آسکر۔ پاکیشیا ایجنٹ کاسکو کو تباہ کرنے کے لئے سپار گو
داخل ہو چکے ہیں ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ
انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اس کے باوجود
تک یہ ایجنٹ ہلاک نہ ہو جائیں آپ نے بھی انتہائی محتاط
ہے"...... لورین نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں مادام کاسکو میں تو کوئی مکھی بھی دا
نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ ماسٹر کلف کا نائب رچرڈ آپ کا دوست رہا
اور اسے آپ کے بارے میں کافی کچھ معلومات حاصل ہیں اور اس
ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے کاسکو کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے اور
اسے ہلاک کر دیا ہے اس لئے میں نے آپ کو فون کر کے احتیاط
بات کی ہے"...... لورین نے کہا۔

"سوری مادام۔ میں کسی رچرڈ کو نہیں جانتا اور مجھے سپار گو آئے
ئے چار سال ہو گئے ہیں یہاں میں کسی رچرڈ سے ملا بھی نہیں ہوں
لئے آپ بے فکر رہیں آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور اگر
ڈ نام کا میرا کوئی دوست ہوتا بھی سہی تو کاسکو کی اہمیت کو میں اچھی
ح سمجھتا ہوں دنیا بھر کے ایجنٹ اس کو ٹریس کرنے کی کوششیں
تے رہتے ہیں اس لئے اسے میں کیسے کاسکو کے بارے میں کچھ بتا سکتا
...... ڈاکٹر آسکر نے کہا تو لورین کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات
ھیلتے چلے گئے۔

"ٹھیک ہے اب میرا اطمینان ہو گیا ہے اس کے باوجود آپ محتاط
ں گے اور ہاں اس پاکیشیائی ایجنٹ نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ
ئی کافرستانی ایجنٹ کاسکو میں موجود ہے جس کا مشن یہ ہے کہ وہ بی
ں میزائلوں کو پاکیشیا پر فائر کر دے کیا ایسا ممکن ہے"...... لورین
ایسے لہجے میں کہا جیسے اچانک اسے اس بات کا خیال آیا ہو۔

"کافرستانی ایجنٹ اور کاسکو میں حیرت ہے مادام لورین۔ یہ آپ
ی باتیں کر رہی ہیں کاسکو جیسے اہم ترین پوائنٹ پر کوئی غیر ملکی
نٹ کیسے داخل ہو سکتا ہے یہاں موجود ہر فرد کی انتہائی سخت
انری ہوتی ہے اس کی پرسنل فائلیں کاسکو کے اعلیٰ حکام تیار کراتے
ں اور پھر یہ بات تو انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ کوئی ایجنٹ بی ایکس
ائلوں کو پاکیشیا پر فائر کر دے گا یہ تو اس قدر احمقانہ بلکہ بچگانہ بات
کہ اسے سن کر ہی ہنسی آتی ہے۔ بی ایکس میزائل آپ کے خیال

میں پسٹل ہے کہ اس کو ہاتھ میں لیا اور نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا!
میزائل فائر ہو گئے آئی ایم سوری مادام آپ نے شاید ابھی تک صرا
فلموں میں ہی میزائل دیکھے ہیں"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا تو لورین ؛
چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی۔ ایم سوری ڈاکٹر آسکر بہرحال آپ محتاط رہیں"...... لور
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس احمق عمران نے واقعی مجھے شرمندہ کرا دیا ہے نانسنس
لورین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر سائیڈ کی دیا
میں موجود ڈریسنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کی نظریں سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین پر جمی ہوئی تھیں
اس نے سر پر ہیڈ فون چڑھایا ہوا تھا مشین پر دو ڈائل موجود تھے جس پر
سوئیاں موجود تھیں لیکن یہ سوئیاں حرکت نہ کر رہی تھیں۔ اچانک
عمران کے کانوں میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
ہی ایک ڈائل پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی۔ عمران
نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا دوسرے لمحے اس کے کانوں میں فون
کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"کاسکو"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران نے بجلی کی سی
تیزی سے دوسرے ڈائل کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اور اس
ڈائل پر موجود دو سوئیاں تیزی سے حرکت کرنے لگیں اور اس کے نیچے
بنے ہوئے دو خانوں پر بھی تیزی سے نمبر تبدیل ہونے لگے۔ چند لمحوں
بعد سوئیاں بھی مختلف نمبروں پر رک گئیں اور خانوں میں تبدیل

ہونے والے نمبر بھی رک گئے اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں ڈاکٹر آسکر کی آواز سنائی دی۔ یہ کال لورین اور ڈاکٹر آسکر کے درمیان ہو رہی تھی جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو پہلے ڈائل پر حرکت کرتی ہوئی سوئی واپس زیرو پر چلی گئی تو عمران نے سر پر چڑھایا ہوا ہیڈ فون اتار کر ایک طرف رکھ لیا اور پھر میز پر رکھا ہوا تہہ شدہ سپار گو کا نقشہ اٹھا کر اس نے اسے کھولا اور پھر میز پر موجود سرخ رنگ کے قلم سے اس نے نقشے پر کام شروع کر دیا۔ وہ بار بار ڈائل کو دیکھتا اور پھر نقشے پر جھک جاتا تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل کام کرنے کے بعد اس نے فٹ رول کی مدد سے نقشے پر لکیریں ڈالنا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ سرخ قلم سے گول دائرہ لگایا اور جھک کر اس دائرے کے اندر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"انٹرنیشنل انٹرٹینمنٹ کمپلیکس"...... عمران نے اونچی آواز میں تحریر پڑھی اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے نقشے کو تہہ کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور صدیقی اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کوئی بات بنی یا نہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں میں نے کاسکو کا محل وقوع ٹریس کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور

ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے یہاں سے لورین کو فون کیا اور اسے بتایا کہ کاسکو میں کافرستانی ایجنٹ گھس گیا ہے اور ہم اس ایجنٹ کو پکڑنے کے لئے یہاں آئے ہیں اس کے ساتھ ہی میں نے اسے دھمکی دی تو وہ بڑے غصے میں آگئی اور میں یہی چاہتا تھا کہ کیونکہ غصے میں آنے کے بعد مجھے یقین تھا کہ اسے احساس ہوگا کہ اب مقابلہ کھل کر ہوگا اور وہ کاسکو فون کر کے بات کرے گی اس کی چیکنگ کا انتظام میں نے پہلے ہی کر رکھا تھا چنانچہ اس نے کاسکو کے انچارج ڈاکٹر آسکر سے بات کی اور اس طرح میں نے اس مشین کے ذریعے اس جگہ کا حدود اربعہ تلاش کر لیا جہاں فون رسیو کیا گیا ہے اور یہ جگہ سپار گو کے نقشے کے مطابق انٹرنیشنل انٹرٹینمنٹ کمپلیکس ہے"...... عمران نے کہا اور تہہ شدہ نقشہ کھول کر اس نے صدیقی کے سامنے رکھ دیا۔ صدیقی نے جھک کر نقشہ دیکھنا شروع کر دیا۔

"یہ تو سپار گو کے شمالی علاقے میں ہے اور یہاں تو شاید جنگلات ہیں"...... صدیقی نے نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں جنگلات میں انہوں نے تفریحی مقامات بنائے ہوئے ہیں"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہاں انٹرٹینمنٹ کمپلیکس میں جانا ہوگا"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے یقیناً ہمیں راستہ نہیں ملے گا۔ مجھے گریگو نے

اس کا ایک اور راستہ بتایا ہے اور یہ وہ راستہ ہے جس سے مشینری اس اڈے میں سپلائی ہوئی ہے یہ راستہ سپارگو کے شمال مشرق میں ساحل پر بنے ہوئے ایک ایکریمین اڈے سے جاتا ہے اس اڈے پر ایکریمین فوج کا قبضہ ہے اور یہاں اسے ایک چھوٹی سی چھاؤنی کی شکل دی گئی ہے ہمیں یہ راستہ استعمال کرنا ہوگا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ کس حیثیت سے"..... صدیقی نے کہا۔

"اس پریذیڈنٹ ہاؤس کے انچارج اور سیکورٹی گارڈز کے ذریعے سے"..... عمران نے جواب دیا۔

"کب"..... صدیقی نے پوچھا۔

"ابھی اور اسی وقت میں اب یہاں مزید کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد پریذیڈنٹ ہاؤس کے گیٹ سے ایک ویگن باہر نکالی ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر صدیقی، چوہان، نعمانی اور خاور موجود تھے ان سب کے جسموں پر باقاعدہ یونیفارمز تھیں ویگن پر موٹے موٹے حروف میں پریذیڈنٹ ہاؤس کے الفاظ دونوں سائیڈوں پر لکھے ہوئے تھے عمران اور اس کے سارے ساتھی اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ماسٹر کلف کے اڈے سے نکل کر وہ سیدھے رچرڈ کے بتائے ہوئے پتے پر پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچے تھے اور وہاں انہوں نے ڈائریکٹ ایکشن کر کے وہاں موجود تمام گارڈز اور عملے کو ختم کر دیا تھا صرف

انچارج جیفرے کو زندہ پکڑ لیا گیا تھا اور پھر جیفرے سے عمران نے پریذیڈنٹ ہاؤس اور سپارگو میں ان کی حیثیت کے متعلق سب کچھ معلوم کر لیا تھا اور اس کے بعد اسے ہلاک کر دیا تھا اور عمران نے خود جیفرے کا میک اپ کر لیا جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر دوسروں کا میک اپ کر کے ان سب نے باقاعدہ یونیفارمز پہن لی تھیں کیونکہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا تمام عملہ باقاعدہ یونیفارمز میں تھا۔

"عمران صاحب۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں اگر کوئی کال آئی یا وہاں کوئی آدمی گیا تو وہاں کوئی بھی موجود نہ ہوگا پھر تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم ان لوگوں کے روپ میں ہیں"..... صدیقی نے کہا۔

"انہیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم ان کے روپ میں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"ہم انہی کے روپ میں تو چھاؤنی جا رہے ہیں"..... صدیقی نے کہا۔

"چھاؤنی کا ماسٹر کلف اور لورین سے کوئی تعلق نہیں ہے اور چھاؤنی میں داخل ہو کر ہم نے تیزی سے کام کرنا ہے ہم نے وہاں صرف خصوصی بم رکھنا ہے اور پھر فوری واپس آجانا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس دوران یہ بات ٹریس ہو گئی تو"..... صدیقی نے کہا۔

"تو پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا ہم نے بہرحال کام تو کرنا ہی ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا راستے میں جگہ جگہ پولیس نے ناکے لگا رکھے تھے اور ہر کار کی چیکنگ ہو رہی تھی لیکن

پریذیڈنٹ ہاؤس کی گاڑی کو روکنے کی بجائے انہیں آگے جانے کا اشارہ کر دیا جاتا اور ٹائیگر ویگن کو تیزی سے آگے بڑھا لے جاتا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ ملٹری چھاؤنی کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ چیک پوسٹ پر باقاعدہ مسلح فوجی موجود تھے۔

"تم سب ویگن میں ہی رکو گے۔ میں اندر جاؤں گا"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ویگن کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"میں پریذیڈنٹ ہاؤس کا چیف جیفرے ہوں۔ انچارج کون ہے"..... عمران نے ایک فوجی سپاہی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل میکملن ہے جناب۔ آیئے"..... فوجی سپاہی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد عمران ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک لمبے قد کا کرنل موجود تھا۔

"جیفرے چیف آف پریذیڈنٹ ہاؤس"..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو کرنل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ آپ اور یہاں مجھے فون کر دیا ہوتا فرمایئے"..... کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب دو روز بعد سپار کو آنے والے ہیں اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کاسکو کے انچارج ڈاکٹر آسکر سے مل کر کاسکو کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے کر انہیں رپورٹ دوں۔ وہ شاید کاسکو کا خفیہ دورہ کرنے کے خواہشمند ہیں"..... عمران نے اعتماد بھرے لہجے

میں کہا۔

"کاسکو۔ لیکن جناب کاسکو کا تو ہماری چھاؤنی سے کوئی تعلق نہیں ہے"..... کرنل کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران اس کا لہجہ سن کر ہی سمجھ گیا کہ کرنل درست کہہ رہا ہے۔

"جبکہ مجھے پریذیڈنٹ صاحب کے سیکرٹری نے یہی بتایا تھا کہ کاسکو کا راستہ ملٹری چھاؤنی کے اندر سے جاتا ہے"..... عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب جب کاسکو تعمیر کیا گیا تھا تو ایک سپیشل راستہ ملٹری چھاؤنی سے بنایا گیا تھا تاکہ خصوصی ساخت کی مشینری اس راستے سے کاسکو میں لے جائی جا سکے لیکن اس مشینری کے اندر پہنچ جانے کے بعد یہ راستہ مکمل طور پر بند کر کے سیلڈ کر دیا گیا ہے"..... کرنل نے جواب دیا۔

"تو پھر ڈاکٹر آسکر سے کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب۔ کیونکہ ہمارا کبھی ان سے کوئی تعلق نہیں رہا"..... کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے آپ کو تکلیف ہوئی۔ اجازت"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں آپ یہاں تشریف لائے ہیں لیکن آپ کی کوئی خدمت نہیں ہو سکی"..... کرنل نے کہا۔

"شکریہ۔ فی الحال تو میں ڈیوٹی پر ہوں پھر کبھی سہی"..... عمران نے جواب دیا اور کرنل سے مصافحہ کر کے وہ اس کے دفتر سے باہر آ گیا۔

"انٹرنیشنل انٹر ٹیمنٹ کمپلیکس جانا ہوگا۔ یہاں کا راستہ تو سیلڈ ہو چکا ہے"..... عمران نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں ہے"..... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم ویگن واپس موڑو آگے جا کر بتاؤں گا یہاں سے نکلو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ویگن کو ایک سائیڈ پر کر کے موڑا اور تیزی سے آگے بڑھائے لئے چلا گیا۔ عمران نے اپنی یونیفارم کی جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اپنی گود میں رکھ لیا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔

"اگلے چوک سے دائیں کی طرف موڑ لینا۔ آگے میں بتا دوں گا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک گھنے جنگل میں داخل ہو چکے تھے جنگل میں واقعی پختہ سڑک بنی ہوئی تھی وہاں خاصی ٹریفک بھی تھی۔ ٹیکسیاں اور کاریں بھی آجا رہی تھیں۔ راستے میں بھی اور اس جنگل میں داخل ہوتے وقت بھی پولیس باقاعدہ ایک ایک گاڑی کو روک کر چیک کر رہی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ویگن کو کہیں بھی نہ روکا گیا تھا اور اطمینان سے آگے بڑھاتے چلے جا رہے تھے جنگل

ا کافی اندر پہنچنے کے بعد وہ ایک وسیع و عریض عمارت کے کمپاؤنڈ
ٹ میں داخل ہو گئے۔ گیٹ پر انٹرنیشنل ٹریٹمنٹ کمپلیکس کا بورڈ
ود تھا یہ خاصا وسیع و عریض ایریا تھا جس میں کئی چھوٹی بڑی
رتیں بنی ہوئی تھیں وہاں ایک طرف پارکنگ بنی ہوئی تھی جس
لیکسیاں اور کاریں موجود تھیں۔

"ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے جا کر ویگن روکو"..... عمران نے
تو ٹائیگر نے ویگن انٹرنیشنل ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف موڑی
پر گیٹ کے سامنے جا کر اسے روک دیا۔

"صدیقی تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی یہیں رہیں گے"..... عمران نے
یقی سے کہا اور ویگن سے نیچے اتر آیا عقبی طرف سے صدیقی بھی نیچے
یا اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ گیٹ پر موجود مسلح
نوں نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور شیشے کا گیٹ
دیا عمران صرف سر ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے
گیا۔ ہوٹل کا وسیع و عریض ہال عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا
ہر ملک کے لوگ موجود تھے لیکن زیادہ تعداد ایکریمینز کی تھی
طرف وسیع و عریض کاؤنٹر بنا ہوا تھا عمران اکڑے ہوئے انداز
لتا ہوا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

یس سر۔ حکم سر"..... کاؤنٹر پر موجود کئی لڑکیوں میں سے ایک
ران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

میرے ساتھ آدمی بھیجو۔ میں نے منیجر سے فوری ملنا ہے"۔ عمران

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کیا انہیں اطلاع دے دوں سر"..... لڑکی نے کہا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے بعد میں اطلاع دیتی رہنا۔ جیفرے ہوں چیف آف پریذیڈنٹ ہاؤس"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی یونیفارم سے ہی میں پہچان گئی تھی سر"۔ ا نے جواب دیا اور ایک طرف کھڑی ہوئی لڑکی کو اس نے ہاتھ اشارے سے بلایا۔

"صاحبان کو منیجر صاحب کے آفس تک چھوڑ آؤ"..... کاؤنٹر نے اس لڑکی سے کہا۔

"آیئے سر"..... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سائیڈ میں ہوئی ایک راہداری کی طرف مڑ گئی عمران اور صدیقی اس کے پیچھے پڑے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے پر منیجر مارٹن کے نا پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھل گ عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو انتہائی قیمتی شاندار فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک بھ جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے شرٹ اور پتلون پہنی ہوئی تھی۔

"آیئے آیئے جناب۔ تشریف لایئے۔ مجھے کاؤنٹر گرل نے آپ کی اطلاع دے دی ہے"..... منیجر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کر رکھ کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جیفرے چیف آف پریذیڈنٹ ہاؤس اور یہ میرا اسسٹنٹ

رابرٹ"..... عمران نے اپنا اور صدیقی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور منیجر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے ساتھ مصافحہ کیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب"..... منیجر کا لہجہ قدرے خوشامدانہ تھا۔

"ہم ڈیوٹی پر ہیں مسٹر منیجر۔ پریذیڈنٹ صاحب نے کاسکو کا خفیہ ورہ کرنا ہے اور میں نے اس سلسلے میں فوری طور پر کاسکو کے انچارج اکٹر آسکر سے ملنا ہے"..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے وئے کہا۔

"کاسکو۔ وہ کیا ہے جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا وں"..... منیجر کے لہجے میں حقیقی حیرت موجود تھی اور عمران نے بے نتیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ منیجر کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ اقعی درست کہہ رہا ہے۔

"ایکریمیز میزائلوں کا خفیہ اڈہ ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ اس پلیکس کے نیچے خفیہ طور پر بنایا گیا ہے اور اس کا راستہ بھی اس پلیکس سے جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اس کمپلیکس کے نیچے اور میزائلوں کا اڈہ اوہ جناب یہاں تو ایسا ئی اڈہ نہیں ہے۔ مجھے یہاں کام کرتے ہوئے چار سال ہو چکے ہیں اب میں نے تو آج آپ کے منہ سے پہلی بار یہ نام سنا ہے"..... منیجر ے جواب دیا۔

"یہاں کا سب سے پرانا ملازم کون ہے اسے یقیناً معلوم ہو گا"۔

عمران نے کہا۔

" کیرن ہے جناب۔ ہیڈ سپروائزر۔ وہ یہاں کا سب سے پرانا ملاز
ہے میں اسے بلاتا ہوں سر"...... مینجر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ان
کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" کیرن جہاں بھی ہو اسے فوراً میرے آفس بھجواؤ"...... مینجر نے
تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا
اور ایک ادھیڑ عمر اندر داخل ہوا۔ اس نے یونیفارم پہنی ہوئی تھی او
اس کے سینے پر ہیڈ ویٹر کا بیج بھی لگا ہوا تھا اس نے مینجر، عمران ا
صدیقی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" کیرن۔ یہ جیفرے صاحب ہیں۔ چیف آف پریذیڈنٹ ہاؤس۔
تم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ان کے سوالوں کے درست جواب
دو"...... مینجر نے کیرن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... کیرن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے
انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا۔

" کیرن اس کمپلیکس کے نیچے میزائلوں کا خفیہ اڈہ موجود ہے جسے
کوڈ میں کاسکو کہا جاتا ہے اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران
نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کیرن کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے

" میزائلوں کا اڈہ اور کمپلیکس کے نیچے۔ اوہ نہیں جناب یہاں ایسا
کوئی اڈہ نہیں ہے یہ کمپلیکس میرے سامنے تعمیر ہوا ہے جناب میں

اس وقت بھی یہاں ملازم تھا۔ اس کے نیچے تہہ خانے ضرور ہیں جنہیں
گودام بنایا گیا ہے لیکن اس کے نیچے کوئی اڈہ نہیں ہے اگر اڈہ ہوتا تو
جناب کم از کم مجھے ضرور معلوم ہوتا"...... کیرن نے جواب دیا اور
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ کیرن کا انداز اور لہجہ
یہی بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے اس کے باوجود عمران نے اس سے
مختلف سوالات کئے لیکن اب اسے مکمل طور پر اطمینان ہو گیا کہ واقعی
اس کمپلیکس کے نیچے اڈہ موجود نہیں ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" او۔ کے ٹھیک ہے میں پریذیڈنٹ صاحب کے سیکرٹری کو
رپورٹ دے دیتا ہوں آپ کے تعاون کا شکریہ"...... عمران نے کہا اور
پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار
پھر ویگن میں بیٹھ چکے تھے اور عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود
ٹائیگر کو واپس پریذیڈنٹ ہاؤس چلنے کا کہہ دیا اس کی پیشانی پر سوچ کی
لکیریں نمایاں تھیں۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مشین سے جو تجزیہ کیا ہے وہ غلط
ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ اور اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ ڈاج دینے والی مشینری
نصب کی گئی ہے کاسکو میں"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے
اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ جدید دور کی اس مشینری سے وہ بھی واقف
تھا جس کی مدد سے فون کال کا محل وقوع غلط ہو سکتا تھا۔

" پھر اب کیا پروگرام ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدیقی

نے کہا۔

"اب اس لورین کو براہ راست کور کرنا ہوگا اس کا ہیڈ کوار
ٹریس کرنا پڑے گا۔ اب اس میں تو ظاہر ہے ڈاجنگ مشینری نصب
ہوگی"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرے کا دروازہ کھلا اور ماسٹر کلف اندر داخل ہوا تو کرسی پر بیٹھی
لورین بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا۔ پتہ چلا عمران اور اس کے ساتھیوں کا"...... لورین نے
ل کر اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام۔ ہم نے پورا سپارگو چھان مارا ہے۔ کوئی ایسی جگہ
یں چھوڑی جسے چیک نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی کوئی مشکوک آدمی چھوڑا
لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ اب تو میں یہ سوچنے پر مجبور ہو
ہوں کہ کسی پراسرار ذریعے سے وہ سپارگو سے نکل جانے میں
یاب ہو گئے ہیں"...... ماسٹر کلف نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور لورین
سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ واپس جانے والا آدمی ہی نہیں ہے ماسٹر کلف۔ پھر اس نے مجھے
ن کر کے باقاعدہ دھمکیاں دی ہیں۔ کیا اس فون کال کو ٹریس کرایا

جا سکتا ہے"...... لورین نے کہا۔

" آپ کو فون کال کی ہے اس نے ۔ کب"..... ماسٹر کلف حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" کئی گھنٹے پہلے کی بات ہے اس لئے تو میں نے رابرٹ کو کمل انہیں ٹریس کرنے کا حکم دیا تھا اور پھر میں نے رابرٹ سے بھی رپو لی ہے وہ بھی انہیں ٹریس نہیں کر سکا"..... لورین نے جواب دیا۔

" ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے میری سمجھ میں تو بالکل نہیں آ ماسٹر کلف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ا طرف رکھی تپائی پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے ہاتھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... لورین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" میں ہیری بول رہا ہوں مادام ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ماسٹر کلف ا کے پاس آئے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو میری ان سے بات کرا د دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" بات کرو"...... لورین نے رسیور ماسٹر کلف کی طرف بڑھا ہوئے کہا۔

" تمہارا کوئی آدمی ہیری ہے"...... لورین نے رسیور ماسٹر کلف طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہو رسیور لے لیا۔

" ہیلو ۔ ماسٹر کلف بول رہا ہوں ۔ کیا بات ہے ہیری ۔ کیوں

کی ہے"...... ماسٹر کلف نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ماسٹر پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف جیفرے بھی کاسکو کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ہیری نے کہا تو ماسٹر کلف بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ جیفرے کاسکو کو تلاش کر رہا ہے ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ماسٹر کلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لورین بھی چونک کر سیدھی ہو گئی اور اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" میں انٹرنیشنل انٹرٹینمنٹ کمپلیکس میں موجود تھا پاس کہ پریذیڈنٹ ہاؤس کی ویگن وہاں پہنچی اور اس میں سے دو باوردی آدمی اتر کر منیجر صاحب کے کمرے میں چلے گئے ۔ میں یہاں اپنے ایک دوست ہیڈ ویٹر کیرن سے ملنے گیا ہوا تھا ۔ وہ میرے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ اسے کال کر کے فوراً منیجر کے کمرے میں پہنچنے کا حکم دیا گیا اور کیرن مجھے وہیں بیٹھا کر چلا گیا ۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں آدمی مجھے واپس جاتے ہوئے نظر آئے ۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کی مخصوص یونیفارم میں تھے ۔ پھر کیرن واپس آ گیا اور میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ یہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف جیفرے صاحب تھے ۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس کمپلیکس کے نیچے میزائلوں کا اڈہ ہے جسے کاسکو کہا جاتا ہے ۔ وہ اس کا راستہ تلاش کرنا چاہتے تھے لیکن کیرن نے انہیں بتایا کہ ایسا کوئی اڈہ اس کمپلیکس کے نیچے نہیں ہے کیونکہ یہ کمپلیکس اس کے سامنے تعمیر

ہوا ہے تو وہ چلے گئے۔ کاسکو کے بارے میں سن کر میں چونک پڑا۔ میں نے پہلے اپنے ہیڈ کوارٹر فون کیا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ مادام لورین کے پاس گئے ہیں تو میں نے یہاں فون کیا ہے"...... ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... ماسٹر کلف نے جواب دیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تم نے پریذیڈنٹ ہاؤس کو چیک کیا ہے"...... لورین نے ماسٹر کلف سے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ یہی ایک جگہ رہ گئی تھی۔ اس طرف تو مجھے خیال تک نہ آیا تھا۔ میں ابھی چیف جیفرے سے معلوم کرتا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے"...... ماسٹر کلف نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ احمق تو نہیں ہو گئے۔ جیفرے کی جگہ یقیناً عمران یا اس کے کسی ساتھی نے لے لی ہو گی نانسنس۔ اب پتہ چلا کہ وہ لوگ ٹریس کیوں نہیں ہو رہے تھے۔ تمہارے فون کرنے پر تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہیں ٹریس کر لیا گیا ہے"...... لورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ درست کہہ رہی ہیں۔ لیکن اگر وہ اصل ہوئے تو"۔ ماسٹر کلف نے کہا۔

"تم اس کا نمبر ملاؤ۔ میں خود بات کرتی ہوں۔ میں اصل یا نقل کو ٹریس کر لوں گی"...... لورین نے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لورین نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"ہیلو۔ میں مادام لورین بول رہی ہوں۔ چیف جیفرے سے بات کراؤ"...... مادام لورین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ انٹرنیشنل انٹرٹینمنٹ کمپلیکس گئے اور آپ نے وہاں کاسکو کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ آپ یہ معلومات کیوں حاصل کر رہے ہیں جبکہ کاسکو انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے"...... لورین نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کے سیکرٹری کی فون کال آئی تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ پریذیڈنٹ صاحب سپار گو تشریف لا رہے ہیں اور وہ کاسکو کا خفیہ دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں کے انتظامات چیک کئے جائیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس کمپلیکس کے بارے میں آپ کو سیکرٹری صاحب نے ہی بتایا ہو گا"...... لورین نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ورنہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کاسکو کیا چیز ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پھر آپ نے کیا رپورٹ دی ہے سیکرٹری صاحب کو"...... لورین نے کہا۔

"ابھی ہماری واپسی ہوئی ہے کہ آپ کی کال آ گئی ہے۔ ابھی میں نے رپورٹ کرنی ہے۔ ویسے اگر آپ کو معلوم ہو تو آپ بتا دیں"۔ جیفرے نے کہا۔

"مجھے خود معلوم نہیں۔ میں تو آپ سے معلوم کرنا چاہتی تھی۔ آپ سیکرٹری صاحب کو رپورٹ کر دیں اور پھر وہ جو کچھ کہیں وہ آپ برائے مہربانی مجھے بھی بتا دیں۔ کیونکہ سپارگو کی انچارج میں ہوں اور صدر صاحب کی حفاظت میری ذمہ داری میں بھی شامل ہے"...... لورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہی ہیں"...... جیفرے نے پوچھا تو لورین نے ایک نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لورین نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہے"۔ لورین نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ نے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتایا ہے یہاں کا نمبر تو نہیں بتایا"۔ ماسٹر کلف نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے جان بوجھ کر وہاں کا نمبر دیا ہے تاکہ اسے شک نہ پڑ سکے۔ بہرحال وہ نقلی ہے چلو اٹھو۔ ہم نے فوری ریڈ کرنا ہے

اپنے گروپ کو کال کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے گھیراؤ کرنے کا حکم دے دو"...... لورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ وہاں کس ٹائپ کا ریڈ کرانا چاہتی ہیں"...... ماسٹر کلف نے پوچھا۔

"ابھی چونکہ یہ پوری طرح طے نہیں ہو سکا کہ وہ لوگ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اس لئے تم پہلے انتہائی زوداثر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کراؤ۔ پھر ہم وہاں پہنچ کر ان کی چیکنگ کریں گے اگر یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہوئے تو انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیں گے اور اگر نہ ہوئے تو پھر انہیں ہوش میں لا کر معذرت کر لیں گے"...... لورین نے کہا تو ماسٹر کلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے نائب کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"جیسے ہی یہ کام مکمل ہو۔ تم نے مجھے مادام لورین کے نمبر تو ہیڈ کوارٹر میں کال کر کے رپورٹ دینی ہے"...... ماسٹر کلف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام لورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام لورین نے کہا۔

"جانسن بول رہا ہوں مادام۔ ماسٹر کلف یہاں ہوں گے"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو لورین نے رسیور ماسٹر کلف کی طرف بڑھا

دیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے جانسن"...... ماسٹر کلف نے رسیور لیتے ہی کہا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریس تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اس نے بھی سن لی تھی۔

"جناب حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں بے ہوشی کی گیس فائر کر دی گئی ہے"...... جانسن نے کہا۔

"اندر جا کر چیکنگ کی ہے"...... ماسٹر کلف نے پوچھا۔

"یس سر۔ اندر چھ افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور وہ سب پریذیڈنٹ ہاؤس کی یونیفارم میں ہیں اور سر وہاں ایک کمرے میں ایک عجیب سی مشین بھی پڑی ہوئی ملی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس مشین کے ذریعے فون ٹریس کئے جا رہے ہوں"...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں مادام لورین کے ساتھ آ رہا ہوں"...... ماسٹر کلف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ چلو"۔ لورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ ماسٹر کلف بھی کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود تھا نعمانی پورچ میں کھڑا تھا اس کے جسم پر پولیس یونیفارم تھی وہ اس وقت ماسٹر کلف کے آدمی جانسن کے میک اپ میں تھا جبکہ عمران اور اس کے باقی ساتھی پورچ کے سامنے ایک کمرے میں کھڑے تھے وہ سب ابھی تک پریذیڈنٹ ہاؤس کے ملازمین کے یونیفارم میں ہی تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا ماسٹر کلف اور لورین سے ہمیں کاسکو کے بارے میں حتمی معلومات مل جائیں گی"...... صدیقی نے کہا۔

"دیکھو ابھی تو صرف اندازہ ہی ہے بہرحال ان کے قابو میں آجانے سے یہاں سپارگو میں ہم آزادی سے کام کر سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا ان سب کو ماسٹر کلف اور لورین کی آمد کا انتظار تھا انٹرنیشنل انٹرٹینمنٹ کمپلیکس سے واپسی پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتے ہی فون پر لورین کی کال آگئی تھی اور عمران نے

اس سے جیفرے کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ہی پریذیڈنٹ ہاؤس کے سٹور میں موجود ہنگامی ضرورت کے لئے گیس ماسک انہوں نے پہن لئے تھے کیونکہ عمران کا انداز تھا کہ ماسٹر کلف یا مادام لورین کے آدمی پہلے اندر گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے کیونکہ اسے یقین تھا کہ مادام لورین حتمی طور پر اس نتیجے پر نہ پہنچ سکے گی کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں عمران اور اس کے ساتھی ہی موجود ہیں یا نہیں وہ لازماً پہلے چیکنگ کرائے گی اور پھر عمران کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا باہر سے اندر گیس فائر کی گئی لیکن گیس ماسکوں کی وجہ سے وہ لوگ بے ہوش ہونے سے بچ گئے تھے۔ پھر ایک پولیس یونیفارم میں ملبوس آدمی گیٹ پر چڑھ کر اندر داخل ہوا تو عمران نے اسے چھاپ لیا اس سے جو معلومات ملیں اس کے مطابق وہ ماسٹر کلف کا آدمی تھا اور اس کا نام جانسن تھا اور اسے ماسٹر کلف نے گیس فائر کر کے اندر چیکنگ کرنے کے بعد رپورٹ دینے کی ہدایت کی تھی چنانچہ عمران نے جانسن کو ہلاک کر دیا اس جانسن کا قدوقامت چونکہ نعمانی جیسا تھا اس لئے عمران نے سب سے پہلے نعمانی پر جانسن کا میک اپ کیا اور پھر جانسن کی یونیفارم نعمانی نے پہن لی اس کے بعد عمران نے جانسن کے بتائے ہوئے نمبروں پر جانسن کی آواز میں فون کیا اور اب وہ ماسٹر کلف اور لورین کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ لیکن اب ان کے چہروں پر گیس ماسک موجود نہیں تھے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ عمران نے کھڑکی کے کونے سے آنکھ لگا

دی یہاں سے پورچ اور پھاٹک تک کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ نعمانی پھاٹک کھول رہا تھا چند لمحوں بعد ایک کار اندر داخل ہوئی اور سامنے پورچ میں آکر رک گئی نعمانی نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا کار میں سے ایک عورت اور ایک مرد باہر نکل کر کھڑے ہو گئے نعمانی ان کے قریب پہنچ کر رک گیا پھر نعمانی اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ وہ عورت اور مرد اس کے پیچھے چلتے ہوئے اندرونی طرف بڑھنے لگے تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے سمٹ کر کمرے کے دروازے کی سائیڈوں میں ہو گئے دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور عورت اور مرد اندر داخل ہوئے۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ عمران نے ہاتھ میں موجود پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل میں سے نیلے رنگ کا غبار سا نکل کر ان دونوں کے چہروں سے ٹکرایا اور وہ دونوں بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے قالین پر گرتے چلے گئے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لئے تھے چونکہ یہ ساری پلاننگ پہلے سے طے شدہ تھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے خودکار انداز میں اس پلاننگ پر عمل کیا تھا۔

"اب سانس لے سکتے ہو"...... عمران نے چند لمحوں بعد سانس لے کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو ان سب نے بھی سانس لینے شروع کر دیئے نعمانی بھی اندر آ گیا تھا۔

"انہیں کرسیوں پر بٹھا کر باندھ دو"...... عمران نے پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور خود اس نے جیب سے ایک لا فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جانسن کالنگ اوور"...... عمران نے جانسن کی آوازا لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس فاسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنا دی۔

"فاسٹر۔ ماسٹر کلف کا حکم ہے کہ میں ان کے ساتھ ہی یہا پریذیڈنٹ ہاؤس میں رہوں گا۔ تم باقی ساتھیوں کو لے کر واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اب یہاں نگرانی کی ضرورت نہیں رہی اوور"۔ عمرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہاں صرف صدیقی رہے گا۔ باقی سب باہر جا کر نگرانی کر د تاکہ اچانک نہ کوئی آجائے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں مخاطب ہو کر کہا جو ان دونوں کو کرسیوں پر باندھنے میں مصروف رسیوں کا انتظام چونکہ پہلے سے ہی کر لیا گیا تھا اس لئے جب تک عمرا کال کرتا رہا وہ ان دونوں کو باندھنے میں مصروف رہے اور پھر صد کے علاوہ باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے۔

"پانی لاکر ان دونوں کے حلق میں ڈالو"...... عمران نے صدیقی کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر وہ ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا۔ قی ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس ہاتھ میں ایک جگ تھا اس نے باری باری ان دونوں کے منہ ل کر پانی ان کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی پانی ان حلق سے نیچے اترا ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا ع ہو گئے اور صدیقی نے جگ ایک طرف رکھا اور عمران کے ساتھ کرسی رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی عورت اور مرد ں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں پہلے تو ان دونوں کی وں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک نے لگی اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی ان دونوں نے بے ار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھے ہونے کی سے وہ دونوں صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

"مادام لورین اور ماسٹر کلف تم دونوں ہی سپارگو کے انچارج ہو تمہارا خیال تھا کہ سپارگو میں تمہاری مرضی کے بغیر کوئی پتا بھی ہل سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں

"تم۔ تم عمران ہو"...... لورین نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ہی علی عمران ہے۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں کنگز کے نے یہاں بھیجا ہے تو تمہاری کھوپڑی میں یقیناً عقل نام کی کوئی

چیز ہوگی اس لئے میں نے تمہیں براہ راست فون کر کے پوری تفصیل بتا دی تھی لیکن تم نے جس طرح دھمکیاں دیں اور جس طرح تم غصے سے بھڑک اٹھی تھی اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ تمہارا عقل والا خانہ خالی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مگر جانسن نے تو رپورٹ دی تھی کہ تم سب بے ہوش ہوگئے ہو وہ جانسن کہاں ہے"...... لورین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جانسن نے تو پھاٹک کھولا تھا تاکہ تمہاری کار اندر آسکے تمہارا خیال تھا کہ تم سے بات چیت ہونے کے بعد میں بھی تمہاری طرح اس انتظار میں یہاں بیٹھا رہتا کہ تمہارے آدمی آکر ہمیں بے ہوش کر دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ تم میری توقع سے زیادہ ہوشیار آدمی ہو لیکن اب تم نے ہمیں کیوں باندھ رکھا ہے"...... لورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مجھے کاسکو کا محل وقوع بتا دو تو میں تمہیں رہا کر دوں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تم دونوں کی لاشیں پریذیڈنٹ ہاؤس کے گٹر میں پڑی سڑتی رہیں گی اور میرا ساتھی ماسٹر کلف کے روپ میں سپارگو کا چارج سنبھال لے گا اور پھر ہم خود ہی کاسکو کو ٹریس کر لیں گے" عمران نے کہا۔

"یہ یقین کرو کہ مجھے اور ماسٹر کلف کو کاسکو کے محل وقوع کے بارے میں قطعی علم نہیں ہے"...... لورین نے کہا۔

"ماسٹر کلف۔ تم کیا کہتے ہو"...... عمران نے ماسٹر کلف سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"مادام لورین درست کہہ رہی ہیں"...... ماسٹر کلف نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں باندھ کر اور ہوش میں لا کر تو ہم نے اپنا وقت ہی ضائع کیا ہے تم تو پھنچوں گڑیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ ماسٹر کلف کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سرد مہری اور سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ مت مارو اسے رک جاؤ"...... یکلخت لورین نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی تم سے پہلے کا یہاں موجود ہے اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اسے کاسکو کے محل وقوع کا علم نہ ہو کاسکو میں انسان ہوں گے روبوٹ نہیں ہوں گے اور انسانوں کو بہرحال بہت سی چیزوں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اس لئے وہ لامحالہ کاسکو سے باہر آکر سپارگو سے اپنی ضروریات پوری کرتے ہوں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران میں حلفاً کہتی ہوں کہ کاسکو کو انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے میں نے ماسٹر کلف سے پوچھا تھا اسے واقعی اس کا محل وقوع معلوم نہیں ہے میں تسلیم کرتی ہوں کہ کاسکو کے لوگ سپارگو

آتے ہوں گے لیکن انہوں نے کبھی اپنی شناخت نہیں کرائی"۔ لو
نے کہا۔
"کیوں ماسٹر کلف۔ کیا تمہیں واقعی نہیں معلوم کہ کاسکو کا م
وقوع کیا ہے"...... عمران نے لورین کو کوئی جواب دینے کی بجا
ماسٹر کلف سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مادام سچ کہہ رہی ہیں یہ حقیقت ہے کہ مجھے اس کا محل وقو
معلوم نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے کبھی اسے معلوم کرنے کی
کوشش نہیں کی کیونکہ بہرحال یہ سرکاری راز ہے"...... ماسٹر کل
نے جواب دیا۔
"اگر تم معلوم کرنا چاہتے تو کس طرح معلوم کرتے"...... عم
نے پوچھا۔
"کسی نہ کسی سے بہرحال پوچھنا پڑتا"...... ماسٹر کلف نے ج
دیا۔
"او کے مجھے تمہاری بات پر یقین آگیا ہے اور اس یقین کے
تمہیں زندہ رکھنا بے کار ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس
ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ
ساتھ ہی ماسٹر کلف کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم
لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا وہ ختم ہو چکا تھا مادام لورین کا
ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔
"تم حد درجہ سفاک آدمی ہو"...... لورین نے کہا۔

"اور تم یہاں شاید ہم پر رحم کھانے کے لئے آئی تھیں۔ اب
اری باری ہے بولو مجھ سے تعاون کرتی ہو یا تمہارا بھی یہی حشر
ا"...... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم مجھے مت مارو۔ تم جیسا تعاون چاہو میں کرنے کے لئے
ہوں۔ میں تمہاری ہر ڈیمانڈ پوری کرنے کے لئے تیار ہوں"۔
ین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"ڈیمانڈ سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے پوچھا۔
"جو بھی تمہاری ڈیمانڈ ہو"...... اس بار لورین نے خاصے سنبھلے
ئے لہجے میں کہا۔
"میں نے تو تمہیں فون پر کہا تھا کہ میں صرف کاسکو میں موجود
انی ایجنٹ کو ٹریس کر کے ختم کرنا چاہتا ہوں لیکن تم نے تعاون
نے کی بجائے مجھے دھمکیاں دینا شروع کر دیں"...... عمران نے
ب دیتے ہوئے کہا۔
"میں نے ڈاکٹر آسکر سے اس بارے میں فون پر بات کی تھی
...... لورین نے کہنا شروع کیا۔
"مجھے معلوم ہے کہ تمہاری اس سے کیا بات ہوئی تھی میں نے وہ
کال یہاں بیٹھے چیک کر لی تھی پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایسی
ی پہلے سے موجود تھی جس سے فون کال کو چیک کیا جا سکتا ہے
سیکورٹی کے نقطہ نظر سے ایسی مشینری یہاں رکھی گئی ہوگی"۔

عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم نے جو کچھ مجھے بتایا تھا ممکن ہی نہیں ہو سکتا"...... لورین نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ ڈاکٹر آسکر نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ در ہو۔ بہرحال یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا فی کرتی ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کہ کاسکو کہاں ہے میری بات پر یقین کرو"...... لورین نے کہا۔

"تم اس ڈاکٹر آسکر کو تو یہاں بلوا سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ۔ تمہارا مطلب ہے پریذیڈنٹ ہاؤس میں لیکن وہ نہیں آئے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ براہ راست صدر کو فون کر کے سے تصدیق کرے"...... لورین نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی ماسٹر کلف کی طرح میرے لئے ثابت ہو رہی ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"تم مجھے ہلاک کر کے کیا فائدہ اٹھاؤ گے جبکہ میں زندہ رہ کر تم ہر خدمت کر سکتی ہوں"...... لورین نے اس بار قدرے لاڈ بھرے میں کہا۔

"تو پھر اپنے چیف کو فون کر کے اس سے معلوم کرو اسے کاسکو کے محل وقوع کے بارے میں علم ہو گا اور اگر نہیں ہو گا بہرحال اس پوزیشن میں ہو گا کہ معلوم کر سکے"...... عمران نے کہا

"لیکن میں چیف کو کیا کہوں"...... لورین نے چونک کر کہا۔

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے تمہارا مسئلہ ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے کاسکو کا درست محل وقوع ٹریس کر کے دو ورنہ تم بھی ماسٹر کلف کے پیچھے جاؤ۔ میں خود اسے ٹریس کر لوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے آزاد کر دو میں فون کر کے معلوم کرتی ہوں"۔ لورین نے کہا۔

"کارڈلیس فون یہیں لے آؤ"...... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی سے کہا تو صدیقی خاموشی سے اٹھا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا تم واقعی اتنے کٹھور واقع ہوئے ہو یا اپنے ساتھی کے سامنے ایسا پوز کر رہے تھے"...... صدیقی کے باہر جاتے ہی لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی میری توقع سے زیادہ حسین لڑکی ہو لیکن میری عادت ہے کہ میں ڈیوٹی کے وقت صرف ڈیوٹی انجام دینے کا قائل ہوں اگر تم کسی طرح کاسکو کا محل وقوع ٹریس کر کے مجھے بتا دو تو پھر دیکھنا کہ میں تمہارے حسن کو کس قدر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور یہ بھی میرا وعدہ کہ تمہارے اس میزائلوں کے اڈے کو معمولی سا نقصان بھی نہ پہنچے گا کیونکہ یہ میرا مشن ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اسی لمحے صدیقی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کارڈلیس

فون پیس موجود تھا۔

"مجھے آزاد کر دو"...... لورین نے کہا۔

"ابھی نہیں جب تم محل وقوع ٹریس کر لوگی تب میرا وعدہ کہ تمہیں آزاد بھی کر دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھ سے خوفزدہ ہو۔ میں تو یہاں اکیلی ہوں جبکہ یہاں تمہارے ساتھی بھی موجود ہیں"...... لورین نے کہا۔

"میں واقعی تم سے انتہائی خوفزدہ ہوں اگر تم کنگز کی ٹاپ ایجنٹ ہو سکتی ہو تو تم صرف انگلی کے اشارے سے بھی مجھے اور میرے ساتھیوں کو شاید ہلاک کر سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ......" لورین نے کہنا شروع کیا۔

"جو کام میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میرے پاس فضول باتوں کا وقت نہیں ہے۔ نمبر بتاؤ"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا لورین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر نمبر بتانے شروع کر دیئے۔

"نمبر پریس کر کے فون پیس اس کے کان سے لگا دو اور مس لورین آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم نے چیف کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو چیف جب تک یہاں کسی کو کال کر کے احکامات دے گا تمہاری روح اس دوران عالم بالا پہنچ چکی ہو گی اور زندگی دوبارہ نہیں مل سکتی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے"...... لورین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو عمران

کے اشارے پر صدیقی نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور فون پیس لورین کے کان سے لگا دیا دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"...... رسیور اٹھانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں سپارگو سے چیف سے بات کراؤ"۔ لورین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں چیف۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپارگو میں داخل ہو کر یہاں کے انچارج ماسٹر کلف کو ہلاک کر دیا اور خود غائب ہو گئے ہیں میرا گروپ انہیں مسلسل تلاش کر رہا ہے لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل رہا ویسے عمران نے مجھے سپارگو آنے سے پہلے فون کیا تھا کہ وہ کاسکو میں پہنچ جانے والے کسی کافرستانی ایجنٹ کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا چاہتا ہے ورنہ اس کا اور کوئی مشن نہیں ہے میں نے کاسکو کے انچارج ڈاکٹر آسکر سے فون پر بات کی تو اس نے اس بات کو یکسر مسترد کر دیا کہ کاسکو میں کوئی غیر ملکی ایجنٹ کسی بھی روپ میں داخل ہو سکتا ہے"...... لورین نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیوں کال کی ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹریس نہ ہو سکنے کی بنا پر مجھے خدشہ ہے کہ کہیں وہ بالا بالا کاسکو میں داخل ہو کر اپنا مشن مکمل کر لیں اور میں انہیں تلاش ہی کرتی رہ جاؤں میں چاہتی ہوں کہ کاسکو کی نگرانی کر کے انہیں ٹریس کروں لیکن مجھے کاسکو کے محل وقوع کا ہی علم نہیں ہے"...... لورین نے جواب دیا۔

"کاسکو کے محل وقوع کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے لیکن تمہاری بات بھی درست ہے عمران سے کچھ بعید نہیں کہ وہ وہاں پہنچ کر اسے تباہ ہی کر دے"......چیف نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر آسکر کو تو حکم دے سکتے ہیں کہ وہ مجھے محل وقوع کے بارے میں بتا دے میں اسے فون کر لوں گی"...... لورین نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے لورین نے اس کے مطلب کی بات کی ہو۔

"ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ ٹھیک ہے میں اسے فون کر کے احکامات دے دیتا ہوں تم اسے پانچ منٹ بعد فون کر لینا لیکن خیال رکھنا تم نے یا تمہارے گروپ کے کسی آدمی نے کاسکو میں داخل نہیں ہونا کسی بھی صورت میں"......چیف نے کہا۔

"مجھے اندر جانے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے چیف میں تو باہر سے اس کی سخت نگرانی کرانا چاہتی ہوں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کیا جا سکے"...... لورین نے جواب دیا۔

"او کے تم پانچ منٹ بعد ڈاکٹر آسکر کو فون کر کے اس سے بات کر

لینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے فون آف کر کے لورین کے کان سے ہٹا لیا۔

"اب تو تم مطمئن ہو گئے ہو گے اب تو مجھے آزاد کر دو۔ میرا جسم مسلسل بندھے ہونے کی وجہ سے سن ہوتا جا رہا ہے"...... لورین نے کہا۔

"محترمہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بے چین ہو رہی ہے اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو اور یہ فون پیس مجھے دے دو"...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو کیا مطلب"...... لورین نے حیران ہو کر تقریباً چیختے ہوئے کہا لیکن صدیقی نے فون پیس عمران کی طرف بڑھایا اور پھر جیب سے رومال نکال کر اس نے اسے گولا سا بنا کر زبردستی لورین کا منہ کھول کر رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا ۔ لورین نے بے اختیار سر ادھر ادھر مارنا شروع کر دیا لیکن عمران اطمینان سے بیٹھا رہا۔

"آپ کو ڈاکٹر آسکر کا فون نمبر معلوم ہے"...... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں اسی فون نمبر سے تو میں نے اس کی لوکیشن چیک کی تھی لیکن ڈاجنگ مشینری کی وجہ سے درست لوکیشن چیک نہ ہو سکی تھی ورنہ تو اس سارے بکھیڑے میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ رہتی"...... عمران نے جواب دیا پھر اس نے گھڑی دیکھی اور تقریباً پانچ منٹ گزرنے کے

بعد اس نے فون پیس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز صدیقی کے ساتھ ساتھ کرسی پر بندھی بیٹھی لورین بھی سن رہی تھی۔

"یس"...... رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر آسکر سے بات کراؤ"...... عمران کے منہ سے آواز نکلی اور لورین کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور عمران اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"لورین بول رہی ہوں ڈاکٹر آسکر۔ چیف نے آپ کو فون کال کر دی ہو گی"...... عمران نے لورین کی آواز میں کہا۔

"ہاں لیکن آپ کیوں کاسکو کا محل وقوع جاننا چاہتی ہیں۔ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو روکنا چاہتی ہوں کیونکہ وہ سپار گو میں داخل ہو چکے ہیں اور ہم انہیں ٹریس نہیں کر پا رہے انہوں نے لامحالہ کاسکو پہنچنا ہے اس لئے میری چیف سے بات ہوئی تھی کہ اگر مجھے کاسکو

کا محل وقوع معلوم ہو تو میں وہاں نگرانی کرا سکوں اس طرح یہ پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ مارے جائیں گے"...... عمران نے لورین کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ محل وقوع فون پر نہیں بتایا جا سکتا مس لورین۔ یہ بات طے شدہ ہے اور آپ کاسکو میں داخل ہی نہیں ہو سکتیں اس لئے آپ کوئی ایسی جگہ بتا دیں جہاں میں خود پہنچ کر آپ سے ملاقات کر سکوں اور آپ کو زبانی محل وقوع بتا دوں۔ ویسے میرا تو خیال ہے کہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے جب کسی کو بھی اس محل وقوع کا علم ہی نہیں تو پاکیشیائی ایجنٹ اسے کیسے تلاش کر لیں گے"...... ڈاکٹر آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ان ایجنٹوں کے بارے میں علم نہیں ہے ڈاکٹر آسکر آپ صرف سائنسدان ہیں اور یہ لوگ بعض اوقات ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ چیف جیسا محتاط آدمی بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے اسی لئے تو اس نے آپ سے بات کی ہے ویسے آپ نے درست بات کی ہے واقعی فون پر اس محل وقوع کو اوپن نہیں ہونا چاہئے آپ نے پریذیڈنٹ ہاؤس تو دیکھا ہو گا۔ یہ انتہائی محفوظ جگہ ہے وہاں کا چیف جیفرے ہے۔ آپ ایسا کریں کہ خاموشی سے پریذیڈنٹ ہاؤس آ جائیں پھر جیفرے آپ کی آمد پر مجھے فون کر دے گا تو میں بھی وہاں خاموشی سے پہنچ جاؤں گی اور پھر آپ مجھے بتا دیں میرے خیال میں یہ سپار گو میں سب سے محفوظ جگہ ہے جہاں کسی غیر کا بھی داخلہ نہیں

ہو سکتا اور نہ ہی یہاں کی بات کسی صورت لیک آؤٹ ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

" پریذیڈنٹ ہاؤس۔اوہ۔یہ واقعی آپ نے اچھی جگہ کا انتخاب کیا ہے۔ٹھیک ہے۔آپ اس کے انچارج جیفرے سے بات کر لیں۔پھر مجھے فون کر کے بتا دیں"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

" عمران صاحب۔یہ تو واقعی قدرت ہمارا ساتھ دے رہی ہے"۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہماری نیت جو ٹھیک ہے۔میں نے تو لورین کو بتایا ہے کہ ہمارا مقصد اڈے کی تباہی نہیں ہے لیکن اسے ہماری نیت پر شک تھا جبکہ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کا حال بھی جانتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ڈاکٹر آسکر کو آپ نے یہاں بلایا ہے۔کیا آپ اس سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

" یہ تو وہ یہاں آئے گا تب ہی پتہ چل سکے گا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر کچھ دیر بعد اس نے فون پیس آن کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

" لورین بول رہی ہوں۔ڈاکٹر آسکر سے بات کراؤ"...... عمران

نے لورین کے لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر آسکر کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر آسکر۔میری جیفرے سے بات ہو گئی ہے۔وہ آپ کا انتہائی گرمجوشی سے استقبال کرے گا۔آپ گیٹ پر جا کر صرف اپنا نام بتائیں گے۔اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں پریذیڈنٹ ہاؤس کے اس کمرے میں پہنچا دے گا جہاں ایسے خصوصی انتظامات موجود ہیں کہ کسی بھی صورت وہاں سے کوئی بات لیک آؤٹ نہیں ہو سکتی۔اس طرح ہماری یہ بات چیت ہر لحاظ سے محفوظ رہے گی"...... عمران نے لورین کے لہجے میں کہا۔

" اوکے۔پھر آپ ایسا کریں کہ وہاں پہنچ جائیں کیونکہ میرا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے اور مجھے اہم کام کرنے ہوتے ہیں۔میں نصف گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ جاؤں گا"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔جیسے آپ کہیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے فون آف کر دیا۔

" اب جیفرے صاحب کو بلاؤ تاکہ میں اسے ڈاکٹر آسکر کی آمد اور اس کے استقبال کی ہدایات دے سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی مسکراتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔تھوڑی

دیر بعد ٹائیگر جو اب جیفرے کے روپ میں تھا۔ صدیقی کے ساتھ اندر
داخل ہوا اور عمران نے اسے ڈاکٹر آسکر کی آمد اور اس کے استقبال کے
ساتھ ساتھ اسے اندر لے آنے کی تفصیلی ہدایات دے دیں۔
" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہی
ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔
" اب مس لورین کے منہ سے رومال نکال دو۔ کسی خاتون کے
لئے اس سے بڑی سزا اور نہیں ہو سکتی کہ اسے اتنی دیر تک خاموش
بیٹھنا پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی ہنستا ہوا
آگے بڑھا اور اس نے لورین کے منہ سے رومال باہر کھینچ لیا تو لورین
نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔
" تم۔ تم نے میرے لہجے اور میری آواز کی کیسے نقل کر لی۔ اگر میں
تمہیں سامنے بیٹھے بولتے ہوئے نہ دیکھتی تو کبھی یقین نہ کرتی کہ تم
بول رہے ہو"...... لورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" تمہاری آواز مجھے واقعی پسند ہے۔ تمہاری آواز کی کشش ہی تو مجھے
سپار گو لے آئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور
لورین نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔
" میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ڈاکٹر آسکر اس قدر احمق بھی ہو سکتا
ہے کہ وہ خود چل کر تمہارے پاس آ جائے گا"...... لورین نے اس بار
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
" اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ تمہاری آواز ہی ایسی ہے کہ

جو سنتا ہے بے اختیار کھنچا چلا آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور
لورین باوجود غصے کے بے اختیار ہنس پڑی۔
" کاش کسی طرح اسے معلوم ہو سکتا کہ اس سے بات میں نے
نہیں کی"...... لورین نے کہا۔
" جب وہ یہاں آئے گا تو میں اسے بتا دوں گا۔ اس میں اتنا پریشان
ہونے والی کوئی بات نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لورین
بے اختیار چونک پڑی۔
" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسے ہلاک کر دو گے"...... لورین نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا"...... عمران نے پوچھا۔
" ظاہر ہے تم اسے اصل حقیقت تب ہی بتاؤ گے جب تمہارے
خیال کے مطابق وہ زندہ نہ رہے گا"...... لورین نے کہا۔
" میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ ڈاکٹر آسکر سائنسدان
ہے اور میں سائنسدانوں کی واقعی دل سے قدر کرتا ہوں اور دوسری
بات یہ کہ اسے ہلاک کر کے مجھے کیا ملے گا"...... عمران نے جواب دیا۔
" تو پھر تم نے یہ بات کیوں کی کہ تم اسے اصل صورت حال بتا دو
گے"...... لورین نے کہا۔
" اس لئے کہ میں تمہاری آواز کی تو نقل کر سکتا ہوں لیکن میک
اپ کر کے تم جیسا نہیں بن سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے اسے اصل
حقیقت بتانی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیا تو لورین کے چہرے

پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہی۔ اس نے کوا
بات نہ کی۔ پھر جب تقریباً آدھا گھنٹہ گزرنے کے قریب ہوا تو عمران
اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم نے یہیں رہنا ہے اور لورین کا خیال رکھنا ہے "...... عمران
نے صدیقی سے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے ک
طرف بڑھ گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے
میڑ عمر آدمی نے سامنے رکھی ہوئی ضخیم فائل سے سر اٹھایا اور
وازے کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر قدرے الجھن کے
ژات نمایاں ہو گئے تھے۔

" یس کم ان "...... اس آدمی نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور
ب نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

" کیا بات ہے روزی۔ اس طرح تمہاری اچانک آمد "...... ادھیڑ عمر
لی نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

" ڈاکٹر مارگ۔ آپ کو معلوم ہے کہ سپار گو میں کیا ہو رہا ہے
ل "...... روزی نے آگے بڑھ کر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے
ئے کہا۔

" کیا ہو رہا ہے۔ کیا مطلب "...... ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کی ایک ٹیم سپارگو پہنچ چکی ہے اور وہ کاسکو او
ہاکسم کو تباہ کرنا چاہتی ہے"...... روزی نے جواب دیا تو ڈاکٹر مارگ
بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں کس نے بتایا ہے"
ڈاکٹر مارگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاسکو کے انچارج ڈاکٹر آسکر نے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ڈاک
آسکر مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتا"...... روزی نے قدرے فخریہ لہ
میں کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر آسکر تم ہی کیا کاسکو اور ہاکسم می
کام کرنے والی کسی لڑکی سے کوئی بات نہیں چھپاتا۔ لیکن اسے ا
بات کی کیسے اطلاع مل گئی جبکہ مجھے تو ابھی تک کوئی اطلاع نہ
ملی"...... ادھیڑ عمر ڈاکٹر مارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو روزی
اختیار ہنس پڑی۔

"ڈاکٹر آسکر آپ کی طرح خشک طبیعت کا سائنسدان نہیں ہ
وہ زندگی کو انجوائے کرنے کا فن جانتا ہے۔ اس وقت وہ پریذیڈن
ہاؤس گیا ہوا ہے تاکہ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ لورین کو کاس
محل وقوع بتا سکے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں وہاں گیا ہے"۔ رو
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کاسکو کا محل وقوع بتانے گیا ہے۔ کیوں۔ یہ تم کیسی باتیں

ی ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ کاسکو کا محل وقوع تو ٹاپ سیکرٹ
ہ۔ وہ کیسے کسی کو بتایا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔

"میں جو کچھ کہہ رہی ہوں درست کہہ رہی ہوں۔ میں آپ کو
میل بتاتی ہوں یہ تفصیل ڈاکٹر آسکر نے مجھے بتائی ہے اور ڈاکٹر
لر کو کنگز کے چیف نے کہ کاسکو میں نصب بی ایکس میزائلوں سے
لیشیا کو خطرات لاحق ہیں کہ ان میزائلوں کی مدد سے ان کے ایٹمی
لز کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے پاکیشیائی ایجنٹ ان میزائلوں کو
اگر نا چاہتے ہیں جس پر حکومت ایکریمیا نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں
خاتمے کے لئے ایکریمیا کی سب سے طاقتور تنظیم کنگز کو یہ مشن
یا ہے کہ وہ سپارگو پہنچ کر ان ایجنٹوں کا راستہ روکیں۔ پاکیشیائی
نٹوں کی ٹیم کا لیڈر ایک نوجوان علی عمران ہے جس سے پوری دنیا
تنظیمیں خوفزدہ رہتی ہیں۔ کنگز نے اس کے مقابلے کے لئے اپنی
پ سیکرٹ ایجنٹ لورین کو یہاں بھیجا ہے۔ لورین اب سپارگو کی
رج ہے۔ پھر وہ ٹیم یہاں پہنچ گئی۔ لورین کے ساتھ ساتھ سپارگو کا
ب ماسٹر کلف بھی ان کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اس پاکیشیائی ٹیم
ماسٹر کلف کو ہلاک کر دیا اور غائب ہو گئی۔ لورین نے بے حد
یں ماریں کہ کسی طرح انہیں ٹریس کیا جا سکے لیکن انہیں ٹریس نہ
جا سکا تو اس نے یہ پلاننگ کی کہ کاسکو کا محل وقوع معلوم کر کے
کی نگرانی کی جائے کیونکہ بہرحال پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ تو

میزائلوں کا اڈہ کاسکو اور میزائلوں کی فیکٹری اور لیبارٹری ہاکسم ہی م
اور کاسکو میں داخل ہونے کے بعد ہی وہ اس سے ملحقہ ہاکسم میں داخل
ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وہ لامحالہ کاسکو ہی آئیں گے اور اگر وہ اس ک
نگرانی کرے تو وہ ان ایجنٹوں کو نہ صرف ٹریس کر لے گی بلکہ ان
خاتمہ بھی کر سکتی ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پلاننگ تو درست ہے۔ پھر"...... ڈاکٹر مارگ نے اثبات میں
ہلاتے ہوئے کہا۔

"لورین نے ڈاکٹر آسکر سے بات کی تو ڈاکٹر آسکر نے محل وقو
بتانے سے انکار کر دیا کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ جس پر لورین
کنگز کے چیف سے بات کی۔ کنگز کے چیف نے براہ راست ڈاکٹر آس
سے بات کی اور اسے حکم دیا کہ وہ لورین کو کاسکو کا محل وقوع بتاد
البتہ لورین یا اس کا کوئی آدمی کاسکو میں داخل نہ ہو سکے گا جس پر ڈا
آسکر مجبور ہو گیا۔ پھر لورین کا فون آیا تو ڈاکٹر آسکر نے اسے کہا کہ مح
وقوع فون پر نہیں بتایا جا سکتا اور چونکہ لورین کاسکو نہیں آ سکتی ا
لئے وہ اسے کوئی جگہ بتائے تو وہ خود آکر اس سے مل لے گا اور ا
محل وقوع بتا دے گا۔ چنانچہ لورین نے اس کے لئے سپارگو میں م
پریذیڈنٹ ہاؤس کا پتہ بتایا جسے ڈاکٹر آسکر نے بھی تسلیم کر لیا اور ا
وہ پریذیڈنٹ ہاؤس گیا ہے تاکہ اس لورین کو کاسکو کا محل وقوع
بتا سکے"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس میں ایسی کیا بات ہے کہ تم نے آکر مجھے بھی ڈرا ا

صرف محل وقوع بتانے سے کیا ہوگا اور وہ بھی ایکریمین سرکاری
ایجنٹوں کو ہی بتایا جا رہا ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"تو آپ ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ ڈاکٹر آسکر خود کیوں محل وقوع
بتانے گیا ہے۔ آپ واقعی انتہائی خشک طبیعت کے مالک ہیں"۔
روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس میں بھی کوئی راز ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لورین کی آواز بہت خوبصورت اور پرکشش ہے اس لئے
ڈاکٹر آسکر کا خیال ہے کہ وہ خود بھی خوبصورت اور نوجوان ہو گی اور
مجھے یقین ہے کہ اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر ڈاکٹر آسکر صرف اسے محل
وقوع ہی نہیں بتائے گا۔ اسے اپنے ساتھ کاسکو میں بھی لے آئے
گا"...... روزی نے کہا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر آسکر لاکھ رنگین مزاج سہی۔ بہرحال وہ ایسا غیر ذمہ
دارانہ کام نہیں کر سکتا کہ کسی اجنبی کو کاسکو میں لے آئے"۔ ڈاکٹر
مارگ نے جواب دیا۔

"اگر وہ لے آیا تو"...... روزی نے چیلنج دینے والے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ کاسکو کا انچارج ہے جو چاہے کرتا
پھرے"...... ڈاکٹر مارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ کسی کو لے آیا تو اس طرح نہ صرف کاسکو خطرے میں

پڑجائے گا بلکہ آپ کی فیکٹری اور لیبارٹری ہاکسم کو بھی خطرات لاحق ہو جائیں گے"...... روزی نے جواب دیا۔

"ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن تم مجھ سے کیا چاہتی ہو"۔ ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"اگر ڈاکٹر آسکر ایسا کرے تو آپ اس کی شکایت تو حکام بالا کو کر سکتے ہیں"...... روزی نے کہا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ اب تمہاری تشویش میری سمجھ میں آ رہی ہے کہ تم اس لورین سے جیلس ہو رہی ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ اگر وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہوئی تو ڈاکٹر آسکر تمہیں چھوڑ کر اس کی طرف مائل ہو جائے گا۔ یہی بات ہے ناں"...... ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"میری تو ڈاکٹر آسکر سے صرف دوستی ہے۔ مجھے کیا وہ کسی سے ملتا رہے۔ میرا اصل تعلق تو بہرحال ہاکسم سے ہے۔ میں تو ہاکسم کو محفوظ رکھنا چاہتی ہوں"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو لورین چاہے کتنی بھی حسین کیوں نہ ہو۔ بہرحال تم سے زیادہ نہیں ہو سکتی"...... ڈاکٹر مارگ نے جواب دیا تو روزی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کے پاس بھی دل ہے جو کسی کی خوبصورتی کا اندازہ کر سکتا ہے"...... روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں بھی بہرحال انسان ہوں روزی۔ خوبصورتی کا اثر تو مجھ پر بھی

تا ہے لیکن ان معاملات میں میرے نظریات ڈاکٹر آسکر سے مختلف
ں۔ اس لئے تمہیں میری بات پر حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال تم فکر نہ
و۔ اگر واقعی ڈاکٹر آسکر لورین کو ساتھ لے آیا تو میں اس سے بات
وں گا اور پھر میں واقعی اعلیٰ حکام سے اس کی شکایت بھی کروں گا۔
اسے چیک کرو اور پھر مجھے آکر رپورٹ دینا"...... ڈاکٹر مارگ نے
ب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ بس میں یہی چاہتی تھی۔ اوکے۔ ویسے میری خوبصورتی کی
یف کا شکریہ"...... روزی نے اٹھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر
ں اور دروازے کی طرف بڑھ گئی اور ڈاکٹر مارگ نے مسکراتے
ئے دوبارہ نظریں فائل پر مرکوز کر دیں۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر
تھا کہ دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... ڈاکٹر مارگ نے سر اٹھاتے ہوئے کہا تو دروازہ
ا اور روزی اور ڈاکٹر آسکر دونوں اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔

"اوہ ڈاکٹر آسکر تم۔ آؤ۔ آؤ۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم پریذیڈنٹ
ں گئے ہوئے تھے کسی لورین کو کاسکو کا محل وقوع بتانے"۔ ڈاکٹر
ل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس شریر روزی نے بتا دیا ہے کہ اس نے آپ کو کس طرح
ی شکایت کرنے پر آمادہ کر لیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں شاید
ین کے حسن کا شکار ہو کر اسے یہاں لے آؤں گا لیکن یہ جذباتی لڑکی
۔ میں کم از کم ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا اور لورین چاہے لاکھ

خوبصورت ہو لیکن روزی تو بہر حال روزی ہی ہے"...... ڈاکٹر آسکر۔
مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ڈاکٹر مارگ بے اختیار ہنس پڑا
روزی بھی مسکرا دی تھی۔

"چلو روزی کی تشویش تو دور ہوئی۔ لیکن کیا واقعی وہ پاکیشیا
ایجنٹ یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... ڈاکٹر مارگ نے کرسی پر بیٹھتے ہو۔
کہا تو ڈاکٹر آسکر اور روزی دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں
بیٹھ گئے۔

"اسی لئے تو میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ ایک تو روزی ک
شکایت کا ازالہ ہو جائے دوسرا آپ سے بھی معاملہ ڈسکس ہو جائے م
کنگز کے چیف کے حکم پر مجبور تو ہو گیا تھا لیکن میں نے اسے جان بو
کر غلط محل وقوع بتایا ہے کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ پاکیشیا
ایجنٹ اس لورین کو ہی پکڑ کر اس سے محل وقوع نہ معلوم کر لی
جبکہ مجھے یقین ہے کہ وہ لاکھ سر پٹخ لیں بہر حال کاسکو اور ہاکسم کا م
وقوع کسی صورت بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ اس طرح حکم کی تعمیل
بھی ہو گئی اور ٹاپ سیکرٹ بھی ٹاپ سیکرٹ ہی رہے گا"۔ ڈاکٹر آسا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ڈاکٹر آسکر۔ تم نے واقعی عقلمندانہ اقدام کیا ہے"
ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"او کے۔ اب مجھے اجازت۔ میں نے کنٹرول سیکشن میں کچھ کام کر
ہے"...... ڈاکٹر آسکر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر مارگ بھی اٹھ کھ

ہوا۔

"او کے روزی۔ اب رات کو ہی ملاقات ہو گی"...... ڈاکٹر آسکر نے
روزی سے کہا۔

"آج نہیں"...... روزی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شریر
ہی مسکراہٹ تھی۔

"ارے وہ کیوں۔ کیا تم ابھی تک مجھ سے ناراض ہو"...... ڈاکٹر
آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناراض نہیں ہوں۔ لیکن آج مجھ پر ایک اور بات کا انکشاف ہوا
ہے کہ ڈاکٹر مارگ بھی مجھے خوبصورت سمجھتے ہیں۔ آج رات میرا خیال
ہے کہ ڈاکٹر مارگ سے ذرا تفصیل سے پوچھوں گی کہ انہوں نے مجھ
میں کیا خوبصورتی دیکھی ہے"...... روزی نے شرارت بھرے لہجے میں
کہا تو ڈاکٹر آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو مبارک ہو ڈاکٹر مارگ"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا تو ڈاکٹر
مارگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ روزی اب بہت شرارتی ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا اب واقعی
کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا ہی پڑے گا"...... ڈاکٹر مارگ نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو بھی بندوبست ہو کل مجھے بتا دیجئے گا۔ گڈ
بائی"...... ڈاکٹر آسکر نے ہنستے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے
باہر نکل گیا۔

"یہ کیا بات کر دی روزی تم نے۔ جب کہ میں نے تمہیں بتایا
کہ میرے نظریات ڈاکٹر آسکر سے مختلف ہیں"...... ڈاکٹر مارگ ۔
ڈاکٹر آسکر کے جاتے ہی غصیلے لہجے میں روزی سے کہا لیکن اس کا لہجہ
رہا تھا کہ اس کا یہ غصہ مصنوعی ہے اور روزی بے اختیار ہنس پڑی۔
"ڈاکٹر آسکر کے نظریات تو مجھے معلوم ہیں البتہ آپ کے نظریا
میں معلوم کرنا چاہتی ہوں اس لئے گڈ بائی۔ رات کو ملاقات ہو گی
روزی نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑ
گئی۔ ڈاکٹر مارگ مسکراتا ہوا ایک بار پھر فائل کی طرف متوجہ ہو گیا
اس نے چونکہ کام مکمل کرنا تھا اسی لئے وہ مسلسل کام کرتا رہا۔ پھر کا
ختم کر کے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر فائل بند
کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر وہ کرسی سے اٹھنے ہی
تھا کہ دروازہ یکلخت کھلا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار چونک پڑا۔ آنے وا
ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی الجھن کے تاثرا
نمایاں تھے۔

"خیریت ڈاکٹر مارشل۔ تم بہت الجھے ہوئے دکھائی دے رہ
ہو"...... ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"میں آپ سے ایک خاص بات کرنے آیا ہوں ڈاکٹر مارگ او
میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ بات کیسے کروں"...... آنے والے نے
میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ تم کھل کر بات کرو"...... ڈاکٹر مارگ نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر آسکر کے سلسلے میں بات کرنی ہے"...... ڈاکٹر مارشل نے
کہا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا اسے۔ کیا بات کرنی ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آسکر کا رویہ یکلخت انتہائی پراسرار سا ہو گیا ہے اور میری سمجھ
میں نہیں آرہا کہ اسے کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ تم نے کیا محسوس کیا ہے اور کیوں"۔
ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"ڈاکٹر آسکر کسی لورین سے ملنے پریذیڈنٹ ہاؤس گیا۔ آپ کو
معلوم تو ہے کہ میں اس کا نمبر ٹو ہوں۔ اس نے مجھے کہا کہ وہ جلد ہی
لوٹ آئے گا۔ اس لئے میں اس کے پیچھے کاسکو کا ہر لحاظ سے خیال
رکھوں۔ بہرحال یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے میں پریشان ہوتا۔
ڈاکٹر آسکر ایک گھنٹے بعد واپس آگیا۔ روزی پہلے ہی اس کے آفس میں
موجود تھی۔ پھر وہ روزی سمیت یہاں آپ کے پاس آگیا۔ اس حد تک
تو بات ٹھیک تھی لیکن جب وہ واپس آیا تو اس نے مجھے کہا کہ وہ
کنٹرول روم میں کام کرنا چاہتا ہے۔ میں نے جب اس سے کام کی
نوعیت پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ واپسی میں بتائے گا۔ بہرحال وہ
میرے ساتھ کنٹرول روم میں گیا اور پھر اس نے مین کمپیوٹر کو چیک
کرنا شروع کر دیا اور مجھے اس نے ایک اور کام بتا دیا۔ میں وہ کام کرنے

چلا گیا اور ڈاکٹر آسکر مسلسل کمپیوٹر پر کام کرتا رہا۔ پھر وہ وہاں سے اٹھا اور دفتر آ گیا۔ میں بھی کام ختم کر کے اس کے آفس آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ دوبارہ شہر جا رہا ہے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ایک انتہائی ضروری کام ہے اور پھر وہ چلا گیا۔ میں اس کے اس پراسرار رویے اور انداز پر بے حد حیران ہوا لیکن پھر کافی دیر تک جب اس کی واپسی نہ ہوئی تو مجھے تشویش ہوئی کیونکہ ڈاکٹر آسکر کبھی اتنی دیر باہر نہیں رہا۔ چنانچہ میں نے لورین کو فون کیا تاکہ اس سے معلوم کر سکوں تو لورین سے رابطہ نہ ہو سکا۔ مجھے بتایا گیا کہ مس لورین پریذیڈنٹ ہاؤس گئی ہوئی ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس فون کیا لیکن وہاں سے کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ اب کیا کیا جائے"۔ ڈاکٹر مارشل نے کہا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس اتنی سی بات سے تم اس قدر پریشان ہو گئے ہو۔ تم ڈاکٹر آسکر کو بچہ سمجھتے ہو کہ وہ سپارگو میں کہیں گم ہو گیا ہو گا۔ آ جائے گا واپس بے فکر رہو اور اپنا کام کرو"...... ڈاکٹر مارگ نے ہنستے ہوئے کہا

"آپ نہیں سمجھ رہے ڈاکٹر مارگ۔ دراصل جو بات مجھے کھٹک رہی ہے وہ میں منہ سے نکالنا نہیں چاہتا"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا تو ڈاکٹر مارگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کون سی بات"...... ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"جو ڈاکٹر آسکر آیا تھا وہ اصل نہیں تھا"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا تو

کٹر مارگ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایٹم بم مار ا ہو۔ چند لمحوں تک تو اس کا ذہن ماؤف سا رہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو ڈاکٹر مارشل"...... ڈاکٹر ‌ل نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ڈاکٹر مارگ۔ کاش مجھے اس وقت اس ‌ت کا خیال آ جاتا"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

"تم واقعی ہوش میں نہیں ہو ڈاکٹر مارشل اور مجھے افسوس ہے کہ ‌ا جیسا سینیئر سائنسدان بھی ایسی احمقانہ باتیں کر سکتا ہے۔ کاسکو ‌ں داخل ہوتے وقت ہر آدمی کی باقاعدہ سخت ترین چیکنگ ہوتی ہے۔ ‌ٹر چیکنگ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی غلط آدمی کاسکو ‌ں داخل ہو سکے۔ اس کے بعد روزی کے ساتھ وہ میرے پاس آیا تھا۔ ‌ے اس نے باتیں کی تھیں۔ کیا روزی اور میں احمق ہیں اور پھر تم ‌ نے خود بتایا ہے کہ وہ کنٹرول روم میں مین کمپیوٹر پر کافی دیر تک کام ‌ا رہا تو کیا نقلی آدمی ایسا کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے اس بار ‌ے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے ڈاکٹر مارگ کہ ڈاکٹر آسکر کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں ہیں۔ معلوم ہے ناں"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ پھر"...... ڈاکٹر مارگ نے اثبات میں سر ‌تے ہوئے کہا۔

"جبکہ جو ڈاکٹر آسکر واپس آیا تھا اس کے بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں

نہیں تھیں۔اس بات کا خیال مجھے بعد میں آیا۔کیونکہ پہلے تو میں نے
محسوس نہ کیا تھا کہ ڈاکٹر آسکر کیوں مسلسل بایاں ہاتھ جیب میں
رکھے ہوئے ہے لیکن جب وہ کمپیوٹر پر کام کرنے لگا تو اس نے جیب
سے ہاتھ نکالا۔اس وقت میں چلا گیا تھا لیکن اب مجھے واضح طور پر یاد ہے
کہ اس کے بائیں ہاتھ کی پانچ انگلیاں تھیں لیکن اس وقت میں نے
خیال نہ کیا۔اب مجھے خیال آیا ہے"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

"عجیب بات کر رہے ہو۔اب تو مجھے بھی خیال آ رہا ہے کہ جتنی دیر
وہ یہاں موجود رہا اس کا بایاں ہاتھ کوٹ کی جیب میں ہی رہا لیکن اس کا
بولنے کا انداز۔اس کا چہرہ مہرہ سب کچھ تو ویسا ہی تھا۔یہ کیا سلسلہ
ہے۔وہ کون تھا"...... ڈاکٹر مارگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ڈاکٹر مارگ کہ آپ میرے ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس
چلیں۔ہمیں وہاں جا کر معلوم کرنا چاہئے"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا۔

"تم نے مین کمپیوٹر کو چیک کیا ہے۔اس میں تو کوئی گڑبڑ نہیں
ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"نہیں۔وہ بالکل اوکے ہے۔میں نے اسے سب سے پہلے چیک کیا
ہے"...... ڈاکٹر مارشل نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔جاؤ اور جا کر اطمینان سے کام
کرو۔بعض اوقات انسان پریشانی میں عجیب عجیب باتیں سوچنا شروع
کر دیتا ہے۔جاؤ۔آ جائے گا ڈاکٹر آسکر اور مجھے یقین ہے کہ پھر تم اپنی
پریشانی پر خود ہی ہنسو گے"...... ڈاکٹر مارگ نے مطمئن لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر مارشل نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ہو سکتا ہے کہ مجھے ہی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو"۔
ڈاکٹر مارشل نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"بعض اوقات اچھا بھلا آدمی کیسی کیسی باتیں سوچ کر پریشان ہو
جاتا ہے"...... ڈاکٹر مارگ نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

لورین کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہ
جیسے اس کے ذہن پر گہری دھند سی چھائی ہوئی ہو لیکن پھر یہ دھن
غائب ہوتی چلی گئی اور اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا تو وہ بے اختیا
چونک پڑی۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اس کے ہونٹ بے
اختیار بھنچ گئے کیونکہ وہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے اسی کمرے میں کرسی
موجود تھی جس پر اسے بٹھا کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے باند
دیا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار یہ دیکھ کر اچھل پڑی کہ اس
جسم رسیوں کی گرفت سے آزاد تھا۔ وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔
"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ۔ یہ......" لورین نے حیرت بھرے انداز
میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ واقعی آز
ہو چکی ہے۔ اسے یاد تھا کہ وہ کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ عمر
نے اس کی آواز میں بات کر کے ڈاکٹر آسکر کو پریذیڈنٹ ہاؤس

ہلایا تھا اور پھر وہ اٹھ کر چلا گیا جبکہ اس کا ساتھی کمرے میں ہی رہ گیا
تھا۔ کچھ دیر بعد عمران کا ایک اور ساتھی کمرے میں آیا اور پھر اچانک
اس نے اس کی کنپٹی پر وار کر دیا۔ اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور پھر
دوسری ضرب کے بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا تھا اور اب اس کی
آنکھیں کھلی تھیں لیکن اب وہ آزاد تھی اور کمرے میں کوئی آدمی بھی
موجود نہ تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکی۔ اس کا
خیال تھا کہ دروازہ باہر سے بند ہو گا لیکن جب اس نے دروازے کو
کھولا تو ایک بار پھر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اس نے دروازے
کو کھلا ہوا پایا۔ وہ باہر آ گئی اور پھر اس نے تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس
کا چکر لگایا اور پھر ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار ٹھٹھک
کر رک گئی کیونکہ کمرے کے صوفے پر ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔
اس کے جسم پر صرف بنیان اور زیر جامہ تھا۔ یہ آدمی اس کے لئے اجنبی
تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے اسے ہلایا جلایا اسی لمحے اس کی
نظریں ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے ایک کاغذ پر پڑیں جس پر پیپر ویٹ
رکھا ہوا تھا۔ کاغذ پر کچھ تحریر تھا۔ اس نے تیزی سے پیپر ویٹ ہٹا کر کاغذ
اٹھایا اور تحریر پڑھنے لگی۔ "مس لورین رہائی اور زندگی مبارک ہو۔
صوفے پر کاسکو کا ڈاکٹر آسکر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اس کے منہ میں پانی
ڈالو گی تو اسے ہوش آ جائے گا۔ میں نے ڈاکٹر آسکر سے تفصیلی
معلومات حاصل کر لی ہیں اور اس کے مطابق کاسکو سے واقعی پاکیشیا کو
کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن پھر بھی اپنا خدشہ مٹانے کے لئے میں ڈاکٹر

آسکر کے میک اپ میں کاسکو گیا اور میں نے وہاں جا کر مین کمپیوٹر کو مکمل طور پر چیک کر لیا ہے اور اس طرح میری پوری تسلی ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر آسکر نے جو کچھ بتایا تھا وہ درست ہے۔ چنانچہ اب میں پوری طرح مطمئن ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا جا رہا ہوں۔ تمہاری مہمان نوازی کا شکریہ۔ علی عمران"۔ اور لورین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن دھماکوں کی زد میں آگیا ہو۔

"نہیں نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ عمران کیسے ڈاکٹر آسکر کے میک اپ میں کاسکو میں داخل ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا"...... لورین نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے وہاں سے پانی ایک گلاس میں ڈالا اور پھر واپس آ کر اس نے ڈاکٹر آسکر کے منہ میں پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی پانی کے چند قطرے ڈاکٹر آسکر کے حلق سے نیچے اترے۔ اس کے جسم میں ہوش آنے کے تاثرات نمایاں ہونے لگ گئے۔ لورین ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آسکر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوش میں آؤ ڈاکٹر آسکر"...... لورین نے سرد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر آسکر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ نوجوان کہاں گیا۔ اف خدایا اس کی آنکھیں۔ وہ وہ خوفناک آنکھیں جو اس قدر تیزی سے پھیلتی چلی گئیں کہ انہوں نے

ے ذہن کو بھی گرفت میں لے لیا۔ کہاں ہے وہ۔ اور پھر یہ۔ یہ تم ا مطلب ہے کہ آپ کون ہیں اور یہ میرا لباس۔ یہ سب کیا "...... ڈاکٹر آسکر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو لورین لے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ ڈاکٹر آسکر کے ان لاشعوری ثرات سے ہی سمجھ گئی تھی کہ عمران نے ہپناٹزم کی مدد سے ڈاکٹر آسکر لے ذہن سے رابطہ کر کے اس سے تمام تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ ں لئے وہ مطمئن ہو کر واپس چلا گیا ہے۔

"میرا نام لورین ہے ڈاکٹر آسکر"...... لورین نے پہلی بار سکراتے ہوئے کہا کیونکہ یہ سوچ کر اسے ذہنی طور پر بے حد اطمینان وا تھا کہ عمران صرف معلومات حاصل کر کے واپس چلا گیا ہے۔ باقی ں نے کاسکو میں داخل ہونے کی جو بات کی ہے وہ اس نے صرف اپنا عب ڈالنے کے لئے کر دی ہے۔

"لورین۔ اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں لورین۔ آپ نے مجھے یہاں بلایا ھا لیکن یہاں پہنچتے ہی اچانک میرے سر کے عقبی حصے پر زوردار چوٹ اری گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں کرسی پر بیٹھا وا تھا اور میرے سامنے ایک نوجوان موجود تھا اس نے میری آنکھوں یں آنکھیں ڈال دیں اور پھر اس کی آنکھیں خوفناک انداز میں پھیلتی لی گئیں اور ایک بار پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں س حالت میں یہاں موجود ہوں۔ یہ سب کیا ہے مس لورین"۔ ڈاکٹر سکر نے کہا۔

"وہ نوجوان پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران تھا۔ اس نے مجھے بھی۔ ہوش کر دیا تھا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں اس کمرے میں آ ہوں تو آپ یہاں اس حالت میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور یہ کا آپ کے ساتھ ہی پڑا ہوا تھا"...... لورین نے ایک طویل سانس لی ہوئے کہا اور کاغذ ڈاکٹر آسکر کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر آسکر تیزی۔ کاغذ پر لکھی ہوئی علی عمران کی تحریر کو پڑھنے لگا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ اول تو اس نے مجھ سے پوچھا نہیں اور نہ میں نے اسے کچھ بتایا ہے اور دوسری بات یہ کہ چاہے کچھ بھی کر لے وہ کسی طرح بھی کاسکو میں داخل ہی نہیں سکتا۔ یہ سب جھوٹ ہے"...... ڈاکٹر آسکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کس وقت یہاں پہنچے تھے"...... لورین نے کہا تو ڈاکٹر آ نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی اور پھر وہ بے اختیار اچ پڑا۔

"کیا۔ کیا ہوا۔ کیا میں چھ گھنٹوں تک بے ہوش رہا ہوں۔ گھنٹے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر آسکر نے انتہائی حیرت بھرے میں کہا۔

"بے ہوشی میں وقت کا کیسے اندازہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال آپ کا فون کر کے معلوم کریں کہ گزشتہ چھ گھنٹوں کے دوران آپ کا سے غیر حاضر رہے ہیں یا نہیں"...... لورین نے کہا۔

"کیوں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ ظاہر ہے جب میں یہاں بے ہ

پڑا تھا تو وہاں کیسے جا سکتا تھا"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"آپ پوچھیں تو سہی"...... لورین نے کہا تو ڈاکٹر آسکر نے فون کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔ ساتھ ہی تپائی پر فون موجود تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن بھی موجود ہے۔ اسے پریس کر دیں"۔ ساتھ ہی پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے لورین نے کہا تو ڈاکٹر آسکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر مارشل سے بات کراؤ"...... ڈاکٹر سکر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ ڈاکٹر مارشل تو آپ کا انتہائی شدت سے نتظار کر رہے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر آسکر نے اس داز میں لورین کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا اگر میں وہاں تا تو ظاہر ہے ڈاکٹر مارشل میرا انتظار کیوں کر رہا ہوتا۔

"ہیلو ڈاکٹر مارشل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر مارشل آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں ڈاکٹر مارشل۔ کیا پچھلے چھ گھنٹوں کے ان میں کاسکو میں آیا تھا"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"چھ گھنٹوں کے دوران۔ کیا مطلب ڈاکٹر آسکر۔ یہ کس قسم کا

مذاق ہے۔ چھ گھنٹے پہلے آپ مس لورین سے ملنے پریذیڈنٹ ہاؤس گئے
پھر ایک گھنٹے بعد آپ واپس آگئے۔ پھر آپ یہاں ایک گھنٹے تک رہے۔
آپ روزی کے ساتھ ہاکسم ڈاکٹر مارگ سے ملنے گئے۔ وہاں آپ ڈاکٹر
مارگ سے کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ پھر واپسی پر آپ مین کمپیوٹر
پر اکیلے کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ واپس چلے گئے اور اب تین
گھنٹوں بعد آپ کی کال آئی ہے اور آپ پوچھ رہے ہیں کہ آپ گذشتہ
چھ گھنٹوں کے دوران کاسکو آئے ہیں یا نہیں"...... ڈاکٹر مارشل نے کہا
تو ڈاکٹر آسکر کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔ لورین کی حالت بھی ڈاکٹر
آسکر جیسی ہو رہی تھی۔ اس کے ذہن میں بھی دھماکے ہو رہے تھے
کیونکہ ڈاکٹر مارشل کی اس تفصیل نے یہ بات ثابت کر دی تھی کہ
عمران نے اپنی تحریر میں جو باتیں لکھی تھیں وہ سو فیصد درست تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"...... ڈاکٹر آسکر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے
اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی دوسرا آدمی کسی طرح بھی
کاسکو میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور اگر داخل ہو بھی جائے تو یہ کیسے
ممکن ہے کہ ڈاکٹر روزی اور ڈاکٹر مارشل اور وہاں موجود دوسرا عملہ
حتیٰ کہ ڈاکٹر مارگ سے ملے۔ ان سے باتیں کرے اور کوئی اسے پہچان
نہ سکے۔ نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں۔ میں یقیناً خواب
دیکھ رہا ہوں"...... ڈاکٹر آسکر نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے خود اپنے بازو پر چٹکی بھری اور خود ہی کراہ
اٹھا۔ لورین اس کی حالت دیکھ رہی تھی۔

"ڈاکٹر آسکر۔ کیا آپ بتائیں گے کہ آپ خود یہاں کیوں چلے آئے
تھے حالانکہ آپ سے تو صرف یہ کہا گیا تھا کہ آپ معلومات مہیا کریں
اور وہ آپ فون پر بھی کر سکتے تھے"...... لورین نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"فون پر کیسے میں اس بارے میں بتا سکتا تھا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ
ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ فون کال کو راستے میں کون کون سن رہا ہے یا
میں کسے یہ سب کچھ بتا رہا ہوں۔ اسی لئے تو میں خود یہاں آیا تھا اور پھر
پریذیڈنٹ ہاؤس تو انتہائی محفوظ ترین جگہ ہے لیکن آپ نے یہاں اس
آدمی کو رکھا ہوا تھا۔ کہاں ہے وہ آدمی"...... ڈاکٹر آسکر الٹا اس پر چڑھ
دوڑا۔

"ڈاکٹر آسکر۔ وہ عمران تھا جس نے آپ کو فون پر میری آواز میں
کال کیا تھا۔ اس نے مجھے باندھ رکھا تھا اور میرے منہ میں رومال
ٹھونس کر اس نے مجھے بولنے سے بھی معذور کر رکھا تھا۔ اس نے
میرے سامنے آپ سے فون پر بات کی تھی اور پھر آپ نے خود ہی یہاں
آنے کا کہہ دیا۔ اس کے بعد اس نے میرے سر پر چوٹ لگا کر مجھے بے
ہوش کر دیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں نے دیکھا کہ میری رسیاں
کھلی ہوئی تھیں۔ میں اٹھ کر یہاں آئی تو آپ بے ہوش پڑے ہوئے
تھے اور یہ کاغذ آپ کے ساتھ پڑا ہوا تھا۔ پھر میں نے آپ کو ہوش دلایا

اور اس کے بعد کی صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ ویسے یہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران انتہائی شاطر آدمی ہے۔ میں جہاں تک سمجھی ہوں اس نے ہپناٹزم کے ذریعے آپ کے لاشعور کو اپنے کنٹرول میں کر لیا اور پھر آپ سے کاسکو کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد وہ آپ کے میک اپ میں وہاں گیا اور پھر واپس آکر اس نے یہاں یہ رقعہ لکھا اور چلا گیا۔ اب اگر میں اعلیٰ حکام کو یہ رپورٹ کر دوں کہ ایسا ہوا ہے تو اس کا نتیجہ آپ جانتے ہیں کہ کیا ہو گا۔ آپ کا کورٹ مارشل ہو گا اور آپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"...... لورین نے کہا۔

"لیکن میں تو آپ کی کال پر یہاں آیا ہوں۔ اس لئے آپ کے خلاف بھی تو کارروائی ہو گی"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"دیکھو ڈاکٹر آسکر۔ ہمیں ایک دوسرے سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی کاسکو والوں کو یہ علم نہیں ہے کہ تم وہاں گئے تھے یا تمہاری جگہ عمران گیا تھا۔ اس لئے تم اس بات کو خود ہی تسلیم کر لو کہ تم وہاں گئے تھے۔ پھر کسی کے پاس یہ ثبوت نہ رہے گا کہ تمہاری جگہ وہاں عمران گیا تھا البتہ تم وہاں جا کر اس مین کمپیوٹر کو اچھی طرح چیک کر لو اور اگر عمران نے اس میں کوئی گڑبڑ کی ہے تو اسے ٹھیک کر لو اور یہ بھی چیک کرو کہ کوئی نہ کوئی ایسا راستہ موجود ہے جس کی مدد سے عمران تمہارے میک اپ میں وہاں داخل ہو سکتا ہے۔ اسے بھی بند کر دو میں یہی رپورٹ دوں گی کہ عمران ناکام ہو کر واپس چلا

گیا ہے اور مسئلہ ختم"...... لورین نے کہا اور ڈاکٹر آسکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن میرا لباس"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا۔

"یہاں پریذیڈنٹ ہاؤس میں باقاعدہ مردانہ وارڈروب موجود ہے۔ تم وہاں سے اپنے لئے لباس لے سکتے ہو اور سنو۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی تاکہ میں دیکھ سکوں کہ وہاں اس عمران نے کوئی گڑبڑ تو نہیں کی"...... لورین نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اکیلا جاؤں گا۔ تم یہیں رہو۔ میں وہاں سے تمہیں فون پر رپورٹ دے دوں گا"...... ڈاکٹر آسکر نے کہا تو لورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ خود بھی بری طرح پھنس گئی تھی۔ اگر وہ ڈاکٹر آسکر کی بات نہ مانتی اور یہ سارے حقائق اعلیٰ حکام تک کسی بھی ذریعے سے پہنچ جاتے تو ظاہر ہے اس کے خلاف بھی انتہائی سخت ایکشن لیا جا سکتا تھا۔ اس لئے وہ ڈاکٹر آسکر کی بات ماننے پر مجبور تھی۔ پھر ڈاکٹر آسکر نے لباس تبدیل کیا اور وہاں موجود اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا جبکہ لورین وہیں رہ گئی پھر تقریباً دو گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"لورین بول رہی ہوں"...... لورین نے کہا۔

"ڈاکٹر آسکر بول رہا ہوں کاسکو سے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر آسکر کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر آسکر۔ کیا رپورٹ ہے"...... لورین نے کہا۔
"مس لورین۔ مجھے یہاں اس بات کو قبول کرنا پڑا ہے کہ میں یہاں نہیں آیا تھا بلکہ میری جگہ پاکیشیائی ایجنٹ آیا تھا کیونکہ یہاں ایک مشین ایسی ہے جو یہاں موجود ہر آدمی کی باقاعدہ فلم بناتی رہتی ہے اور پھر اس فلم کو ایک دوسری مشین کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے اس سے اصل نقل بھی سامنے آجاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو کچھ اس آدمی نے کیا ہوتا ہے وہ بھی سامنے آجاتا ہے۔ ڈاکٹر مارشل کو اس آدمی پر شک پڑ گیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر مارگ سے یہ بات کی تھی پھر پریذیڈنٹ ہاؤس سے میں نے کال کر کے یہ بات پوچھ لی جن سے وہ لوگ کنفرم ہو گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارگ نے میرے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی ساری چیکنگ مکمل کر لی تھی اور اس چیکنگ کے بعد یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ آنے والا واقعی پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران تھا۔ اس نے یہاں داخل ہونے کے لئے انتہائی عجیب وغریب تکنیک استعمال کی ہے۔ کاسکو کا دروازہ اس وقت کھل سکتا ہے جبکہ باہر سے آنے والا پہلے مجھے کال کرتا ہے اور پھر میں اسے مخصوص نمبرز بتاتا ہوں۔ یہ نمبرز جب ڈائل کئے جاتے ہیں تو دروازہ کھل جاتا ہے اور جب میں خود باہر جاؤں تو میں خود باہر سے اسے بند کر کے اپنے لئے ایک خصوصی نمبر رکھ لیتا ہوں۔ اس نے وہی نمبر مجھ سے معلوم کر لیا۔ اس طرح کاسکو کا دروازہ اس نے آسانی سے کھول لیا۔ اس کے بعد ایک طویل راہداری ہے جس میں میک اپ اسلحہ وغیرہ چیکنگ کے لئے راہداری کی چھت

پر خصوصی مشینری نصب ہے لیکن ہنگامی حالات میں اس مشینری کو انٹرنل گیٹ سے ہی بند کیا جا سکتا ہے اور کھولا جا سکتا ہے۔ اس کا علم بھی صرف مجھے ہی تھا وہ بھی اس نے معلوم کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اسے آف کیا اور اندر آگیا۔ اب یہ اس کی حیرت انگیز صلاحیت تھی کہ یہاں کسی کو اس وقت اس پر شک نہ پڑا حتیٰ کہ ڈاکٹر مارگ کو بھی کوئی شک نہ پڑا۔ اس آدمی نے مین کمپیوٹر کو چیک کیا اور پھر واپس چلا گیا۔ ڈاکٹر مارشل چونکہ میرے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی سب کچھ معلوم کر چکا تھا اس لئے مجبوراً مجھے تسلیم کر لینا پڑا۔ اس کے بعد میں نے ڈاکٹر مارگ کے ساتھ مل کر اس مین کمپیوٹر کو پوری تفصیل سے چیک کیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں کی گئی۔ وہ ہر لحاظ سے اوکے ہے اس نے شاید اتنی چیکنگ کی ہے کہ کیا کمپیوٹر میں میزائلوں کو ڈی چارج کرنے کی کوئی سپیشل فیڈنگ موجود ہے یا نہیں چونکہ ایسی کوئی فیڈنگ سرے سے موجود ہی نہیں تھی اس لئے وہ مطمئن ہو کر واپس چلا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس پر فیڈنگ صرف اس وقت ہنگامی طور پر کی جاتی ہے جب ایکریمیا کا صدر ذاتی طور پر حکم دیتا ہے اور ایسا حکم اس وقت دیا جاتا ہے جب ان میزائلوں کو فائر کیا جاتا ہے چونکہ آج تک ان میزائلوں کو فائرنگ پوزیشن میں ہی نہیں لایا گیا اس لئے اس میں کسی قسم کی کوئی فیڈنگ ہی موجود نہ تھی چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ مطلب یہ کہ اس کی یہاں آمد سے کاسکو یا کسم کو کسی قسم کا رتی برابر بھی نقصان نہیں پہنچا۔ ڈاکٹر مارگ میرے ساتھ موجود

ہیں۔ آپ ان سے بات کر کے کنفرم کر لیں"...... ڈاکٹر آسکر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"یس۔ لورین بول رہی ہوں"...... لورین نے کہا۔

"میں ہاکسم کا چیف ڈاکٹر مارگ بول رہا ہوں مس لورین"۔ ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"یس ڈاکٹر مارگ۔ کیا ڈاکٹر آسکر نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... لورین نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد درست ہے۔ ڈاکٹر آسکر نے مجھے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہونے والے تمام واقعات بھی بتا دیئے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ شخص ڈاکٹر آسکر کے روپ میں یہاں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے کاسکو اور ہاکسم کو رتی برابر بھی نقصان نہیں پہنچایا۔ اب میری ڈاکٹر آسکر سے تفصیلی بات ہو چکی ہے اس لئے اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ حفاظتی انتظامات میں مزید ایسا رد و بدل کر دیا جائے کہ آئندہ یہاں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے۔ ویسے میں نے ایکریمیا میں اعلیٰ حکام کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دے دی ہے اور انہوں نے میری اس بات پر یقین کر لیا ہے کہ وہ ایجنٹ یہاں داخل ہونے کے باوجود کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ اب آپ اگر چاہیں تو اعلیٰ حکام کو رپورٹ دے سکتی ہیں"...... ڈاکٹر مارگ نے سرد لہجے

میں کہا۔

"ان حالات میں مجھے چیف کو رپورٹ دینا ہو گی لیکن چیف اس بات کو آپ سے یا ڈاکٹر ڈاکٹر آسکر سے کنفرم کریں گے"...... لورین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ کاسکو اور ہاکسم کی ذمہ داری براہ راست ہم پر ہے۔ ہم خود جواب دے دیں گے"...... ڈاکٹر مارگ نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... لورین نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور اس نے ہاتھ اٹھا لیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے کنگز کے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ لورین کے پاس ان کا براہ راست نمبر موجود بھی تھا اس لئے اس نے اس نمبر پر براہ راست کال کی تھی۔

"لورین بول رہی ہوں چیف۔ سپار گو سے"...... لورین نے کہا۔

"لورین۔ مجھے ابھی ابھی اعلیٰ حکام کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ علی عمران کاسکو میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن وہ وہاں کچھ کر نہیں سکا اور اسی طرح واپس چلا گیا۔ کیا یہ واقعی درست ہے"۔ چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ عمران نے بے حد خطرناک کھیل کھیلا ہے۔ ایسا کھیل جو میرے تصور میں بھی نہ تھا لیکن وہ اپنے وعدے کا پکا ہے۔ اس

نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کاسکو یا ہاکسم کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا مشن لے کر نہیں آیا اور اس نے ایسا کر کے بھی دکھایا ہے۔ اب صرف اتنا ہوا کہ ذاتی طور پر میں اس کی کارکردگی کے مقابلے میں شکست کھا گئی ہوں ورنہ کاسکو اور ہاکسم واقعی محفوظ ہیں"...... لورین نے کہا۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ پوری تفصیلی رپورٹ دو"...... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو لورین نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سپارگو کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ٹریس ہونے اور پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر جانا پھر خود اور ماسٹر کلف کے پھنس جانے پر عمران کی پوچھ گچھ۔ ماسٹر کلف کو گولی مارنے سے لے کر اپنے بے ہوش ہونے اور ہوش میں آنے اور ڈاکٹر آسکر کو ہوش میں لے آنے سے لے کر اب ڈاکٹر آسکر اور ڈاکٹر مارگ سے ہونے والی گفتگو کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کا یہ مشن واقعی ختم ہو گیا کہ پاکیشیا کو اکسا کر اس چکر میں ڈالا جائے کہ وہ کاسکو کو نقصان پہنچا دے اور ایکریمیا جوابی وار کر دے۔ ٹھیک ہے۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ عمران لامحالہ وہاں داخل ہو کر اپنا کوئی نہ کوئی مشن مکمل کر کے ہی گیا ہوگا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے کہ اس کا کوئی کام کبھی بھی بغیر کسی مقصد کے نہیں ہوتا لیکن اگر ڈاکٹر آسکر اور ڈاکٹر مارگ بھی یہی رپورٹ دے رہے ہیں کہ وہاں سب اوکے ہے تو

ٹھیک ہے۔ اوکے ہی ہوگا اور نہ بھی ہوگا تو بہرحال اس کی ذمہ داری اب ان پر ہی ہوگی۔ کنگز پر نہیں ہوگی۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ تم اس عمران کے مقابل بری طرح شکست کھا گئی ہو۔ لیکن چونکہ تم نے عمران کے مقابل شکست کھائی ہے اس لئے تمہیں سزا دینی حماقت ہے۔ اس لئے تمہیں معاف کیا جاتا ہے اب تم واپس آکر ایس۔ ایس کو رپورٹ کرو گی۔ یہ مشن ختم ہو گیا"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور چیف کی سزا کے الفاظ سن کر لورین کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا۔ اس کے چہرے پر پسینہ سا آگیا تھا۔ اس نے زندگی میں پہلی بار شکست کھائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا خون کھول رہا تھا لیکن وہ بے بس تھی۔

"وقت آنے پر تم سے میں اس شکست کا ایسا بدلہ لوں گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی رہے گی"...... لورین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ایکریمیا کی ریاست لاہاما کے ایک ہوٹل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا وہ سپار گو سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے اور ان دو دنوں میں عمران زیادہ تر اپنے کمرے سے غائب رہا تھا۔ جب وہ واپس آتا تو اس کے ساتھی جب بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے۔ وہ انہیں آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال دیتا۔ لیکن آج سہ پہر کو واپس آنے کے بعد وہ کمرے میں ہی موجود تھا اور اس کا موڈ بتا رہا تھا کہ اب اس کا باہر جانے کا ارادہ نہیں ہے۔

" عمران صاحب۔ آپ نے ہمیں تو کچھ بتایا ہی نہیں کہ آخر آپ نے وہاں بی ایکس میزائلوں کے اڈے کاسکو میں داخل ہو کر کیا کیا اور وہاں سے یہاں آنے اور پھر زیادہ تر آپ کے غائب رہنے کا آخر سلسلہ کیا ہے"...... صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کاسکو جا کر میں نے صرف چیکنگ کی کہ وہاں نصب بی ایکس میزائلوں سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے یا نہیں اور جب مجھے یقین ہو گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو میں خاموشی سے واپس آ گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسی بات تھی تو پھر ہمیں واپس پاکیشیا جانا چاہئے تھا۔ یہاں آنے کا کیا مقصد"...... اس بار چوہان نے کہا۔

" اصل مقصد تو میں نے تمہیں بتایا بھی تھا لیکن وہاں سپار گو میں لورین صاحبہ ناراض ہو گئیں اور انہوں نے ہاں کرنے کی بجائے دھمکیاں دینا شروع کر دیں اور تم جانتے ہو کہ میں ان معاملات میں انتہائی کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید سپار گو کی آب و ہوا میں ہی کوئی قصور ہے۔ لورین یہاں آکر شاید بدل جائے اور پھر تمہیں ساتھ لے آنے کا مقصد پورا ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سا مقصد"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

" وہی جس میں میں چھوہارے بانٹے جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں دو روز تک جوتیوں کا تلا گھساتے رہے ہیں اور پھر کیا نتیجہ نکلا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ واقعی لورین کو تلاش کرتے کرتے

میرے جوتوں کا تلا گھس گیا ہے لیکن اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ لورین کی رہائش گاہ اور نشست و برخاست کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے بلکہ اس کے سرپرستوں جنہیں کنگز کہا جاتا ہے ان کے بارے میں بھی پوری تفصیل کا علم ہو چکا ہے اور اب بس باقی دو بول پڑھنے پڑھانے رہ گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو آپ کنگز اور لورین کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے ہیں لیکن اس کی وجہ"...... اس بار صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنی بار وجہ بتاؤں اور بار بار بتاتے ہوئے شرم بھی تو آتی ہے"...... عمران نے باقاعدہ شرماتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"اس کا مطلب ہے صدیقی کہ عمران صاحب کا مشن مکمل نہیں ہو سکا ورنہ عمران صاحب کبھی بھی لورین اور کنگز کے لئے یہاں نہ آتے"...... خاور نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں۔ لورین پائن وڈ کلب میں موجود ہے۔ وہ وہاں اپنے ساتھی سائمن کا انتظار کر رہی ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں"۔

دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والا ایکریمین تھا۔

"ہمارے لئے کیا بندوبست کیا ہے تم نے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ابھی ہوا کہاں ہے۔ ہونے کی آس پر تو زندہ ہوں۔ بہر حال جلدی سے تیار ہو کر آؤ شاید کہ بہار آ جائے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کہاں جانا ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"پائن وڈ کلب یہاں کا سب سے خوبصورت اور دلکش کلب ہے اور ایسی محفلیں ایسے ہی کلب میں زیب دیتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے اپنے کمروں کی طرف روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دو کاروں میں بیٹھے پائن وڈ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ایک کار میں عمران ٹائیگر اور صدیقی تھے جبکہ دوسری کار میں خاور، چوہان اور نعمانی تھے۔ عمران کے جسم پر مختلف رنگوں کا لباس تھا۔ اس کا کوٹ نیلا قمیض سرخ ٹائی زرد اور پتلون چاکلیٹ کلر کی تھی۔

"عمران صاحب ۔ کیا یہ خصوصی لباس آپ پاکیشیا سے اپنے ساتھ لائے تھے"...... عقبی سیٹ پر موجود صدیقی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ دو روز تک جوتیاں چٹخانی پڑی ہیں اور تب جا کر یہ دلکش کلر کمبینیشن مکمل ہو سکا ہے۔ یہاں کے تو لوگ انتہائی بدذوق واقع ہوئے ہیں جہاں جاؤ۔ بس سوٹ ہی سوٹ نظر آتے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور صدیقی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا نہ ہو کہ آپ کی وجہ سے ہمیں بھی پائن وڈ کلب کے گیٹ سے واپس آنا پڑے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے اس منفرد لباس میں آپ کو اندر جانے سے روک دیا جائے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے۔ بالکل یہی یونیفارم پائن وڈ کلب کے ویٹرز کی ہے۔ اس لئے بے فکر رہو۔ اچھی خاصی ٹپ بھی کما کر آؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"کما کر آؤ گے کیا مطلب"...... صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"پائن وڈ کلب کے ویٹرز بھی سوٹ پہنتے ہیں اور تم اور تمہارے ساتھیوں کے جسموں پر بھی سوٹ موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ ہمارے بارے میں کہہ رہے تھے۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ

اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تو یہاں کے مقامی دولہا کے لباس میں ہوں۔ لاہاما میں دولہا یہی لباس پہنتے ہیں"...... عمران نے شرماتے ہوئے لہجے میں کہا اور صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار پائن وڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ میں لے جا کر روک دیا۔

"یہاں تک آنا میرا کام تھا۔ اب آگے باراتی جانیں اور دلہن مس لورین جانے"...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صدیقی مسکرا دیا۔ کلب کے گیٹ پر انہیں روکا نہیں گیا اور وہ سب عمران کے ساتھ کلب کے ہال میں داخل ہو گئے۔ کلب کا ہال واقعی انتہائی نفاست اور دلکش انداز میں سجایا گیا تھا اور اس وقت آدھے سے زیادہ ہال بھرا ہوا تھا وہاں موجود افراد میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی لیکن مرد اور عورتیں سب اعلیٰ طبقے سے متعلق لگتی تھیں البتہ جس جس کی نظریں عمران کے لباس پر پڑتی تھیں وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگ جاتا تھا۔

"وہ۔ وہ دیکھو۔ وہ کونے میں بیٹھی ہوئی دلہن۔ یقیناً یہ میرا ہی انتظار کر رہی ہو گی۔ آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ہال کے آخری کونے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہاں واقعی لورین اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ میز پر اکیلی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کا جام۔ اس کی نظریں البتہ رسالے پر مکمل طور پر لگی ہوئی تھیں اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں

پہنچ بھی گیا لیکن لورین کو ان کی آمد کا احساس بھی نہ ہو سکا تھا۔

"مس لورین کی خدمت میں پاکیشیا کا علی عمران سلام عرض کرتا ہے"...... عمران نے کہا تو لورین بے اختیار چونک پڑی۔اس کے ہاتھ سے شراب کا جام گرتے گرتے بچا۔اس نے جلدی سے جام اور رسالہ میز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا مطلب۔یہ آواز۔تو کیا تم واقعی عمران ہو"...... لورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔بیٹھو۔بیٹھ جاؤ۔خواتین مردوں کے استقبال کے لئے نہیں اٹھا کرتیں۔بہرحال دیکھ لو۔میں باراتیوں سمیت حاضر ہو گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر لورین کے سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی باقی خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم۔تم کیوں آئے ہو یہاں"...... لورین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"تمہیں یاد ہو گا لورین کہ میں نے تمہارے سامنے دو تجاویز رکھی تھیں۔ایک تو یہ کہ تم کھل کر مقابل آجاؤ اور دوستی کا ڈرامہ چھوڑو اور دوسری یہ کہ تم اپنے گروپ سمیت سپارگو سے واپس ایکریمیا چلی جاؤ۔پھر ہم جانیں اور ماسٹر کلف اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اپنے چیف کو میری طرف سے بتا دینا کہ ہم نے اسرائیل میں جا کر مشن مکمل کئے ہیں۔وہاں اسرائیل کی ایجنسیاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا کچھ

نہیں بگاڑ سکیں تو اب کنگز بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم سپارگو میں مشن مکمل کرتے ہی سیدھے لاہاما جائیں اور تمہارے کنگز کے ہیڈ کوارٹر کو تمہارے چیف سمیت اڑا دیں اور جس کے جواب میں تم نے شدید غصے کے عالم میں چیختے ہوئے مجھے حقیر ایشیائی کیڑا کہا تھا اور ساتھ ہی دھمکی دی تھی کہ تم میری اور میرے ساتھیوں کی قبریں سپارگو میں ہی بناؤ گی اور جو ساتھی باقی بچ جائیں گے ان کی قبریں پاکیشیا میں جا کر بناؤ گی۔یاد ہے ناں تمہیں۔تو میں اپنے وعدے کے مطابق سپارگو میں اپنا مشن مکمل کر کے یہاں لاہاما میں آگیا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری تنظیم کنگز کا ہیڈ کوارٹر تمہارے چیف سمیت اس وقت میرے اشارے کا منتظر ہے۔میرے ایک اشارے پر وہ ایک لمحے میں مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر ایسی سنجیدگی ابھر آتی تھی جیسے اس کا چہرہ پتھر سے تراش کر بنایا گیا ہو۔

"تم۔تم یہاں لاہاما میں دھمکی دے رہے ہو۔تمہیں معلوم ہے کہ یہاں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی زندگیاں میرے ایک اشارے پر ختم ہو سکتی ہے"...... لورین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی چاہتی ہو کہ کنگز کا ہیڈ کوارٹر چیف سمیت اڑا دیا جائے"...... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ تم وہاں سپارگو میں بھی ناکام رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کاسکو میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن تم وہاں کچھ بھی نہیں کر سکے"...... لورین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہی بات تمہیں اور تمہارے چیف کو بتانے کے لئے مجھے لاہاما آنا پڑا ہے مس لورین"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کارڈلیس فون پیس لے آؤ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم نے فون کیوں منگوایا ہے"...... لورین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تاکہ کنگز کے چیف سے بات کر سکوں میرا خیال ہے کہ تمہارا چیف بہرحال اتنا عقلمند ضرور ہو گا کہ وہ میری بات کا یقین کر سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں چیف کا فون نمبر معلوم ہے"۔ لورین کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نہ صرف نمبر بلکہ مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ کنگز کا چیف دراصل کون ہے لیکن چونکہ اس نے تم سب سے اپنے آپ کو چھپایا ہوا ہے اس لئے میں بھی اس کی شناخت نہیں کراؤں گا"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا تو لورین کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر اس کے کانوں تک پہنچ گئیں۔ اسی لمحے ویٹر نے فون پیس لا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے فون پیس کو آن کیا اور پھر اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لورین کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں اور جیسے جیسے عمران نمبر پریس کرتا جا رہا تھا لورین کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سرد اور بھاری آواز سنائی دی اور لورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"علی عمران چیف آف کنگز کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو اور تمہیں میرا فون نمبر کیسے معلوم ہو گیا"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا۔

"چیف صاحب۔ آپ کو کال چیک کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس وقت لاہاما کے پائن وڈ کلب کے ہال میں موجود ہوں اور آپ کی سپر ایجنٹ مس لورین میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ یہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گی وہاں سپارگو میں حالانکہ میں چاہتا تو ماسٹر کلف کی طرح لورین صاحبہ کے جسم میں گولیوں کا پورا برسٹ اتار سکتا تھا لیکن میری عادت ہے کہ میں خواہ مخواہ کی قتل وغارت کا قائل نہیں ہوں۔ اس وقت میرے

سامنے میرا مشن تھا جو میں نے مکمل کر لیا ہے اور اب میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ مس لورین نے مجھے جو دھمکی دی تھی اس بارے میں ان سے بات کی جاسکے۔ اگر اب بھی یہ اپنی دھمکی پر قائم ہیں تو پھر میں آپ کی کنگز تنظیم کے خلاف کام شروع کر دوں اور اگر مس لورین اپنی دھمکی واپس لے لیتی ہیں تو پھر میں بھی چند روز یہاں رہ کر سیر و تفریح کر کے واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے عمران کہ لورین نے تمہیں کوئی دھمکی دی ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں بحیثیت چیف تم سے معذرت کر لیتا ہوں لیکن کیا تم واقعی سپارگو کسی خاص مشن پر گئے تھے"...... چیف نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اب آپ کو یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ سپارگو میں واقعی میرا ایک مشن تھا لیکن میرا مشن کاسکو کو نقصان پہنچانا نہ تھا بلکہ صرف اتنا مشن تھا کہ اسرائیل کی وجہ سے اگر ایکریمیا پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کر سکے اور میں نے وہ مشن مکمل کر لیا ہے۔ اب ایکریمیا چاہئے بھی تب بھی وہ بی ایکس میزائلوں کی مدد سے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے کاسکو کے مین کمپیوٹر میں کوئی تبدیلی کر دی ہے"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے کیا ہے وہ آپ یا آپ کے سائنسدان کسی صورت

بھی ٹریس نہیں کر سکتے۔ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب آپ کی تنظیم نے کبھی پاکیشیا کے خلاف اسرائیل کے مفادات کے تحت کسی مشن پر کام کیا تو اس کا انتہائی بھیانک نتیجہ بھی نکل سکتا ہے۔ اس لئے آپ کی تنظیم کنگز۔ ایکریمیا اور اسرائیل سب کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیں گڈ بائی"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور فون آف کر کے اس نے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"کیا۔ کیا تم نے صحیح کہا ہے۔ کیا تم نے کاسکو کے مین کمپیوٹر میں تبدیلی کی ہے۔ لیکن ڈاکٹر آسکر اور ڈاکٹر مارگ دونوں نے اسے چیک کیا ہے۔ ان کے مطابق تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"...... لورین نے رک رک کر کہا۔

"اگر انہیں اتنی آسانی سے یہ تبدیلی معلوم ہو جاتی تو پھر میرے وہاں جانے کا کیا فائدہ ہوتا۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو اپنے چیف سے کہہ کر بی ایکس میزائلوں کو پاکیشیا ٹارگٹ پر ایڈجسٹ کرا دینا۔ پھر تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ میں نے کیا کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لورین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ آئی ایم سوری عمران۔ اس وقت واقعی مجھے غصہ آگیا تھا۔ میں معذرت خواہ ہوں"...... لورین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ فی الحال تو اتنا ہی کافی ہے۔ لیکن میں دھمکی نہیں دے

رہا۔ حقیقت بتا رہا ہوں کہ اگر تم نے یا تمہارے چیف نے اسرائیل کے مفادات میں پاکیشیا کے خلاف مزید کوئی پلان بنایا تو پھر معافی کی گنجائش ختم ہو جائے گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے ارے بیٹھو۔ ابھی تو میں نے تم سے کچھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا ہی نہیں"...... لورین نے چونک کر کہا۔

"فی الحال نہیں۔ ویسے ہم ابھی چند روز یہیں موجود ہیں۔ واپسی پر شاید پھر ملاقات ہو جائے تو پھر اس بارے میں بھی سوچ لیں گے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ ان سب کا رخ بیرونی دروازے کی طرف ہی تھا۔

سیاہ رنگ کی کیڈلک کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر لورین تھی اور اس کے علاوہ کار میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ لورین کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے سرخ رنگ کا شوخ لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے گلے میں ایک لاکٹ موجود تھا جس پر اسرائیل کا مخصوص مقامی نشان کندہ تھا۔ اس وقت لورین کنگز کے سپیشل گروپ کی میٹنگ اٹنڈ کرنے کے لئے دارالحکومت میں واقع ایک کلب میں جا رہی تھی۔ اس کلب کا نام روزمیری کلب تھا۔ بظاہر یہ ایک عام سا کلب تھا لیکن یہ کلب لاحاما میں اسرائیلی ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ کلب کا مالک اسرائیل کا ایک خاص نمائندہ جیکال تھا۔ مگر تنظیم ویسے تو ایکریمیا کی خفیہ سرکاری تنظیم تھی لیکن اس تنظیم میں ایک خاص گروپ بنا ہوا تھا جسے سپیشل گروپ کہا جاتا تھا۔ یہ گروپ صرف

اسرائیل کے مفادات کے لئے کام کرتا تھا۔ لورین بھی اس گروپ کی
ممبر تھی جبکہ گروپ کا چیف کنگز کا چیف بذات خود تھا۔ گروپ میں
پندرہ افراد شامل تھے اور ان سب کا تعلق کنگز سے ہی تھا۔ لیکن سب
کٹڑ اور متعصب یہودی تھے۔ لورین نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کے پائن وڈ کلب سے چلے جانے کے بعد فون پر چیف سے بات کی تھی
تو چیف نے اسے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ اسرائیل کے اعلیٰ حکام سے
رابطہ کر رہا ہے۔ وہ ابھی پائن وڈ کلب میں ہی رہے۔ اعلیٰ حکام سے
مشورے کے بعد اسے مزید ہدایات دی جائیں گی چنانچہ لورین کلب
میں ہی رہی۔ اس کا ساتھی سائمن بھی وہاں آگیا تھا لیکن لورین نے
سائمن سے معذرت کر لی تھی کیونکہ کنگز کے چیف کا لہجہ بتا رہا تھا کہ
وہ کوئی خاص اقدام کرنا چاہتا ہے جس کی منظوری وہ اسرائیل کے اعلیٰ
حکام سے لینا چاہتا ہوتا اور اس بات کا بھی لورین کو یقین تھا کہ یہ
کارروائی لامحالہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہی ہوگی۔ اس
لئے وہ اس اقدام کی شدت سے منتظر تھی کیونکہ عمران نے جس طرح
اسے سپارکو میں شکست دی تھی اور پھر جس طرح اس نے سرعام پائن
وڈ کلب میں آکر اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا تھا اسے اس کے اندر
عمران کے خلاف شدید انتقامی جذبہ ابھر آیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا
تھا کہ وہ عمران کی بوٹیاں اپنے ہاتھوں سے اڑا دے لیکن اسے معلوم تھا
کہ اگر اس نے چیف کی اجازت کے بغیر عمران کے خلاف کوئی
کارروائی کی تو چیف اسے موت کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ وہ اپنے

ـ کی فطرت کو جانتی تھی جو اپنے احکام کی خلاف ورزی کسی
رت بھی برداشت کرنے کا عادی نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ انتہائی
چینی سے چیف کی طرف سے کال کی منتظر تھی اور پھر تقریباً تین
ٹوں کے شدید انتظار کے بعد چیف کی کال آگئی لیکن اس نے اسے
ف اتنا بتایا کہ سپیشل گروپ کی ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے وہ
پیشل ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے تو لورین کو قدرے مایوسی ضرور ہوئی لیکن
رحال اسے یقین تھا کہ اس میٹنگ میں ضرور عمران کے خلاف
رروائی کی اجازت اسے مل جائے گی۔ اس لئے اس وقت وہ کار ڈرائیو
تی ہوئی روز میری کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ روز میری
ب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں اس نے کار موڑی اور پھر اسے ایک طرف
ی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ میں لے گئی۔ یہاں اس قدر تعداد میں
ریں موجود تھیں کہ جیسے یہ پارکنگ کی بجائے نئی اور چمکتی دمکتی
روں کا شو روم ہو۔ روز میری کلب انہی مخصوص خصوصیات کی بنا پر
ھاما کے ہر طبقے میں یکساں مقبول تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں ہر وقت
نے جانے والوں کا خاصا رش لگا رہتا تھا۔ لورین نے کار ایک سائیڈ پر
روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ
لب کی اندرونی طرف کو بڑھتی چلی گئی۔ لیکن کلب کے ہال میں جانے
ی بجائے وہ سائیڈ راہداری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کے
اختتام پر اس نے اپنے پرس سے ایک چھوٹا سا سکہ نکالا جس پر مخصوص
نشانات بنے ہوئے تھے اور پھر یہ سکہ اس نے دیوار کے ایک طرف بنے

ہوئے باریک سے رخنے میں ڈال دیا۔ سکہ اس رخنے میں غائب ہو گیا
اور دوسرے لمحے دیوار درمیان سے سرر کی آواز کے ساتھ سائیڈوں میں
پھٹی اور لورین آگے بڑھ گئی۔ اس کے آگے بڑھتے ہی دیوار اس کے
عقب میں برابر ہو گئی۔ اب وہ ایک تنگ سے کمرے میں موجود تھی۔
وہ کمرے میں موجود کرسیوں میں سے سرخ رنگ کی ایک کرسی پر جا کر
اس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی جیسے وہ یہاں آئی ہی اس کرسی پر بیٹھنے
کے لئے ہو۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور کمرے کی
ایک سائیڈ کی دیوار کھل گئی۔ دوسری طرف ایک طویل راہداری نظر آ
رہی تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ لورین خاموشی سے
اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ جب
وہ دروازے کے قریب پہنچی تو اس نے ایک بار پھر پرس میں سے ویسا
ہی سکہ نکالا جیسا اس نے پہلے راہداری کے اختتام میں دیوار کے رخنے
میں ڈالا تھا اور پھر یہ سکہ اس نے دروازے میں بنے ہوئے مخصوص
رخنے میں ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا
چلا گیا اور لورین اندر داخل ہو گئی۔ یہ بھی ایک کمرہ تھا لیکن کمرہ خالی
پڑا ہوا تھا۔ کمرے میں ایک میز اور چند کرسیاں موجود تھیں۔ لورین
کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا اور
لورین خاموشی سے آگے بڑھ کر میز کے کنارے پر موجود کرسی پر بیٹھ
گئی۔ اسے وہاں بیٹھے ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ دروازہ ایک بار
پھر کھلا اور اس بار ایک خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا تو لورین

ہرے پر مسکراہٹ طاری ہو گئی۔
"ہیلو لورین۔ کیسی ہو"...... آنے والے نوجوان نے مسکراتے
ئے کہا۔
"گڈ۔ جیری تم سناؤ"...... لورین نے کہا۔
"آل از۔ او کے۔ لیکن یہ ہنگامی میٹنگ کس سلسلے میں کال کی گئی
"...... جیری نے بھی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"پتہ نہیں۔ چیف کی کال آئی اور میں یہاں آ گئی"...... لورین نے
ب دیا اور جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد یکے بعد
رے پانچ مرد اور تین عورتیں اسی کمرے میں داخل ہوئیں اور پھر وہ
ب ایک دوسرے کو ہیلو کہہ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
"سپیشل روم میں آ جاؤ تم سب"...... اچانک کمرے میں چیف کی
وص آواز گونجی اور وہ سب جن کی تعداد لورین سمیت دس تھی اٹھے
کمرے کے ایک کونے میں نمودار ہونے والے دروازے کی طرف
گئے۔ جب وہ اس دروازے کو پار کر کے دوسرے کمرے میں پہنچے تو
ں ایک کافی بڑی مستطیل میز پر پانچ افراد پہلے سے موجود تھے جن
ں سے ایک کے چہرے پر نقاب تھی اور وہ میز کی سائیڈ پر اکیلا بیٹھا
ا تھا جبکہ باقی افراد سائیڈوں میں موجود تھے جن میں دائیں ہاتھ پر
ال تھا۔ اس کا منہ بنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور دوسری
ف ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ لورین اور اس کے ساتھ آنے والے
ئی افراد خاموشی سے اس مستطیل میز کے گرد موجود خالی کرسیوں پر

بیٹھ گئے۔
"آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ ہنگامی میٹنگ کیوں کال کی گ
ہے"...... نقاب پوش نے کہا۔
"نو چیف"...... جیکال نے جواب دیا۔
"میں مختصر طور پر تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ حکومت ایکریمیا۔
سپار گو جزیرے میں دنیا کے انتہائی طاقتور اور خوفناک میزائل جنہیں
بی ایکس میزائل کہا جاتا ہے۔ کا ایک اڈہ اور ایک فیکٹری اور لیبارٹر
بنائی ہوئی ہے۔ یہ فیکٹری اور لیبارٹری نئے بی ایکس میزائل تیار نہیں
کرتیں بلکہ پہلے سے نصب بی ایکس میزائلوں کی دیکھ بھال اور ضرور
مرمت کرتی ہیں۔ میزائلوں کے اڈے کو کاسکو اور اس لیبارٹری ا
فیکٹری کو ہاکسم کہا جاتا ہے۔ اس اڈے میں نصب میزائلوں سے ا
کے کسی بھی ملک کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اسرائیل بڑے عرصے۔
ایشیائی ملک پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کرنے کی کوشش م
مصروف ہے لیکن آج تک اسے کامیابی نہیں ہو سکی اس لئے اسرائ
نے فیصلہ کیا کہ ان بی۔ ایکس میزائلوں کے ذریعے پاکیشیا کے ا
مراکز کو تباہ کر دیا جائے لیکن حکومت ایکریمیا نے اپنے مخصوص
مفادات کے تحت ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا جس پر ایک دو
پلان بنایا گیا اور اس پلان پر عمل درآمد کے لئے کنگز کو حکم دیا گ
کیونکہ کنگز درپردہ اسرائیل کی ہی تنظیم ہے اس پلان کے تحت یہ
ہوا کہ پاکیشیائی حکام میں یہ خطرہ پیدا کر دیا جائے کہ ایکریمیا کسی

ت بی ایکس میزائل فائر کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر سکتا
ہے۔ اس طرح پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ بی ایکس میزائلوں کے اڈے
تباہ کرنے سپار گو آجائیں گے اور اگر انہوں نے وہاں کوئی کام دکھا
یا تو پھر ایکریمیا جوابی کارروائی کے طور پر بی ایکس میزائل فائر کر کے
ٹمی مراکز تباہ کر دے گا۔ اس طرح اسرائیل کا پلان مکمل ہو جائے
۔ ادھر یہ بات ایکریمیا کو بھی معلوم ہو چکی ہے اور اسرائیل کو بھی کہ
کیشیا کا ایک سائنسدان جو بی ایکس میزائلوں کی اصل فیکٹری میں
ام کرتا رہا ہے۔ بی ایکس میزائلوں کا فارمولا چوری کر کے پاکیشیا لے
یا اور وہاں اس نے ان کا توڑ ایجاد کرنے پر ریسرچ شروع کر دی ہے۔
کومت ایکریمیا نے اس توڑ کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہو
سکا اور یہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں چلا گیا اور ظاہر
ہے چار پانچ سال کے وقفے کے بعد وہ اس کا توڑ تیار کر لیں گے اور پھر
سرائیل کا یہ منصوبہ کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اس لئے یہ پلان
بنایا گیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تباہی کے بعد ایکریمیا پر دباؤ ڈال کر
پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کرا دیئے جائیں۔ چنانچہ کنگز نے اس سکیم پر
مل شروع کر دیا۔ لیکن پاکیشیا نے ایکریمیا سے گارنٹی لے کر اس
شن پر کام کرنے کا خیال ترک کر دیا۔ جس پر اسرائیلی حکام نے یہ
فیصلہ کیا کہ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو
وہاں گھیر کر لایا جائے اور اسے ہلاک کر دیا جائے۔ مختصر یہ کہ عمران
اپنے ساتھیوں سمیت سپار گو پہنچ گیا۔ لورین کو کنگز کی طرف سے یہ

مشن سونپا گیا کہ عمران کو ہلاک کر دیا جائے لیکن پھر یہ اطلاع ملی کہ لورین ناکام ہو گئی ہے اور عمران میزائلوں کے اڈے میں داخل ہو کر اسے چیک کر کے واپس چلا گیا ہے جس پر اسرائیلی حکام کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ مشن کامیاب نہیں ہو سکا اور پھر اس سے پہلے کہ اس سلسلے میں کوئی اور پلان بنایا جاتا۔ عمران اچانک اپنے ساتھیوں سمیت یہاں لاہاما کے پائن ووڈ کلب میں آیا اور لورین سے ملا اور اس نے وہاں سے لورین کے سامنے مجھے فون پر کال کیا اور دھمکی دی کہ اگر کنگز نے آئندہ اسرائیلی مفادات کے تحت پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر کنگز کو اس کے ہیڈ کوارٹر سمیت تباہ کر دیا جائے گا اور اس عمران نے یہ بھی بتایا کہ اس نے سپارگو میں اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور اب ایکریمیا بھی چاہے تو بی ایکس میزائلوں کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ نہیں کر سکتا۔ پھر بھی میں نے فوری طور پر اسرائیلی حکام سے بات کی انہوں نے وہاں میزائلوں کے اڈے میں اپنا ایک خاص آدمی فوری طور پر بھجوایا۔ اس آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ عمران نے مین کمپیوٹر کی بنیادی کیز میں تبدیلی کر کے ایسی فیڈنگ کر دی ہے کہ اب بی ایکس میزائلوں کے ذریعے پاکیشیا کو ٹارگٹ بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ یہ کام خاص کمپیوٹر کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اس لئے اس نے ایسا کر دیا ہے۔ اب دو صورتیں ہیں کہ بی ایکس میزائلوں کو پہلے ناکارہ کیا جائے پھر اس کمپیوٹر سسٹم کو ختم کیا جائے اور نئے سرے سے نیا سسٹم بنایا جائے اور اس کے بعد نئے بی ایکس میزائل وہاں

نصب کئے جائیں تب عمران کا کیا دھرا ختم ہو سکتا ہے لیکن ایکریمین حکام نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے جس پر اسرائیلی حکام نے ایک فوری فیصلہ کیا ہے کہ عمران کو ہر صورت میں ختم کر دیا جائے چاہے یہاں لاہاما میں چاہے پاکیشیا میں یہ کام ہو۔ بہرحال اب یہ کام ہر صورت میں ہونا چاہئے تاکہ اسرائیل آئندہ کے نقصانات سے بچ سکے اور یہ ڈیوٹی کنگز کو سونپی گئی ہے اور اسی سلسلے میں یہ میٹنگ کال کی گئی ہے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے خلاف اس قدر تیز ایکشن کیا جائے کہ وہ سنبھلنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتر جائے"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ایک آدمی کو ہلاک کرنا ایسا کون سا مشکل کام ہے جس کے لئے سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے۔ یہ کام تو کوئی بھی ایجنٹ کر سکتا ہے"...... جیکال نے کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے بلکہ لورین کے علاوہ شاید اور کوئی بھی اس کی صلاحیتوں سے واقف نہیں ہے۔ اگر یہ کام اس قدر آسان ہوتا تو اب تک ہزار بار کیا جا چکا ہوتا۔ اس لئے ہمیں خاص منصوبہ بندی کرنی پڑے گی"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ کیا آپ ایک بار پھر مجھ پر بھروسہ کریں گے"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی لورین نے کہا اور سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر کہو"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت دارالحکومت میں موجود

ہے۔میں نے اس سے معذرت کر لی تھی۔اس لئے اب اس کے ذہن میں یہ بات نہ ہوگی کہ میں اس کے خلاف کوئی اقدام کر سکتی ہوں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں بڑی آسانی سے عمران کا خاتمہ کر سکتی ہوں۔میں اس سے ملنے جاؤں گی اور پھر اس پر اچانک فائر کھول دوں گی"...... لورین نے کہا۔

"وہ بظاہر جتنا بھولا بھالا اور معصوم ہمیں نظر آتا ہے درحقیقت وہ ایسا نہیں ہے۔وہ تمہاری طرف سے پوری طرح ہوشیار ہوگا۔اس لئے تم اس انداز میں کام کر کے الٹا اسے کنگز کے خلاف کر دو گی اور پھر وہ واقعی کنگز کے لئے تباہی کا پیغام ثابت ہو سکتا ہے۔اسی لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی ہوگی"...... چیف نے کہا۔

"چیف آپ اجازت دے دیں۔میں یہ کام ذاتی حیثیت میں کروں گی اور آپ یقین کریں کہ وہ اس بار میرے ہاتھوں نہ بچ سکے گا"۔ لورین نے کہا۔

"چیف۔لورین درست کہتی ہے۔ویسے اگر آپ حکم دیں تو میں بھی اس کے ساتھ چلا جاؤں گا اور پھر لورین کے ساتھ ساتھ میں بھی اس پر فائر کھول دوں گا۔آخر وہ انسان ہے۔کوئی جادوگر تو نہیں ہے کہ اسے پہلے سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... اس بار جیری نے کہا۔

"تمہاری باتوں پر غور کیا جا سکتا ہے۔لیکن اگر تم ناکام رہے تو پھر"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر آپ بے شک ہمیں سزا دے دیجئے گا"...... لورین اور جیری نے کہا۔

"او کے۔میں تم دونوں کو چوبیس گھنٹے دیتا ہوں۔اگر تم ان چوبیس گھنٹوں میں اسے ہلاک کر سکتے ہو تو کر لو۔ورنہ تمہیں واقعی ناکامی کی سزا مل کر رہے گی اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ برخاست کی جاتی ہے"...... چیف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کرسیوں سے اٹھتے۔اچانک وہ دروازہ ایک دھماکہ سے کھلا جس سے صرف چیف اور ماسٹر جیکال اندر داخل ہو سکتے تھے اور چار لمبے تڑنگے ایکریمین اندر داخل ہوئے۔ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے اور چہروں پر سفاکی کے تاثرات جیسے منجمد سے نظر آ رہے تھے اور وہ سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھتے رہ گئے۔ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح اس خفیہ میٹنگ ہال میں داخل ہو گئے

"تم نے پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کی سازش کی ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹلز کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔

ایک کمرے میں عمران اپنے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی جس پر ریاست لاہاما کے دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ نظر آ رہا تھا اور عمران کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھی۔ ایک کونے میں ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ پائن وڈ کلب سے واپسی پر عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے کسی کو فون کیا اور پھر وہ واپس ہوٹل آ گئے۔ انہوں نے ہوٹل کی کاریں وہیں چھوڑ دیں اور ہوٹل کے کمرے بھی خالی کر دیئے۔ اس کے بعد وہ ٹیکسی کے ذریعے ایک کالونی میں پہنچ گئے اور اس وقت وہ اس کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی میں موجود تھے۔ عمران ہوٹل سے جو بیگ ساتھ لایا تھا۔ یہ چھوٹی سی مشین اس بیگ سے برآمد ہوئی تھی اور یہاں پہنچتے ہی عمران نے اس مشین کو آن کیا اور تب سے وہ اس کے سامنے جم کر بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ کچھ ہمیں بھی تو بتائیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں"......... صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں سپارگو سے یہاں کیوں آیا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں تو اتنا ہی معلوم ہے جتنا آپ نے لورین اور اس کے چیف کو بتایا تھا"...... صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارے چہروں پر موجود تاثرات دیکھ کر اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر میں نے تمہیں تفصیل نہ بتائی تو یا تو تم اٹھ کر دیوار میں ٹکر مار دو گے یا پھر اپنے سر پر کوئی چیز اٹھا کر مار دو گے اور دیوار تو چلو ٹوٹ بھی جائے تو دوبارہ بن سکتی ہے لیکن تمہارے سر شاید ہی دوبارہ بن سکیں اور پھر چیف صاحب نے میری گردن پکڑ لینی ہے کہ میری سروس کے ممبروں کے سر گو اندر سے خالی تھے لیکن بہرحال ان کی کھوپڑیاں تو سلامت تھیں اس لئے بھرم تو قائم تھا اور کھوپڑیاں ٹوٹنے کے بعد جب اندر کے حالات سامنے آجائیں گے تو پھر سیکرٹ سروس کا بھرم بھی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے مجبوری ہے تمہیں بتانا ہی پڑے گا"...... عمران کی زبان یکلخت رواں ہو گئی تھی۔

"چلئے ایسے ہی سہی۔ آپ کچھ بتائیں تو سہی"...... صدیقی نے کہا۔

"تو پھر دل تھام کر سنو۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے واقعی کاسکو میں داخل ہو کر مین کمپیوٹر میں ایسی فیڈنگ کر دی ہے کہ اب بی یکس میزائل کسی صورت بھی پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں ہو

سکتے اور اگر انہیں یہ سب کچھ معلوم بھی ہو گیا تب بھی اس سارے
سسٹم کو تبدیل کر کے ہی انہیں وہاں نصب تمام بی ایکس میزائل
ناکارہ کرنے پڑیں گے۔ پورا سسٹم تبدیل کرنا پڑے گا اور بی ایکس
میزائلوں میں نیا سسٹم نصب کرنا پڑے گا جس میں بہرحال اتنا وقت
لگ جائے گا کہ اس وقت تک پاکیشیائی سائنسدان مرحوم سائنسدان
ڈاکٹر عظیم حسین کے فارمولے پر کام مکمل کر لیں گے اور بی ایکس
میزائلوں کا اینٹی نظام پاکیشیا میں نصب کر دیا جائے گا۔ اس لئے پاکیشیا
کے لحاظ سے یہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ اس سب کارروائی
کے پیچھے ایکریمیا کی بجائے دراصل اسرائیل کا ہاتھ تھا اور کنگز تنظیم بھی
دراصل اسرائیل کے مفادات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ لورین بھی
یہودی ہے اور کنگز کے چیف سمیت اس میں زیادہ تر کام کرنے والے
کٹر یہودی ہیں اس لئے لامحالہ وہ اسرائیلی حکام کو رپورٹ کریں گے
اور پھر اسرائیلی حکام کا کیا رد عمل ہوتا ہے۔ میں اس رد عمل کو معلوم
کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں سپارگو سے یہاں آیا اور میں نے دو روز تک
بھاگ دوڑ کر کے کنگز کے چیف کا خصوصی فون نمبر معلوم کیا اور پھر
لورین کے سامنے اس کے چیف کو فون کر کے میں نے اس پر یہ ظاہر
کرنے کی کوشش کی کہ اگر انہوں نے اسرائیل کے کہنے پر پاکیشیا کے
خلاف کوئی اقدام کیا تو اس کے نتائج انہیں بھگتنا پڑیں گے۔ اس کے
ساتھ ساتھ میں نے لورین کی میز کے نیچے خصوصی ٹیلی ویو ڈکٹا فون لگا
دیا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے جانے کے بعد لورین لامحالہ چیف

سے بات کرے گی اور چیف اسے ہدایات دے گا۔ اس سے ہمیں اصل
رد عمل کا اندازہ ہو جائے گا۔ اس مشین پر دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ
موجود ہے اور یہ جلتا بجھتا نقطہ اسی ٹیلی ویو میٹر کو ظاہر کر رہا ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ لورین ابھی تک وہیں اسی ٹیبل پر موجود ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ڈکٹا فون تو میز کے نیچے لگا ہوا ہے اس نے تو
بہرحال اس وقت تک کاشن دیتے رہنا ہے جب تک اسے آف نہ کر دیا
جائے جبکہ ہو سکتا ہے کہ لورین وہاں سے جا بھی چکی ہو اور دوسری
بات یہ کہ ہمارے ہوٹل سے یہاں پہنچنے اور آپ کے اس مشین کو آن
کرنے کے درمیان کافی وقفہ تھا۔ اس دوران جو کچھ ہوا ہو گا اس کا تو علم
آپ کو نہ ہو سکے گا۔ اس سے تو بہتر تھا کہ ہم وہیں رہ کر اس کی نگرانی
کرتے رہتے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس وقفے کے دوران جس کا تم نے ذکر کیا ہے لورین نے جو کچھ
زبان سے کہا ہے وہ سب اس مشین میں ٹیپ شدہ ہے میں نے اسے
آن کرنے سے پہلے یہ ٹیپ سنا تھا۔ اس ٹیپ کے مطابق ہمارے جاتے
ہی لورین نے چیف سے فون پر بات کی اور چیف نے اسے بتایا کہ وہ
اسرائیلی حکام سے رابطہ کر رہا ہے۔ جیسے ہی وہاں سے احکام ملے۔ اسے
اطلاع کر دی جائے گی۔ تب تک وہ وہیں کلب میں ہی رہے۔ اس کے
ساتھ ساتھ وہ راجر جس کی کال پر ہم کلب گئے تھے اس کے آدمی بھی
لورین کی نگرانی کر رہے ہیں اور لورین کی کار میں ایک اور ایسا ہی

ڈکٹا فون نصب کر دیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی وہ کار حرکت میں آئے گی اس کا کاشن بھی یہاں ملنا شروع ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے ان کا زیادہ سے زیادہ یہی رد عمل ہو گا کہ وہ آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے"...... چوہان نے کہا۔

" یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پھر تو ہم اطمینان سے واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیوں۔ جبکہ ہمارے نقطہ نظر سے آپ کی ذات پاکیشیا کے ایٹمی مراکز سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ تو آپ لوگوں کا خلوص ہے ورنہ میں کیا اور میری اہمیت کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کی اہمیت تو ہم جانتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

" بہر حال میں ذاتی انتقام کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے اگر انہوں نے میرے متعلق کوئی فیصلہ کیا تو پھر میں اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کروں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہوا عمران صاحب تو پھر ہم اقدام کریں گے"۔ صدیقی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" لیکن میں تمہارا لیڈر ہوں۔ اس لئے جب تک میں حکم نہ دوں گا تم کیسے کوئی اقدام کر سکو گے"...... عمران نے کہا۔

" مشن ختم ہو گیا ہے اس لئے آپ کی لیڈری بھی ختم اور جو اقدام ہم کریں گے وہ فور سٹارز کے تحت کریں گے۔ کیونکہ ملکی دولت کی حفاظت بھی فور سٹارز کے دائرہ کار میں آتی ہے"...... صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو تمہارے خیال کے مطابق میں دولت ہوں۔ سرمایہ ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" بالکل آپ پاکیشیا کا سرمایہ ہیں۔ انمول سرمایہ"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر مجھ جیسا مفلس، قلاش اور مقروض آدمی سرمایہ ہو سکتا ہے تو بھائی پھر پاکیشیا کا خزانہ خالی سمجھو"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران اور باقی ساتھی بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔

" یس چیف۔ لورین بول رہی ہوں"...... لورین کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" روز میری کلب پہنچ جاؤ۔ سپیشل گروپ کی میٹنگ کال کی گئی ہے"...... چیف کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" یس باس"...... لورین نے کہا۔

" ہاں۔ ابھی اور اسی وقت"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بٹن آف کیا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا۔

"یہ ہے روز میری کلب" ...... عمران نے سکرین کے دوسرے نقطے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب کیسے معلوم ہوگا کہ اس سپیشل میٹنگ میں کیا بات ہوئی ہے" ...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ میرا خیال تھا کہ چیف فون پر ہی کچھ نہ کچھ بتا دے گا۔ اب تو ہمیں بہرحال اس کلب میں جانا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس راجر بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی راجر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں راجر۔ روز میری کلب کے بارے میں تفصیلات تمہارے پاس ہوں گی" ...... عمران نے کہا۔

"روز میری کلب۔ کس قسم کی تفصیلات" ...... راجر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کلب میں کنگز کے کسی سپیشل گروپ کی میٹنگ ہو رہی ہے اور میں اس میٹنگ میں ہونے والی گفتگو معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ رقم کی فکر مت کرنا۔ مجھے کام چاہئے" ...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل روز میری کلب اسرائیلی ایجنٹوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کلب کا انچارج ماسٹر جیکال ہے اور یہاں انتہائی سخت حفاظتی ا

سائنسی انتظامات ہیں۔ لیکن چونکہ آپ نے رقم کے بارے میں فکر نہ کرنے کی بات کی ہے تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ ایک لاکھ ڈالر خرچ کریں تو آپ کو وہاں ایک ایسے کمرے میں پہنچایا جا سکتا ہے جہاں سے گفتگو سنی جا سکتی ہے لیکن صرف ایک آدمی۔ اس سے زیادہ نہیں" ...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم تمہیں مل جائے گی" ...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ اپنا آدمی کہاں بھیجیں گے اور اس کی نشانی کیا ہو گی" ...... راجر نے کہا۔

"میں خود وہاں آؤں گا۔ مجھے تو تم نے دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے کہاں پہنچنا ہوگا" ...... عمران نے کہا۔

"آپ روز میری کلب کی عقبی طرف سڑک پر ستار کیمینو کے سامنے پہنچ جائیں۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں پھر آپ کو اس کمرے تک پہنچا دیا جائے گا جہاں سے آپ میٹنگ ہال میں ہونے والی تمام گفتگو سن سکیں گے" ...... راجر نے کہا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم لوگ یہیں رکو۔ میں وہاں جا رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم بھی روز میری کلب پہنچ جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ہماری فوری ضرورت پڑ جائے۔ اس لئے آپ ایک کام کریں کہ اپنے ساتھ زیرو الیون گائیگر لے جائیں۔ ہم اس کا رسیور اپنے

پاس رکھیں گے۔اس طرح جو گفتگو آپ سنیں گے آپ کے ساتھ ساتھ ہم بھی سن لیں گے اور آپ کا پیغام بھی ہمیں مل سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" چلو ایسے ہی سہی۔لیکن میرے حکم کے بغیر تم نے کوئی اقدام نہیں کرنا"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" مجھے یقین ہے چوہان کہ اس میٹنگ میں اسرائیل نے عمران صاحب کے خلاف حرکت میں آنے کا لائحہ عمل اختیار کرنا ہے اور عمران صاحب نے اپنی عادت کے مطابق انہیں طرح دے جانی ہے اور ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا۔اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم پہلے اس روز میری کلب پر قبضہ کر لیں۔اس کے بعد اگر وہ لوگ پاکیشیا کے خلاف کوئی بھیانک اقدام سوچتے ہیں تو پھر تو عمران صاحب کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا اور اگر وہ صرف عمران صاحب کے خلاف کام کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں تو پھر ہم خود ہی فور سٹارز کے تحت ایکشن میں آجائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔عمران کے جانے کے بعد وہ سب اسی رہائش گاہ کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ٹائیگر عمران کے ساتھ گیا تھا۔عمران کے مطابق ٹائیگر کو وہ باہر رکھے گا تاکہ وہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مدد کر سکے۔کیونکہ ضروری نہیں

ہے کہ راجر کا پلان کامیاب رہے۔اس میں کوئی گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ٹائیگر عمران کے ساتھ چلا گیا تھا۔

"لیکن عمران صاحب کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اقدام نہیں کیا جا سکتا۔ورنہ چیف نے جواب طلبی کر لینی ہے"......چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔ خاور نے کہا۔

"نہیں۔چیف نے صرف عمران کے خلاف کسی بھی ایکشن میں مداخلت کرنے سے منع کر دیا ہے۔تم بے فکر رہو۔میں خود ہی نمٹ لوں گا لیکن میں اس سلسلے کو یہیں ختم کرنا چاہتا ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم بہرحال فور سٹارز کے چیف ہو۔اس لئے ہم تمہارا حکم ماننے پر بھی مجبور ہیں"......چوہان نے کہا تو صدیقی اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو پھر راستے میں مارکیٹ سے ضروری اسلحہ بھی خرید لیں گے"۔ صدیقی نے کہا۔

"لیکن روزمیری کلب میں نجانے کتنے افراد ہوں۔ایسا نہ ہو کہ وہاں پولیس پہنچ جائے اور مسئلہ مزید ٹیڑھا ہو جائے"...... نعمانی نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔میں سب سنبھال لوں گا۔آؤ"...... صدیقی نے کہا اور وہ سب تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔تھوڑی دیر

بعد وہ کار میں بیٹھے روزمیری کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ صدیقی نے راستے میں مارکیٹ سے اپنی مرضی کا اسلحہ بھی خرید لیا تھا چونکہ ایکریمیا میں اسلحہ کی خرید وفروخت پر کوئی پابندی نہ تھی اس لئے جو کچھ وہ چاہتے تھے وہ انہیں آسانی سے مل گیا۔ڈرائیونگ سیٹ پر صدیقی خود تھا جبکہ سائیڈ پر چوہان اور عقبی سیٹ پر نعمانی اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔

"تمہارا پروگرام کیا ہے۔ہمیں تو بتاؤ"...... خاور نے کہا۔

"کلب پہنچ کر وہاں کی صورت حال دیکھ کر بتاؤں گا"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی کچھ نہ کچھ تو تمہارے ذہن میں تو ہو گا ہی"......چوہان نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں صرف اتنی سی بات ہے کہ اگر اس میٹنگ میں عمران صاحب کے خلاف کوئی اقدام تجویز کیا جاتا ہے تو پھر اس میٹنگ کے شرکا کو زندہ ہی نہیں رہنا چاہئے چاہے اس روزمیری کلب کو بموں سے کیوں نہ اڑانا پڑ جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام تجویز کیا تو پھر"......چوہان نے کہا۔

"پھر جیسے عمران صاحب کہیں گے ویسے ہی کریں گے۔کیونکہ پھر لامحالہ ہم ان کے احکامات کے پابند ہیں"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو صدیقی۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو۔ وہ اس انداز میں ناقابل عمل ہے۔ روزمیری کلب اسرائیلی ایجنٹوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس کے علاوہ عمران صاحب کو اس راجر نے نجانے کہاں پہنچایا ہوا ہو گا کہ وہ میٹنگ ہال میں ہونے والی گفتگو سن سکیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کمرہ روزمیری کلب میں ہی موجود ہو۔ اس لئے اگر روزمیری کلب کو بموں سے اڑایا گیا تو جو کام اسرائیلی ایجنٹ کرنا چاہتے ہوں گے وہ فور سٹارز کے ہاتھوں ہو جائے گا"..... خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے خاور۔ اچھا ہوا کہ تم نے یہ بات کر دی میرے ذہن میں تو اس معاملے کے یہ پہلو موجود ہی نہ تھے۔ لیکن پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں بہرحال عمران صاحب کے احکامات کے مطابق چلنا چاہئے"..... خاور نے کہا۔

"میں عمران صاحب کی عادت جانتا ہوں۔ اگر ان کے خلاف اقدام ہوا تو واقعی انہوں نے کوئی جوابی ردعمل ظاہر نہیں کرنا۔ وہ اپنے تحفظ کے لئے کوئی کام نہیں کرتے اور یہاں بہرحال ہم جو کچھ بھی کریں۔ اسرائیلی ایجنٹ ہمیں کسی نہ کسی انداز میں نقصان پہنچا سکتے ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم روزمیری کلب کے قریب کسی ایسی عمارت پر قبضہ کر لیں جہاں آدمی کم ہوں۔ پھر انہیں بے ہوش کر کے روزمیری کلب کے کسی آدمی کو اغوا کر کے اس عمارت میں لایا جائے اور اس سے اس میٹنگ ہال کا راستہ معلوم کیا جائے۔ اس کے بعد اس راستے کے ذریعے ہم براہ راست اس میٹنگ ہال تک پہنچ جائیں"..... خاور نے کہا۔

"نہیں اتنا وقت نہیں ہو گا۔ جب تک یہ سارا کام ہو گا اس وقت تک وہ لوگ جا بھی چکے ہوں گے"..... صدیقی نے جواب دیا۔

"پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اچانک فل ریڈ کر دیں اور جو بھی نظر آئے اسے ہلاک کر دیں۔ ایسی صورت میں پولیس فوراً پہنچ جائے گی"..... چوہان نے کہا۔

"بہرحال وہاں جا کر حالات کا جائزہ لے کر کام کریں گے"۔ صدیقی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ روزمیری کلب کے سامنے پہنچ گئے۔ کلب کی عمارت ایک منزلہ تھی اور رقبہ بھی زیادہ وسیع نہ تھا۔ البتہ عمارت جدید تعمیر شدہ اور ساخت کے لحاظ سے بھی خاصی جدید تھی۔ صدیقی نے کار کلب سے ہٹ کر ذرا آگے جا کر پارکنگ کے لئے بنی ہوئی جگہ پر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

"آؤ"..... صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں خاصی رونق تھی۔ پارکنگ بھی رنگ برنگی جدید ماڈل کی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔

"یہاں تو بہت زیادہ لوگ ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"مینجر صاحب کا کمرہ کہاں ہے"...... صدیقی نے ایک مسلح دربان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بڑے صاحب تو کسی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں آپ اسسٹنٹ مینجر روڈی سے مل لیں۔ ان کا کمرہ دائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں ہے"...... دربان نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسسٹنٹ مینجر کے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ اسسٹنٹ مینجر نوجوان آدمی تھا اور کمرے میں اکیلا تھا اور وہ فون کا رسیور کانوں سے لگائے کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ اسسٹنٹ مینجر ہیں"...... صدیقی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میرا نام روڈی ہے۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... روڈی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے۔ ہم نے آپ کے کلب کے بارے میں چند باتیں معلوم کرنی ہیں۔ میرا نام جیکب ہے اور میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپیشل فورس۔ لیکن آج تک تو اس فورس کا نام میں نے کبھی نہیں سنا"...... روڈی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو یہ فورس بنائی گئی ہے"...... صدیقی نے کہا اور روڈی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تشریف رکھیں اور فرمائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ روڈی نے کہا۔

"اس وقت ہم ڈیوٹی پر ہیں۔ اس لئے سوری"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ سب میز کی دوسری طرف رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ روڈی میز کے پیچھے سے نکل کر ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جی پوچھیئے۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... روڈی نے کہا۔

"یہاں ایک خصوصی میٹنگ ہال ہے جس میں اس وقت سرکاری تنظیم کنگز کے سپیشل گروپ کی میٹنگ ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔ اس ہال کا راستہ اور اس کی تفصیلات بتا دیں"...... صدیقی نے کہا تو روڈی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سوری سر۔ مجھے آپ اپنی شناخت کرائیں۔ اس کے بعد بات ہو گی"...... روڈی نے واپس میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ تشریف رکھیں"...... صدیقی نے سرد لہجے میں کہا تو روڈی ہونٹ بھینچے واپس مڑا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر روڈی۔ سپیشل فورس کے پاس ایسی اتھارٹیز موجود ہیں۔ آپ اور آپ کے کلب کی تمام انتظامیہ کو جیل بھجوا دیا جائے۔ جبکہ ز بھی سرکاری تنظیم ہے اور ہمارا تعلق بھی حکومت سے ہے لیکن

حکومت کو ہر پہلو کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ہم نے حکومت کو صرف اس بارے میں رپورٹ کرنی ہے۔ باقی ہمیں ان کی میٹنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے آپ کی بہتری اسی میں ہے کہ آپ سے جو کچھ پوچھا جائے وہ آپ بتا دیں"...... صدیقی کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم۔ میں تو کلب میں شراب کی سپلائی کا انچارج ہوں۔ آپ تشریف رکھیں مینجر ماسٹر جیکال آجائیں گے۔ وہی آپ کو تفصیل بتا سکیں گے"...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب تک آجائیں گے ماسٹر جیکال"...... صدیقی نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ بہر حال دو تین گھنٹوں میں تو لامحالہ آجائیں گے"...... روڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر ہم دو تین گھنٹے بعد آجائیں گے"...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی روڈی بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوکے شکریہ"...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نوجوان روڈی اس کا زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر درمیانی میز پر ایک دھماکے سے گرا اور پھر پلٹ کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے چوہان کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا روڈی ایک بار پھر چیخ کر گرا۔

اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو۔ میں دیکھتا ہوں کوئی خالی کمرہ مل جائے تو"...... صدیقی نے خاور سے کہا اور پھر وہ اس آفس کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیا تو نیچے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے ساتھ ہی ایک راہداری آگے جا رہی تھی۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس نے دروازے کو کھول کر دوسری طرف جھانکا تو ایک کافی بڑا سٹور تھا جس میں دیواروں کے ساتھ شراب کی پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں جبکہ درمیان میں کرسیاں میز اور ایک سائیڈ پر ایک بیڈ بھی پڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر خالی پیٹیاں۔ رسیوں کے گچھے اور تھوڑا سا ناکارہ سامان بھی موجود تھا۔ صدیقی واپس مڑا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آگیا۔

"اسے اٹھا کر نیچے لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کے لئے یہاں ایک سٹور موجود ہے"...... صدیقی نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"لیکن اگر کوئی یہاں آگیا یا فون آگیا تب"...... چوہان نے کہا۔

"نعمانی تم یہیں بیٹھ جاؤ۔ کوئی آئے تو اسے کہہ دینا کہ روڈی مہمانوں کے ساتھ خصوصی مذاکرات کر رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... صدیقی نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روڈی کو اٹھایا اور پھر صدیقی کے پیچھے سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے چھوٹے کمرے میں آیا اور چند

لمحوں بعد وہ سٹور میں پہنچ گئے۔

" اسے کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھنا پڑے گا"...... صدیقی نے کہا۔

" جو کچھ کرنا ہے جلدی کرنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میٹنگ ختم بھی ہو جائے اور ہم صرف پوچھ گچھ ہی کرتے رہیں"...... چوہان نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ میں صرف چند لمحوں میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا"...... صدیقی نے کہا اور ایک طرف کو بڑھ گیا جہاں رسیوں کے گچھے اور ناکارہ سامان موجود تھا۔ اس نے رسی اٹھائی اور چوہان کی مدد سے اس نے روڈی کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد روڈی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... روڈی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" جو کچھ تم سے پوچھا جائے۔ اس کا درست جواب دینا روڈی۔ ورنہ تم ایسے عذاب سے گزرو گے کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی رہے گی"...... صدیقی نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

خنجر کی نوک سے روڈی کی گردن کی دائیں طرف ایک ہلکا سا کٹ لگا دیا۔ روڈی کے منہ سے ہلکی سی سسکاری نکلی۔

" اب تیار ہو جاؤ روڈی"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ روڈی کے سر پر رکھ کر اسے ہلنے جلنے سے روکا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر کی نوک اس کی گردن پر نظر آنے والی رگ میں چبھو دی اور پھر اس نے غیر محسوس طور پر خنجر کو انتہائی آہستہ سے دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا اور روڈی کے حلق سے یکلخت خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے سردی کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے بھیگتا چلا گیا۔ آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ"...... یکلخت روڈی نے انتہائی بھیانک انداز میں چیختے ہوئے کہا تو صدیقی نے ہاتھ روک لیا اور روڈی کا تکلیف کی شدت سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔ لیکن اس کا جسم اسی طرح مسلسل لرز رہا تھا۔

" بولو۔ ورنہ اس بار یہ کام پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ بولو کہاں ہے اس میٹنگ ہال کا راستہ۔ کہاں ہے اور راستے میں کیا کیا انتظامات ہیں۔ جلدی بولو ورنہ"...... صدیقی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو روڈی نے واقعی اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔ صدیقی اور اس کے

ساتھیوں کے چہرے لٹکتے چلے جا رہے تھے۔ کیونکہ یہ انتظامات انتہائی سخت اور جدید ترین سائنسی انتظامات تھے اور انہیں آسانی سے نہ توڑا جا سکتا تھا اور نہ ہی ختم کیا جا سکتا تھا۔

"اس وقت میٹنگ ہال میں کتنے افراد موجود ہیں"...... صدیقی نے پوچھا۔

"سپیشل گروپ کی میٹنگ ہے اور ماسٹر جیکال سمیت پندرہ افراد گروپ کے ممبر ہیں جن میں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی اور چیف بھی"...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ جو خصوصی راستہ ہے وہ بتاؤ"...... اچانک صدیقی نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"سس۔ سپیشل راستہ۔ مگر"...... روڈی نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو صدیقی نے ایک بار پھر خنجر والے ہاتھ کو حرکت دینا شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... روڈی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس بار اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہونے لگ گئی تھی۔

"بتاؤ ورنہ"...... صدیقی نے ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ خصوصی راستہ ماسٹر جیکال کے خصوصی آفس سے جاتا ہے۔ چیف اسی راستے سے ماسٹر جیکال کے ساتھ میٹنگ ہال میں جاتا ہے"...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی پوری تفصیل بتاؤ"...... صدیقی نے کہا تو روڈی نے

تفصیل بتانا شروع کر دی تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ یہ آسان ترین راستہ تھا اور اس راستے سے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے میٹنگ ہال میں داخل ہو سکتے تھے۔ صدیقی نے خنجر کی نوک رگ سے باہر نکالی اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور خنجر روڈی کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ روڈی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی بغیر پانی کے تڑپتی ہے اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ صدیقی نے خون آلود خنجر کی مدد سے اس کی رسیاں کاٹیں اور پھر خنجر کو اس کے لباس سے صاف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"کیا اس کو ہلاک کرنا ضروری تھا۔ بندھا بیٹھا رہتا۔ ہم نے یہاں کتنی دیر رکنا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"میں نے اس کے فائدے کے لئے یہ کام کیا ہے۔ اس کا اعصابی نظام ختم ہو چکا تھا اور اب اس کی باقی زندگی زمین پر گھسٹتے ہی گزرتی۔ اس لئے میں نے اسے بڑے عذاب کی زندگی سے بچانے کے لئے ہلاک کیا ہے"...... صدیقی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب اور یہ تم نے کہاں سے نیا طریقہ سیکھا ہے"...... چوہان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ طریقہ میں نے دو سال پہلے ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ قدیم رومن دور میں اس طرح لوگوں کی زبانیں کھلوائی جاتی تھیں۔ گو اس میں اس کی کوئی سائنسی یا طبعی توجیہہ درج نہ تھی لیکن میں نے اس پر

ازخود ریسرچ شروع کر دی اور پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ گردن کے دائیں طرف ایک خاص رگ دماغ اور اعصاب کے درمیان سب سے بڑا رابطہ ہے۔ اس میں غیر معمولی حرکت سے پورے جسم کے اعصاب کو اس قدر خوفناک جھٹکے لگتے ہیں جو انسانی ذہن کے لئے ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں اور وہ مجبوراً سب کچھ بتا دیتا ہے لیکن اس کا نتیجہ انتہائی خوفناک ہے کہ ان جھٹکوں کے بعد اعصاب کبھی دوبارہ نارمل نہیں ہو سکتے۔ پورا قدرتی اعصابی نظام ہی تباہ ہو کر رہ جاتا ہے"۔ صدیقی نے جواب دیا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب دوبارہ روڈی کے آفس میں پہنچ چکے تھے۔ وہ اس آفس سے باہر نکلے اور پھر آگے بڑھتے چلے گئے۔ انہیں اب وہ خصوصی راستہ معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ راستے کی مدد سے مینجر ماسٹر جیکال کے خصوصی آفس میں پہنچ گئے۔ یہ آفس چونکہ بقول روڈی صرف خاص خاص مواقع پر ہی استعمال ہوتا تھا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ یہاں کوئی عام آدمی نہ آئے گا۔ انہوں نے اس کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدیقی نے جیب سے زیرو الیون کا رسیور نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"لیکن چیف ایک آدمی کو ہلاک کرنا ایسا کون سا مشکل کام ہے جس کے لئے سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے۔ یہ کام تو کوئی بھی ایجنٹ کر سکتا ہے"...... ایک آواز سنائی دی تو صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ کیونکہ یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ

میٹنگ میں عمران کی ہلاکت کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

"تم اسے نہیں جانتے بلکہ لورین کے علاوہ شاید اور کوئی بھی اس کی صلاحیتوں سے واقف نہیں ہے۔ اگر یہ کام اس قدر آسان ہوتا تو اب تک ہزار بار کیا جا چکا ہوتا۔ اس کے لئے خاص منصوبہ بندی کرنی پڑے گی"...... دوسری آواز سنائی دی اور یہ آواز وہ پہچان گئے۔ یہ کنگز کے چیف کی آواز تھی کیونکہ پائن وڈ کلب میں جب عمران نے فون پر چیف سے گفتگو کی تھی وہ بھی اس کی آواز سنتے رہے تھے اور پھر گفتگو ہوتی رہی اور وہ اسے خاموشی سے بیٹھے سنتے رہے۔ اس میٹنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ لورین اور اس کے کسی ساتھی جیری کو چیف نے چوبیس گھنٹوں کی مہلت دی تھی کہ وہ ان چوبیس گھنٹوں میں ہر صورت میں عمران کا خاتمہ کر دیں۔ ناکامی کی صورت میں انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ سن کر صدیقی نے زیرو الیون کا رسیور آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ اب فور سٹارز اپنا کام کرے گی۔ میں ان لوگوں کو ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینا چاہتا۔ آؤ"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل باہر نکال لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اس خفیہ راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جو اس میٹنگ ہال کی طرف جاتا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ صدیقی نے ایک لمحہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر دروازہ کھول کر وہ بجلی کی سی تیزی سے میٹنگ ہال

میں داخل ہو گیا۔اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آگئے۔ وہاں ایک بڑی سی میز کے گرد پندرہ افراد موجود تھے جن میں سے ایک نقاب پوش تھا اور وہ سب اس طرح انہیں دیکھنے لگے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔وہ واقعی حیرت کی شدت سے بت بن گئے تھے۔

"تم نے پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کی سازش کی ہے۔ اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔اس کے فائر کھلتے ہی اس کے ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ پندرہ کے پندرہ افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے لیکن صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی جب تک وہ سب کے سب ساکت نہ ہو گئے تھے۔

"آؤ چلیں"...... صدیقی نے جلدی سے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

ستار کیسینو کے بڑے سے ہال میں عورتوں اور مردوں کا خاصا رش تھا۔ہر طرف جوئے کی مختلف ٹائپ کی مشینیں نصب تھیں اور لوگ بڑے زور شور سے ان مشینوں کے ذریعے جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ ٹائیگر ہال میں ادھر ادھر گھوم پھر کر ان لوگوں کو جوا کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ہال میں چونکہ مسلح افراد بھی موجود تھے اور صرف تماشہ دیکھنے والے بھی۔اس لئے ٹائیگر کے اس طرح بے مقصد گھومنے پھرنے کی طرف کسی نے توجہ نہ دی۔ٹائیگر کی نظریں اس راہداری کے سرے پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے عمران ایک آدمی کے ساتھ گیا تھا۔عمران کو گئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ایک دو بار تو ٹائیگر کا جی چاہا کہ وہ عمران کے پیچھے جائے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ عمران کسی مشکل میں پھنس گیا ہو لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ ایک بات تو طے تھی کہ عمران اپنی حفاظت بخوبی

کرنا جانتا تھا اور دوسری بات یہ کہ عمران نے جاتے ہوئے اسے خاص طور پر کہا تھا کہ اگر اسے ٹائیگر کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ اسے ریڈ کاشن دے گا اور چونکہ ابھی تک اسے ریڈ کاشن نہ ملا تھا اس لئے ٹائیگر رک گیا تھا۔ پھر جب وہ گھومتے پھرتے تھک گیا تو وہ ایک طرف موجود میزوں کے گرد پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا جہاں عورتیں اور مرد بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔ وہاں سب لوگ جوئے کی ہی باتیں کر رہے تھے۔ کسی کو ہارنے پر ملال تھا اور کوئی جیت کی خوشی میں گلاب کی پھول کی طرح کھلا چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر نے ویٹر کو کہہ کر اپنے لئے جوس منگوا لیا اور پھر وہ جوس سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے کے بعد اسے عمران اسی راہداری سے واپس آتا دکھائی دیا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر مشروب کی خالی بوتل کے نیچے رکھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ وہ یہاں عمران سے شناسائی کا اظہار نہ کرنا چاہتا تھا۔ پھر عمران کے پیچھے چلتا ہوا وہ سٹار کیسینو سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے پارکنگ سے کار باہر نکالی تو عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بوریت اور بیزاریت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کہاں جانا ہے باس "...... ٹائیگر نے کار کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف لے جاتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

" واپس رہائش گاہ پر "...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا ہوا ہے باس۔ کوئی خاص بات۔ آپ بے حد بور اور بیزار سے نظر آ رہے ہیں "...... ٹائیگر نے سڑک پر کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" خواہ مخواہ تین چار گھنٹے ضائع کئے۔ میں سمجھا تھا کہ اسرائیل کا سپیشل گروپ ہے۔ کوئی خاص منصوبہ بندی کرے گا لیکن یہ تو انتہائی احمق لوگ ثابت ہوئے ہیں۔ ساری میٹنگ کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ انہوں نے لورین اور اس کے کسی ساتھی جیری کو چوبیس گھنٹوں کی مہلت دی ہے کہ وہ مجھے ہلاک کر دیں۔ ہونہہ نانسنس۔ بھلا ایک آدمی کی ہلاکت سے پاکیشیا کا کیا بگڑ جائے گا "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ عمران اسی لئے بور ہو رہا ہے کہ اسرائیلی ایجنٹوں نے پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کی بجائے عمران کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی ہو گی اور ظاہر ہے عمران اپنی ذات کو کوئی اہمیت ہی نہ دیتا تھا لیکن یہ بات تو ٹائیگر جانتا تھا کہ عمران کی کیا اہمیت ہے لیکن ظاہر ہے وہ اس بارے میں کچھ کہہ نہ سکتا تھا اس لئے وہ خاموشی سے کار چلاتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ صدیقی اور باقی ساتھی رہائش گاہ پر موجود تھے۔

" تم لوگ وہاں گئے تھے "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہماری واپسی ہوئی ہے "۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر کیا سنا تم نے وہاں"...... عمران نے کہا۔

"وہی کچھ جو آپ نے سنا۔ ظاہر ہے زیرو ایلون کا رسیور ہمارے پاس تھا۔ آپ کی ہلاکت کی منصوبہ بندی ہو رہی تھی اور لورین اور جیری کو چوبیس گھنٹوں کا ٹارگٹ دیا گیا ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے واقعی یہ سب کچھ سن کر جو ذہنی کوفت ہوئی ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ نجانے پاکیشیا کے خلاف کیسی کیسی منصوبہ بندی ہو گی۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ لوگ صرف میری ہلاکت کو ہی سب کچھ سمجھ لیں گے تو میں سپارگو سے ہی واپس پاکیشیا چلا جاتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ذات تو پاکیشیا کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"خاک سرمایہ ہے اور اگر ہے بھی سہی تو کسی کی ذات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انسان تو بہرحال آتے جاتے رہتے ہیں۔ اصل اہمیت ملک اور اس کے اداروں کی ہوتی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ بہرحال یہ ان کا شہر ہے اور لورین خاصی تیز ایجنٹ ہے۔ لامحالہ وہ ہمیں ٹریس کر لے گی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پروگرام کیا ہونا ہے بس واپسی۔ مشن تو مکمل ہو چکا ہے"۔

عمران نے جواب دیا

"لیکن اسرائیلی ایجنٹ تو یہ سمجھیں گے کہ آپ ان کے خوف سے فرار ہو گئے ہیں اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا میں بھی آپ پر حملہ کریں"...... صدیقی نے کہا۔

"جو ان کی مرضی آئے سمجھتے رہیں اور جو ان کا دل چاہے کرتے رہیں۔ میرا اس میں کیا دخل ہو سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اپنی جان بچانا بھی تو فرض ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن جب جان خطرے میں ہو۔ اب میں پہلے ہی لٹھ لے کر نہ بیٹھ جاؤں اور ہوا میں اسے گھمانا شروع کر دوں"...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر فون کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"تم فکر نہ کرو راجر۔ تمہاری رقم تمہیں دے کر ہی واپس جاؤں گا۔

ویسے تم نے جو تعاون کیا ہے۔ میں اس کے لئے بے حد مشکور ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے رقم کی فکر نہیں ہے مسٹر مائیکل۔ کیونکہ آپ نے جس ٹپ کا حوالہ دیا ہے اس حوالے کے درمیان میں آنے کے بعد رقم کی فکر باقی نہیں رہ سکتی۔ میں تو آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ جس کمرے میں موجود تھے وہاں سے آپ صرف میٹنگ ہال میں ہونے والی گفتگو تو سن سکتے تھے لیکن وہاں سے ایسا کوئی راستہ نہ تھا کہ آپ میٹنگ ہال میں داخل ہو سکتے"...... راجر نے کہا۔ تو صدیقی نے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ظاہر ہے اب میں جن بھوت تو نہیں ہوں کہ دیواریں توڑ کر جاؤں۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں کہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کنگز کے چیف سمیت میٹنگ ہال میں موجود پندرہ کے پندرہ افراد کو گولیوں سے وہیں میٹنگ ہال میں ہی اڑا دیا گیا ہے اور ان کی لاشوں کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ سب میٹنگ کے لئے کرسیوں پر بیٹھے بیٹھے گولیوں کا شکار ہوئے ہیں جب کہ روزمیری کلب کا اسسٹنٹ مینجر روڈی بھی ایک سٹور میں مردہ پایا گیا ہے۔ اس کی گردن کو خنجر سے کاٹ دیا گیا ہے۔ پولیس اور اعلیٰ سرکاری ادارے پاگلوں کی طرح قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے

کہ چار ایکریمین روڈی کے آفس میں گئے تھے۔ پھر وہ واپس چلے گئے۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... راجر نے کہا تو عمران نے چونک کر پاس بیٹھے ہوئے صدیقی اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہاں انتہائی سخت سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں۔ پھر وہ کلب بھی ہر وقت کافی آباد رہتا ہے۔ ان حالات میں یہ واردات کیسے ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسی بات پر تو سب حیران ہو رہے ہیں۔ تمام حفاظتی انتظامات ویسے کے ویسے ہی موجود ہیں۔ لیکن اندر میٹنگ ہال میں لاشیں پڑی ہوئی ہیں"...... راجر نے کہا۔

"پھر تو ان کے اپنے ہی آدمیوں کا یہ کام ہو گا جو خفیہ راستوں کے بارے میں جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال پورے کا پورا سپیشل گروپ ہی اڑا دیا گیا ہے۔ اسرائیلی حکام کے لئے یہ خبر بہت بڑا دھچکہ ثابت ہو گی۔ او کے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے راجر نے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو تم نے یہ کارروائی کی ہے"...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی آپ نے راجر کو خود ہی تو کہا ہے کہ یہ ان کے اپنے آدمیوں کا ہی کام ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں نے اسے مطمئن کرنے کے لئے کہا تھا۔ ورنہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ اگر ان کے اپنے آدمیوں کی کارروائی ہوتی تو اسسٹنٹ مینجر روڈی کی لاش کیوں ملتی۔ ظاہر ہے تم نے اس روڈی پر تشدد کر کے اس سے کوئی خفیہ راستہ معلوم کیا اور پھر جا کر یہ کارروائی کر دی۔ حالانکہ میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فور سٹارز آپ کے حکم کی پابند نہیں ہیں عمران صاحب۔ وہ علیحدہ ایجنسی ہے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تم سیکرٹ سروس کی طرف سے مشن پر آئے ہوئے ہو۔ فور سٹارز کی طرف سے نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مشن تو سپارگو میں مکمل ہو گیا"...... صدیقی نے کہا۔

"بہرحال اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں اپنی ذات کے حوالے سے اس طرح کی کارروائی کو پسند نہیں کرتا۔ وہ اگر مجھ پر حملہ کرتے تو پھر دوسری بات تھی۔ ابھی تو وہ صرف پلاننگ ہی کر رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے سنا تو ہو گا کہ کنگز کے چیف نے انہیں الٹی میٹم دے دیا تھا کہ اگر وہ ناکام رہے تو انہیں موت کی سزا دے دی جائے گی اور ظاہر ہے انہوں نے ناکام تو ہونا ہی تھا اور انہیں موت کی سزا تو بہرحال ملنی ہی تھی۔ چوبیس گھنٹے بعد نہ سہی پہلے ہی سہی"...... صدیقی نے جواب

دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے تم نے تو اتنے کم وقت میں اتنا بڑا اقدام کر کے مجھے بھی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ مجھے تفصیل تو بتاؤ"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اسے شروع سے آخر تک ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اسی لئے مجھے گولیوں کی آوازیں سنائی نہ دیں کیونکہ جب چیف نے میٹنگ برخاست کے الفاظ کہے تو میں نے زیرو لیون فوراً ہی آف کر دیا اور واپس چلا آیا۔ کیونکہ میں واقعی بور ہو گیا تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو یہی سمجھے تھے کہ آپ نے یہ سب کچھ سن لیا ہو گا لیکن جب آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی تو ہم بھی خاموش ہو گئے"۔ صدیقی نے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب جب چیف تک یہ رپورٹ پہنچے گی تو پھر ہو سکتا ہے کہ فور سٹارز کا ہی خاتمہ بالخیر ہو جائے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب ظاہر ہے کہ چیف کو میں نے اس کیس کی تفصیلی تحریری رپورٹ دینی ہے تو اس میں یہ سب کچھ بھی آ جائے گا اور چونکہ تم نے ٹیم لیڈر کی مرضی اور اجازت کے بغیر یہ کارروائی کی ہے اور چیف کے نقطہ نظر سے یہ ناقابل معافی جرم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ہم چیف کو خود ہی جواب دے لیں گے۔آخر وہ ہمیں صفائی کا موقع تو دے گا ہی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا جواب دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ظاہر ہے کہ اب صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو تو یہ معلوم نہ تھا کہ اس وقت وہ چیف کو ہی جواب دے رہے ہیں۔

"یہی کہ عمران صاحب پاکیشیا کا بہت بڑا سرمایہ ہیں اور اس سرمایہ کی حفاظت ہمارا فرض ہے"...... صدیقی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ چیف کی نظروں میں میری کیا حیثیت ہے۔جسے تم سرمایہ کہہ رہے ہو اسے وہ کرائے کے سپاہی جیسی اہمیت بھی نہیں دیتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ چیف کو احمق سمجھتے ہیں۔اسے ہم سے زیادہ آپ کی اہمیت کا علم ہے۔اسی لئے تو وہ آپ کو ہمیشہ لیڈر بنا کر بھیجتا ہے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیتا ہے کہ اگر ہم نے آپ کے احکامات کی معمولی سی خلاف ورزی بھی کی تو ہمیں سخت سزا دی جائے گی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو اس لئے کہ اسے مشن کی کامیابی چاہئے۔اس کی نظروں میں مشن کی اہمیت ہوتی ہے۔میری نہیں ہوتی"...... عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اس لئے تو ہم نے یہ کارروائی کی ہے کہ آئندہ بھی چیف کو مشن میں کامیابی حاصل ہوتی رہے"...... صدیقی نے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم نے لورین کو ہلاک کر کے میرا اسکوپ ختم کر دیا ہے۔میں تو یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ لورین ظاہر ہے جب مجھ پر پے در پے حملے کرے گی تو شاید جولیا کو میری اہمیت کا احساس ہو جائے اور پھر شاید ویرانوں میں بہار آجائے لیکن تم نے یہ سنہری موقع بھی ضائع کر دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جب چاہیں آپ کے ویرانے میں بہار آسکتی ہے۔ہم تو آپ کی وجہ سے خاموش ہیں ورنہ بہار کی جرأت ہے کہ نہ آئے"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔کیا اب تم نے بھی دم پر تو نہیں ناچنا شروع کر دیا"۔ عمران نے کہا تو اس بار صدیقی کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ عمران کے اس محاورے کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ چوہے نے شراب پی لی تو وہ اپنے آپ کو پہلے سے بھی بڑا اور طاقتور سمجھنے لگ گیا تھا اور اس نے ترنگ میں آکر اپنی دم پر کھڑا ہو کر ناچنا شروع کر دیا اور بلی اسے جھپٹ کر لے گئی۔ عمران کا مطلب تھا کہ اتنی سی کارروائی کر کے کہیں انہوں نے بڑے بڑے دعوے تو نہیں کرنے شروع کر دیئے۔

"اس میں دم پر ناچنے والی کون سی بات ہے عمران صاحب۔ہمیں

صرف اتنی کارروائی کرنی پڑے گی کہ مس جولیا کو مقامی لباس پہنا کر اور سر پر دوپٹہ اوڑھا کر آپ کی اماں بی کے پاس لے جانا ہے اور پھر ہم جب اماں بی کو بتائیں گے کہ جولیا نے اسلام قبول کر لیا ہے اور نو مسلم کا کتنا بڑا درجہ ہوتا ہے اور جولیا کی شرافت اور پاکیزہ کردار کے سب مل کر قصیدے پڑھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ اماں بی کو بہو بے حد پسند آئے گی اور پھر اس کے بعد آپ کے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ باقی نہ رہے گا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ بس۔ بس۔ میں نے تسلیم کر لیا ہے کہ فور سٹارز واقعی کارروائی کرنے کے ماہر ہیں لیکن یہ یہاں اسرائیلی ایجنٹوں کے خلاف تم نے جو کارروائی کی ہے اس تک ہی محدود رہو۔ مزید پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے۔ اماں بی کے ذہن میں اگر یہ بات بیٹھ گئی کہ نو مسلم کا کتنا بڑا درجہ ہوتا ہے تو پھر واقعی میرے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا"۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو یہ بات آپ نے تسلیم کر ہی لی کہ ویرانہ خود بہار سے بھاگتا ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تم ہی بتاؤ کہ ویرانہ بیچارہ کیا کرے۔ کیونکہ بہار آنے کے بعد لتنے فیاؤں چیاؤں ٹائپ کے پھول کھل اٹھتے ہیں کہ ویرانہ بیچارہ ویران وقتوں کو یاد کر کر کے آہیں بھرتا رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد